پرویز کے بارے میں

علماء کا متفقہ

فتویٰ

مع

اضافاتِ جدیدہ

شائع کردہ

شعبۂ تصنیف۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔ نیو ٹاؤن کراچی ۵

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی

قرآن کے مطالعہ سے پہلے

کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات وخیالات سے جس حد تک بطورِ خود واقف ہیں، اُنہی کی بنیاد پر پورے شرحِ صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے یقیناً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان افکار وخیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی متعین اعتقادی وفکری نظام نہیں ہے بلکہ ہندوازم کی طرح اس میں بھی ہر مثبت ومنفی عقیدہ کی گنجائش ہے۔

ہمارے ملک کے وزیرِاعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیرِاعظم نہیں بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھا تھا کہ ہندو مذہب بھی عجیب مذہب ہے۔ وہ آدمی کا پیچھا کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں میں کسی مذہب پر بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود ہندو ہوں اور ہندو مذہب میرے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ [1]

---

[1] پنڈت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے یہ اس کا مضمون ہے جو حافظہ میں محفوظ ہے۔ اب سے قریباً ۲۵ سال پہلے ان کی خود نوشت سوانح کا اردو ترجمہ پڑھا تھا غالباً اسی میں انھوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔

کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات وخیالات سے جس حد تک بطورِ خود واقف ہیں، اُنہی کی بنیاد پر پورے شرحِ صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے یقیناً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان افکار وخیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی متعین اعتقادی وفکری نظام نہیں ہے بلکہ ہندو ازم کی طرح اس میں بھی ہر مثبت ومنفی عقیدہ کی گنجائش ہے۔

ہمارے ملک کے وزیرِاعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیرِاعظم نہیں بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھا تھا کہ ہندو مذہب بھی عجیب مذہب ہے۔ وہ آدمی کا پیچھا کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں میں کسی مذہب پر بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود ہندو ہوں اور ہندو مذہب میرے ساتھ چمٹا ہوا ہے۔ [1]

---

[1] پنڈت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے یہ اس کا مضمون ہے جو حافظہ میں محفوظ ہے۔ اب سے قریباً ۲۵ سال پہلے ان کی خود نوشت سوانح کا اردو ترجمہ پڑھا تھا غالباً اسی میں انھوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔

ہمیں بڑا تعجب اور ساتھ ہی دُکھ ہوتا ہے جب ہم کسی ایسے صاحب سے جن کو ہم دین سے ناواقف اور نابلد نہیں قرار دے سکتے، ایسی بات سنتے ہیں جس کا حاصل اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص جب تک اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا اقرار کرے خواہ دین کی اساسی حقیقتوں کے بارے میں بھی اس کے خیالات میں کتنا ہی زیغ اور انحراف آجائے اور حقائقِ دینی کی وہ کیسی ہی دُور از کار ملحدانہ تاویلیں کرے وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اسلام کی سرحد اور اس کے دائرہ سے نکل گیا۔

ہم بار بار غور کرنے کے بعد بھی بالکل نہیں سمجھ سکے کہ اس مسئلہ میں ایسے حضرات کا واقعی موقف کیا ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے۔ کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ وہ اللہ جس کی وحدانیت کا میں کلمہ میں اقرار کرتا ہوں مختلف زمانوں میں مختلف انسانی ہستیوں کے روپ میں آتا رہا ہے اور ہمارے اس زمانے میں فلاں ہستی کی شکل میں اس نے ظہور کیا ہے اس لئے میں اسی ہستی کی پرستش کرتا ہوں۔

خدارا بتایا جائے کیا اس گمراہانہ عقیدہ کے بعد بھی یہ کہا

جائے گا کہ اس کا کلمہ شریف پر ایمان ہے اور یہ اب بھی مسلمان اور ملتِ محمدؐیہ کا ایک عضو ہے؟ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ کے دونوں جزو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی و رسول مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دقیانوسی خیالات کی بنا پر نبی و رسول کے معنی بالکل غلط سمجھے اور توہم پرستی کے تحت جبرئیل، فرشتے اور وحی کا ایک خاص تصور اس کے ساتھ جوڑ لیا۔ حقیقت میں رسول بس قوم کا روشن ضمیر لیڈر اور مصلح ہوتا ہے اور اپنی خداداد عقل اور فہم و فراست سے قوم کی رہنمائی کرتا ہے اور ایک دستورِ حیات وضع کرکے اس کو دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سارے نبیوں رسولوں کی اصلی حیثیت بس یہی تھی، اعجوبہ پسند اور توہم پرست لوگوں نے نبوت و رسالت کا ایک محیرّ العقول اور توہم پرستانہ تصور گھڑ کے اسلام میں داخل کر دیا۔ صحیح اسلامی عقیدہ وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور سچا مسلمان میں ہی ہوں۔ فرمایا جائے کیا اس ملحدانہ عقیدے کے بعد بھی اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا کیونکہ اپنے کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اور کلمہ کا انکاری بھی نہیں ہے؟

اسی طرح فرض کیجئے ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے ۔ قرآن کو "خدا کی کتاب" بھی مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قرآن کے بارے میں "کلام اللہ" اور "وحی الٰہی" ہونے کا جو تصور عام مسلمانوں کا ہے وہ بالکل غلط اور جاہلانہ ہے ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو نیک خیالات اور اچھی تجویزیں آتی تھیں آپ اُن کو ایک خاص خطیبانہ انداز سے مرتب کر کے قلمبند کرا دیتے تھے اور اس کو خدا کی طرف نسبت کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے کیونکہ ہر اچھائی کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے قرآن کے "کتاب اللہ" ہونے کا مطلب بس اتنا ہی ہے اور عام مولویوں اور مسلمانوں نے جو کچھ سمجھ رکھا ہے وہ ان کی جہالت ہے ۔

فرمایا جائے کیا اس شخص کے اس عقیدہ کے باوجود یہ کہا جائے گا کہ قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اس کا ایمان ہے اور وہ صاحبِ ایمان اور مسلمان ہے ؟

ہمارا خیال ہے کہ کوئی صاحب بھی جن کو دین کی ابجد کا بھی علم ہو ان سوالات کا جواب اثبات میں نہیں دیں گے اور مندرجہ بالا گمراہانہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو مسلمان

نہیں کہیں گے حالانکہ یہ سب اپنے کو مسلمان کہتے اور کلمہ پر ایمان کا دعوٰے رکھتے ہیں۔

جن لوگوں نے غور نہ کیا ہو انھیں سوچنا چاہیئے کہ دعوائے اسلام اور بظاہر کلمہ کے اقرار کے باوجود ایسے لوگوں کو مسلمان کیوں نہیں کہا جا سکتا؟ وجہ صرف یہ ہے کہ انھوں نے دین کی ایسی مسلّم باتوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پورے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انھوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے۔

علمار و مصنفین کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو "ضروریاتِ دین" کہتے ہیں۔ یہاں ضروریات کے معنی فرائض و واجبات کے نہیں ہیں بلکہ "ناقابلِ شک یقینیات" اور "بدیہیات" کے ہیں۔ ایسی کسی ایک چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ انکار تاویل کے پردہ میں اور لفظوں کے اقرار کے ساتھ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہو چکا۔

پرویز صاحب کے مسئلہ کی نوعیت بھی یہی ہے۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ انھوں نے اِدھر چند برسوں سے منصبِ رسالت کی جو نئی تشریح کی ہے جس کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی

ارشادات کو "امیرِ ملت" کے وقتی اور ہنگامی احکام قرار دیتے ہوئے اس کے حجتِ شرعی ہونے سے انکار کیا ہے (جو اُن کی دعوت کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے)۔ ہمارے نزدیک اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ تاویل کے پردہ میں حقیقتِ رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت کا انکار ہے۔

انکار کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی صاف کہے کہ میں فلاں کو نبی و رسول نہیں مانتا۔ یہ بالکل سیدھا سادہ کفر ہے جس میں کوئی دجل وفریب اور کوئی پردہ نہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ رسولؐ اور رسالت کے الفاظ کا تو انکار نہ کرے بلکہ اقرار کرے لیکن نبوت کی حقیقت اور رسولؐ کے منصب کی بالکل نئی ایسی تشریح کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رسولؐ کی جو حیثیت قرآن مجید نے بیان کی ہے اور جو امت میں بلا اختلاف مسلّم چلی آرہی ہے وہ باقی نہ رہے۔ یہ انکارِ رسالت کی نہایت خطرناک اور فریب کارانہ صورت ہے اور علمی و دینی اصطلاح میں کفر و انکار کی اس صورت کو الحاد و زندقہ کہا جاتا ہے۔

اگر دین کی مسلّم اور بنیادی حقیقتوں کی اس قسم کی

ملحدانہ تاویلوں کو بھی کفر نہ کہا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ توحید و رسالت جیسی بنیادی دینی اصطلاحوں کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس کا جو جی چاہے اُن کے معنی تراش لے، اور اسلام کے بارے میں اس سے زیادہ غلط اور گمراہانہ بات کوئی نہیں کہی جا سکتی۔

ایک فریب یا مغالطہ

یہاں ایک مغالطہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جب کسی محرفِ دین ملحد کے بارے میں محتاط اور خدا ترس علماء بھی اپنے منصبی فریضہ اور امت کی خیر خواہی کے تقاضے سے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنا رشتہ اسلام سے منقطع کر لیا اور یہ اسلامی برادری سے نکل گیا۔ اس لئے اب مسلمان اس کے ساتھ مناکحت جیسے وہ معاملات نہ کریں جو صرف مسلمانوں کے ساتھ کئے جا سکتے ہیں۔ تو اس کے حامیوں کی طرف سے علماء کے اس فیصلہ کو بے اثر و بے وقعت بنانے کے لئے ایک وکیلانہ چال یہ بھی چلی جاتی ہے کہ طبقۂ علماء کے

بعض غیر محتاط افراد یا بعض خاص حلقوں کی طرف سے تکفیر کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور افسوسناک زیادتیاں پچھلے دور میں ہوئی ہیں ان کی فہرست مرتب کرکے عوام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور بڑے معصومانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ان مولویوں مفتیوں کے فتووں کا کیا اعتبار ان لوگوں نے تو فلاں فلاں اکابر امت اور خادمانِ دین و ملت کو کافر کہا ہے . . . . ."

حالانکہ یہ محض مغالطہ یا فریب ہے۔ اگر کچھ لوگوں نے اس بارے میں دانستہ یا نادانستہ غلطی کی تو کسی بھی منطق کی رو سے اس سے یہ تو لازم نہیں ہو جاتا کہ اب قیامت تک جس ملحد کے خلاف بھی فتویٰ دیا جائے وہ لازماً غلط ہی ہوگا۔

اگر یہ لوگ اپنی اس غلط منطق کے ذریعے سیدھے سادے بندگانِ خدا کی آنکھوں میں دیدہ و دانستہ خاک جھونکنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ غلط فہمی یا کم علمی کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں تو ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں۔ خدارا آپ سوچیں کہ انسانوں کا وہ کون سا معاملہ اور ہماری کتابِ زندگی کا وہ کون سا باب ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوئی

اگر کسی معاملہ میں کچھ لوگوں سے غلطی ہوجانا یا دیدہ ودانستہ نفسانیت کے کسی تقاضہ کی بنا پر کسی کا کوئی غلط فیصلہ کرنا اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں اب جو کوئی بھی کچھ کہے گا وہ لازماً غلط ہی ہوگا تو پھر تو زندگی کی گاڑی ایک قدم بھی نہیں چل سکے گی۔

کیا پولیس کی طرف سے مجرموں کے چالانوں اور عدالتوں کی طرف سے ان کے لئے سزاؤں کے فیصلوں میں کبھی کبھی غلطی ہوجانے کو بنیاد بنا کر پولیس کے ہر اُس چالان کو جو وہ کسی چور، ڈاکو یا دوسری قسم کے کسی مجرم کا کرے اور اس کی سزا کے ہر عدالتی فیصلہ کو غلط ہی کہا جائے گا اور محکمۂ پولیس اور سارے عدالتی نظام کو لاحاصل اور بے اعتبار قرار دے کر اس کو ختم کردیا جائے گا؟ اور کیا طبیبوں، ڈاکٹروں کی تشخیص و تجویز میں کبھی کبھی غلطی ہوجانے کی وجہ سے سارے محکمۂ صحت کو فضول اور ناقابلِ اعتبار قرار دے کر سارے ہسپتالوں کو توڑ ڈالا جائے گا؟

کیسی احمقانہ بات اور کتنا بھرا مغالطہ ہے جس کو ہمارے زمانے کے ملحدوں اور ان کے حامیوں نے "منطق" بنا لیا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ پرویز صاحب کے متعلق اب، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کو نبی ماننے والے اُن کے امتیوں کے بارے میں اب سے پہلے محتاط اور خدا ترس علما نے جو فیصلہ کیا وہ اس وقت کیا جب یہ بات غیر مشکوک طور پر سامنے آگئی کہ انھوں نے تحریف اور تاویل کے پردہ میں دین کی ان اساسی حقیقتوں کا انکار کیا ہے جن کے انکار کے بعد کسی شخص کے لئے اسلام کے نہایت وسیع دائرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور مسلمانوں پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اسلامی برادری والے تعلقات ایسے شخص سے منقطع کرلیں اور دین و شریعت کے امین علمائے کرام پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اس صورتِ حال کے بارے میں بلا خوف لومۃ لائم مسلمانوں تک اللہ و رسولؐ کا حکم پہنچا دیں۔

ظاہر ہے کہ تجدد اور "روشن خیالی" کے اس زمانے میں اس دینی ذمہ داری کا ادا کرنا اور فیشن کے خلاف اس طرح کے شرعی فیصلے کا اعلان کرنا کوئی خوشگوار اور "نفع بخش" کام نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ملائیت کے طعنوں اور ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا ہے۔ اگر علماء فیشن سے مرعوب ہوکر اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیں تو اسلام اور کفر کا امتیاز ہی

ختم ہو جائے گا۔ اور اللہ و رسول اور دین کے ساتھ یہ علماء کی غداری ہوگی۔

ہاں اسی کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ اس طرح کا کوئی فیصلہ انتہائی احتیاط، پوری خدا ترسی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ صرف اسی وقت کریں جب شرعًا وہ اس کے لئے بالکل مجبور ہوں اور اس میں بھی ملت اور امت کی خیر خواہی کو "رہنما" اصول کے طور پر اپنے سامنے رکھیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(مولانا) محمد منظور نعمانی

مدیر "الفرقان" لکھنو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

تمام مذاہب عالم میں یہ فخر اسلام اور صرف اسلام کو حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی ادنیٰ تغیر و تبدل کے آج بھی مسلمانوں کے پاس اسی طرح محفوظ ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں اس کو امت مسلمہ کے سامنے پیش کیا تھا۔

ہنوز آں ابر رحمت در فشاں است خم و خمخانہ با مہر و نشان است

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی کی جو امانت امتِ مسلمہ کے سپرد کی تھی اسکی امتِ مسلمہ نے جس طرح حفاظت کی دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حفاظ نے آپؐ کی تعلیم کو زبانی یاد کیا قرا نے وجوہ قرارات، رسم خط اور الفاظ کی ادائیگی اور لہجہ کی حفاظت کی مفسرین نے اس کی تشریح و تفسیر کو ضبط کیا محدثین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، اعمال اور احوال کو محفوظ رکھا، فقہا نے تمام احکام کو مدون کیا۔ متکلمین نے ایمانیات و عقائد کو ہر قسم کی تحریف و تغیر سے بچایا۔ صوفیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی کیفیات اندرونی سوز و گداز اور نسبت احسانی کو باقی رکھا۔ اہل عربیت نے زبان عربی کا تحفظ کیا اور صرف و نحو اشتقاق اور لغت وغیرہ کی تدوین کی۔ غرض تعلیم نبوی کی حفاظت کیلئے جس گوشہ سے بھی کسی خدمت کی ضرورت تھی امت نے اس کی تکمیل کی۔

اور اس طرح گلشنِ اسلام ہمیشہ سدا بہار رہا کہ اسکی حفاظت کی ذمہ داری خود حق تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی تھی۔ لیکن جس طرح ہر باغ میں کچھ خودرو پودے اور بے کار درخت اور بیل بوٹے اگ آتے ہیں جن کا وجود اس باغ کی بہار پر اثر انداز ہوتا ہے اور اگر مالی ان کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر نہ پھینکے تو باغ کی بہار کا ستیاناس ہو کر رہ جائے۔ اسی طرح اسلام میں بھی حاملین ملت کے بالمقابل ہر دور میں کچھ نوابت ملت پیدا ہوتے رہے جن سے باغِ اسلام کی بہار پر برابر زوال کا خطرہ منڈلاتا رہا اور حاملینِ ملت ان نوابتِ ملت کا برابر استیصال کرتے رہے۔ جس سے اس باغ کی بہار ہمیشہ بے خزاں رہی۔ یہ "نوابت" یعنی خودرو خود ساختہ افکار و خیالات کے حامل کبھی اس امت میں اندر ہی سے پیدا ہوئے اور کبھی غیروں کے افکار و نظریات کو لیکر باہر سے اس امت میں آ شامل ہوئے۔

پھر جس طرح باغ کے خودرو پودوں میں بعض کا ضرر کم ہوتا ہے اور بعض کا زیادہ اسی طرح ان نوابت میں بھی بعض کا ضرر کم تھا اور بعض کا زیادہ، ملل و نحل کی تاریخ جن لوگوں کے سامنے ہے وہ بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے فرقِ باطلہ میں سے کس فرقہ کا اس امت پر کتنا ضرر مرتب ہوا ہے۔ ان تمام فرقوں میں سب سے زیادہ جس فرقہ سے مسلمانوں کو نقصان پہنچا وہ فرقہ باطنیہ ہے جس نے سارے اسلام کی تحریف کر کے یکسر اسے الحاد زندقہ اور اباحیت کا ہم آہنگ بنانے کی مذموم کوشش کی لیکن حاملین ملت نے فتنہ باطنیہ کا بیخ و بن سے استیصال کر کے رکھ دیا اور ان کے تمام افکار و خیالات کا قلع قمع کر کے ملت کو اس کے ضرر سے نجات دی۔

انگریز کے عہد نحوست عہد میں یہاں جو تحریکیں اسلام کو مسخ و محرف کرنے کیلئے اٹھیں ان میں سب سے پہلی تحریک نیچریت کی ہے، پھر ایک طرف قادیانیت نے نئی نبوت کے روپ میں جنم لیا اور دوسری طرف چکڑالویت نے انکارِ حدیث کا فتنہ برپا کیا۔ اس کے بعد خاکسار تحریک نے سر اٹھایا اور پھر ان سب تحریکوں کا سڑا ہوا ملغوبہ مسٹر پرویز کے حصہ میں آیا اور ان سب پہ کمیونزم کا تعفن اور مستزاد ہوا۔ چنانچہ پرویزی لٹریچر میں کمیونزم کا پورا معاشی ڈھانچہ اور اس کی مذہب بیزاری، نیچریت کی مادہ پرستی، قادیانیت کا انکارِ وجود، چکڑالویت کا انکارِ سنت، خاکسار کی تحریف و تاویل سب خرابیاں یکجا موجود ہیں اور مسٹر پرویز کے قلم کی روانی نے ان غلاظتوں میں اور اضافہ کر دیا ہے فزادہم رجساً علیٰ رجسہم۔

علماء کرام نے اگرچہ فتنۂ پرویزی کے نمودار ہوتے ہی اس کے خلاف آواز بلند کر دی تھی لیکن جب اس فتنہ کا زور بڑھنے لگا اور پانی سر سے اونچا ہو گیا تو تمام علماء کی خدمت میں مسٹر پرویز کے عقائد و نظریات کے بارے میں ایک استفتا پیش کیا گیا اور ہر مکتب فکر کے علما نے بلا کسی ادنیٰ اختلاف کے ان عقائد و نظریات کے کفر صریح ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی اور صاف لکھ دیا کہ جو شخص اس قسم کے عقائد و خیالات کا اظہار کرے اس کے کافر و ملحد ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ علماء کرام کا جب یہ متفقہ فتویٰ شائع ہوا تو مسٹر پرویز جو ساری عمر مسلمانوں کی کافر گری میں مشغول رہے اور ان کو اپنے خود ساختہ دین کی طرف دعوت دیتے رہے اپنی تکفیر پر اس قدر سخت برہم ہوئے کہ یارائے ضبط نہ رہا اور لگے علما کی تحقیر کرنے کہ ان کا تو کام ہی ہے لوگوں کو کافر بنانا۔ مسٹر موصوف سے غصہ میں اور کچھ نہ بن سکا تو وہی پرانا زنگ آلود حربہ نکال لیا جو ان سے پہلے ان کے پیش رو خاکسار استعمال کر چکے تھے اور خاکساروں کا بھی یہ حربہ

اپنا نہیں تھا بلکہ وہ اسے قادیانیوں سے مانگ کر لائے تھے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس وقت قادیانیوں کے خلاف تمام علماء کا متفقہ فتویٰ ان کی تکفیر کے متعلق شائع کیا گیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے مشہور چیلے محمد حسن امروہوی نے ایک رسالہ اس مضمون کا مرتب کیا کہ تکفیر تو ہمیشہ سے ہوتی چلی آئی ہے چنانچہ فلاں فرقہ نے فلاں فرقہ کیلئے یہ لکھا ہے اور فلاں شخص نے فلاں کو کافر کہہ دیا ہے لہذا اس فتویٰ تکفیر سے بالکل متاثر نہ ہونا چاہئے۔

پھر جب خاکساروں کے خلاف فتویٰ نکلا تو انھوں نے بھی اپنے مرکز نشر و اشاعت "ادارہ علیہ ہندیہ" سے ایک طویل مقالہ اسی مضمون کا شائع کیا اور اس میں وہ تمام باتیں بتمام و کمال دہرائیں جو محمد حسن قادیانی کے رسالہ میں مذکور تھیں۔ اب مسٹر پرویز کے خلاف کفر کا فتویٰ شائع ہوا تو انھیں بھی بمصداق اتواصو بہ بل ہم قوم طاغون اپنے پیش روؤں کی یہی غوغا آرائی دل سے پسند آئی اور لگے ان کی لے میں لے ملانے تشابھت قلوبھم قاتلھم اللہ انی یوفکون۔ چنانچہ مسٹر موصوف نے "ادارہ علیہ ہندیہ" کے مقالہ کی مدد سے[1] فوراً ایک مقالہ "کافر گری" کے نام سے لکھا اور اس کو جا بجا شائع کیا تا کہ کسی نہ کسی طرح اس فتویٰ کی اہمیت کم کر دی جائے۔ حالانکہ سیدھی سادی بات یہ ہے کہ اگر کسی نے کسی کی غلط تکفیر کر دی تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ دنیا میں جب بھی کسی کی تکفیر کی گئی تو وہ غلط ہی کی گئی۔ اور جب بھی کسی کی تکفیر کی جائیگی تو وہ ہمیشہ غلط ہی ہوگی۔ روزانہ ڈاکٹروں سے علاج میں غلطی ہو جاتی ہے جج اپنے فیصلوں میں غلطی کرتے رہتے ہیں لیکن کتنا احمق ہے وہ شخص جو یہ کہنے لگے کہ ڈاکٹروں کا تو کام ہی ہے غلط علاج کرنا اور ججوں کا تو شغل ہی ہے ہمیشہ غلط فیصلے دینا۔ پھر ایک ہے کہ ایک دو ڈاکٹروں یا ایک دو ججوں کا غلطی کرنا اور ایک ہے تمام ڈاکٹروں اور تمام ججوں کا ایک فیصلہ پر متفق ہو جانا۔ جو شخص ان دونوں میں فرق نہ کرے وہ کتنا بیوقوف ہے۔ پھر جس طرح علاج کا ایک اصول ہے مقدمات کے جانچنے کا ایک طریق ہے اسی طرح کفر و اسلام کے امتیاز کا بھی ایک معیار ہے۔ مسٹر پرویز کا کفر اتنا واضح ہے کہ ہر عامی جو اسلام کے مبادیات سے واقف ہو ان کے خیالات و عقائد پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک نہیں کر سکتا۔ چنانچہ مسٹر پرویز کے عقائد و نظریات آپ کے سامنے ہیں آپ پڑھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں؛ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ

محمد عبدالرشید نعمانی

---

[1] مسٹر پرویز نے اپنے اس مقالہ کی تیاری کے سلسلہ میں "ادارہ علیہ ہندیہ" کا جن الفاظ میں شکریہ ادا کیا ہے وہ یہ ہیں:- ـــــــ "ہم نے ان فتووں میں سے بیشتر کو محترم پیر رشید الدولہ صاحب سجادہ نشین م[ؔ] حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات کے ایک مقالہ سے لیا ہے جسے ادارہ علیہ ہندیہ اچھرہ لاہور نے شائع کیا تھا اور جس کا عنوان تھا "کفرزار اسلام" یعنی مولوی کا غلط مذہب ص ۱۰ حوالے بھی وہیں سے نقل کئے گئے ہیں، اس کے لئے ہم پیر صاحب کے شکر گزار ہیں۔" (طلوع اسلام ۔ اپریل ۱۹۶۳ء)

باسمہٖ تعالیٰ

علماءِ اُمّت کا متفقہ

فتویٰ

پرویز کافر ہے

(مع اضافاتِ جدیدہ)

شائع کردہ

شعبہ تصنیف، مدرسۂ عربیہ اسلامیہ جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی ۵

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات، افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی "دعوت" کا نقیب ماہنامہ "طلوع اسلام" برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جا بجا "بزمِ طلوعِ اسلام" کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندقہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلبیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور وہ ان کی دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

کی رُو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا مُلحد زندیق اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور "مشتے نمونہ از خروارے" مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں:-

اللہ و رسول

(۱) "اللہ، رسول" سے مراد ہی "مرکزِ ملت" (Central Authority) ہے اور "اولی الامر" سے مفہوم "افسرانِ ماتحت" (معارف القرآن از پرویز، ج ۴ ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوعِ اسلام کراچی)

(۲) "قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد "مرکزِ نظام حکومت" ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۳)

(۳) "بالکل واضح ہے کہ اللہ و رسول سے مراد "مرکزِ حکومت" ہے۔" (معارف القرآن، ج ۴ ص ۶۲۴)

(۴) "اللہ اور رسول سے مراد ہی "مرکزِ ملت" ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۵۳)

(۵) "اللہ اور رسول سے مراد "مسلمانوں کا امام" ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۲۴)

(۶) بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کی بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی "مرکزِ ملت" جو قرآنی احکام کو نافذ کرے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۰)

(۷) قرآن کریم میں "مرکزِ ملت" کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ صفحہ ۶۳۱)

اللہ اور رسول کی اطاعت

(۱) "اللہ اور رسول کی اطاعت" سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کریگی"۔ (اسلامی نظام از پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "اللہ اور رسول یعنی "مرکز نظام ملت" کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے "۔
(معارف القرآن ج ۴ ص ۶۳۱)

(۳) "رسول اللہ کے بعد" خلیفۃ الرسول" رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے"۔ (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۸۶)

(۴) "اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں ارباب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو ہار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمایئے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ جس میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے۔ اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دیدے! [1]

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور

---

[1] دین اور اہل دین سے برگشتہ کرنے میں مسٹر پرویز کا کردار بھی وہی ہے جو کمیونسٹوں کا ہے۔

رسول سے مراد "مرکزِ ملت" (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسرانِ ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کر دو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کر دو مرکز کا فیصلہ سب کے لئے واجب التسلیم ہو گا۔" (اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے

"یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلا دیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہٰذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکزِ نظامِ دین ہے جہاں سے قرآنی احکام نافذ ہوں۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۶۱۶)

رسول کی حیثیت

(۱) "اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے[1]، خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔" (سلیم کے نام از پرویز ج ۲ ص ۳۴ شائع کردہ ادارہ طلوعِ اسلام۔ لاہور)

(۲) "پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے

---

[1] خاک بدہن گستاخ بدتمیزی کی حد ہو گئی!

خود متعین کردیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو "بہ حیثیت مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرضِ اولیں تھی۔" (مقام حدیث از پرویز ج ۱ ص ۱۹ شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام کراچی)

رسول کی اطاعت اسلئے نہیں کہ وہ زندہ نہیں

"عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا "خدا اور رسول کا" یعنی "مرکز نظام حکومت اسلامی"۔ (اسلامی نظام ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب

(۱) ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعہ رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔" (سلیم کے نام از پرویز پندرھواں خط ص ۲۵۰ طبع اول۔ اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "اب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو وحی نے عطا کئے ہیں اور جو اب قرآن کی دفتین میں محفوظ ہیں۔" (سلیم کے نام" اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۰)

(۳) "تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کرینگے

لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفاصیل میں اب کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔" (سلیم کے نام بیسواں خط ج ۲ ص ۱۰۳)

قرآن عبوری دور کیلئے

(۱) "اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہنمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین۔ صدقہ وخیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔" (نظام ربوبیت از پرویز تعارف، ص ۲۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

(۲) "قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات و تحریصات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں۔" (نظام ربوبیت ص ۱۶۷)

(۳) "اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہٰذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے

متعلق ہیں۔" (سلیم کے نام دوسرا خطاج ا ص ۲۴ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ

(۱) "طلوع اسلام" بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہی جو ابدالآباد تک سب کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ صلعم والذین معہ نے اپنے عہد میں قرآنی اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کیلئے شریعت بنا دینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کرسکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جا سکتی ہیں یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔" (مقام حدیث ج ا ص ۳۹۱ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) رہنا

؎ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں اسی لئے پرویز نے قرآنی اصول کو متشکل کرنے کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "والذین معہ" کا بھی اضافہ کیا ہے۔

تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی خود ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں .... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صدی ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشائے خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔"

(مقام حدیث ج ۲ ص ۲۹۲ و ۲۹۳ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ساری شریعت میں ردوبدل

(۱) "قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشائے قرآنی اور سنت رسول اللہ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا۔"

(مقام حدیث ج ۱ ص ۴۴۲)

(۲) "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔"

(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۱۴ و ۱۵ شائع کردہ ادارہ طلوعِ اسلام کراچی)

انکارِ حدیث

(۱) "مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پایہ (مثلہ معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے، اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا........ اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور "دین" مدون کر کے رکھ دیا اور اسے "اتباع سنت رسول اللہ" قرار دے کر امت کو اس میں الجھا دیا۔" (مقام حدیث ج ۱ ص ۴۲۱)

مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے

(۲) "بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں "ابلہانِ مسجد" نے "نیک کام" کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھیرا دیا گیا۔"

(مقام حدیث ج ۲۔ ص ۱۲۲)

احادیث کا مذاق اڑانا

"آیئے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان "احادیثِ مقدسہ" کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں میں محفوظ ہیں او جو مُلّا کی غلط فہمی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے دین کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصول کا قرآنی

طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آجاتی ہے؟

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدیئے۔ دیکھئے کتنی سستی جارہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کہیئے اور ہاتھ ملائیے لیجئے! جنت مل گئی۔ ابوداؤد کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ "جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انھیں بخشدیتا ہے۔"

اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ ٹپک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لیکر ٹپکتا ہے.....

کہیئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ سے بھی آگے آگے جنت میں پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص موذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے.... تو یہ شخص جنت میں جائے گا۔

جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس مُلا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائسنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام

تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہوتے جائیں گے . . . . . ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جو جی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جا سکتے۔" (مقام حدیث ج ۳ ص ۹۶ تا ۱۰۰)

احادیث نبوی کے ساتھ تمسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں "اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے "مذہب" میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانۂ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں۔"

(سلیم کے نام پندرہواں خط ص ۲۵۱ و ۲۵۲ طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ کراچی)

ذات باری تعالیٰ "اور چونکہ "خدا" عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوامیس کی اطاعت ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۲۰۴)

آخرت سے مراد مستقبل | "قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام "ایمان بالآخرت" ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالتِ محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی"۔ (سلیم کے نام اکیسواں خط ج ۲ ص ۱۲۴۔)

جنت و جہنم | "بہرحال مرنے کے بعد کی "جنت اور جہنم" مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"۔ (لغات القرآن از پرویز ج ۱۔ ص ۴۴۹ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام۔ لاہور)

ملائکہ | (۱) "اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں "ملائکہ" سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں"۔ (ابلیس و آدم از پرویز ص ۱۹۵ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) "قرآن کریم نے "ملائکہ" پر ایمان کو "اجزائے ایمان" میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔ کتب۔ رسل۔ آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انھیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے

اُن کیلئے متعین کی ہے"۔ "ملائکہ" کے متعلق قرآن میں ہے کہ انھوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ (۲/۳۴) یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جاچکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔ لہذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ یہ قوتیں وہ ہیں جنھیں انسان مسخر کر سکتا ہے۔ انھیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیئے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک ہمارے علم میں نہیں آئیں، انھیں چھوڑیئے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہیئے۔

اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رو سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے "جماعت مومنین" کہا جائے۔ (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)۔" (لغات القرآن از پرویز ج ۱ ص ۲۴۴)

جبریل | "انکشافِ حقیقت کی "روشنی" (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا ہے۔" (ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد | نمونے کے طور پر صرف "سورۂ فاتحہ" کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبروار تشریح ہے۔

"(۱) زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساختہ دادِ تحسین لے لیتی ہے۔

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضمر صلاحیتوں کی نشو و نما سے تکمیل تک لئے جا رہا ہے — عام حالات میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامانِ نشو و نما بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے لیکن اس کی ذات کی نشو و نما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانونِ مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشو و نما دینے والے! ہم تیرے اسی قانونِ عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطۂ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشو و نما کر سکیں اور پھر انھیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہماری آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزلِ مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے، نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، پچھلی تاریخ میں، سعادتمند جماعتیں، زندگی کی شادابی و خوشگواری. سرفرازی و سربلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے

انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہوگئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر، اپنی کوششوں کو نتائج بدوش نہ بنا سکیں اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستیوں کے پیچ و خم میں کھو کر رہ گیا"۔ (مفہوم القرآن از پرویز پارہ اول ص ۱۔ شائع کردہ میزان پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب "مفہوم القرآن" اسی تحریف و الحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام "ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ آدم" جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲) نبی تھے۔ قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصۂ آدم کی جو تفاصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر، قصۂ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود "آدمی" کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔ (لغات القرآن از پرویز، ج ۱ ص ۲۱۴)

حضور کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا

(۱) "رسولِ اکرم کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا" (سلیم کے نام ج ۳ ص ۳۶)

(۲) "مخالفین بار بار نبی اکرم سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں:

(۱) یہ کتاب، جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹/۵۱)

اور

(۲) خود اس رسول کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (۶۸/۴)

ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے ہو تو قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (۱۰/۱۰۱) ارض و سموات پر غور کرو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔

غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا۔" (سلیم کے نام ج ۳ ص ۹۱ و ۹۲)

(۳) "نبی اکرم کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ ہے) کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا" (معارف القرآن ج ۴ ص ۷۳۱)

انکارِ معراج

"سورۂ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گیا تاکہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے۔ . . . خیال ہے کہ اگر یہ واقعہ

خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شبِ ہجرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجدِ اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجدِ نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا۔"

(معارف القرآن ج ۴ ص ۷۳۶)

عقیدۂ تقدیر کا انکار "مجوسی اساورہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹڑی پر جا پڑی، انھوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزوِ ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

وزنِ اعمال کی افیون "اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مردار کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کے لئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے اور اس کا "ثواب" تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پرزیاں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔"

(قرآنی فیصلے ص ۶۷)

نظریۂ ارتقاء "یہ سوال کہ دنیا میں "سب سے پہلا انسان" کس طرح وجود میں آگیا۔ ذہنِ انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک کے ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں متشکل ہو گئے۔ یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورتِ انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی، ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیاتِ جلیلہ میں عجیب انداز میں سمٹی ہوئی ہے۔" (ابلیس و آدم از پرویز ص ۶۳ تا ۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

ارکانِ اسلام ۱۰ اسلامی نظامِ زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہو گئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنھیں مذہب میں برت کہتے ہیں، ہماری زکوٰۃ وہی شے ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے "ثواب" ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اسی کو پن کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظامِ زندگی) یکسر مذہب

بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی۔"
(قرآنی فیصلے از پرویز ص ۳۰۱ و ۳۰۲ شائع کردہ ادارۂ طلوع اسلام کراچی)

نماز: (۱) "عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کو نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ہی ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہٰذا صلوٰۃ کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح "اقیموا الصلوٰۃ" کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑی نے اس طرح پٹڑی بدلی تو اس کے پہیئے (؟) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا۔" (قرآنی فیصلے ص ۲۶ و ۲۷)

(۲) "قرآنِ کریم نے "نماز پڑھنے" کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوٰۃ۔ یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انھوں نے نظام صلوٰۃ کو قائم نہیں کیا ان کی نماز، ایک وقتِ معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے۔" (معارف القرآن $\frac{۳۲۸}{ج۴}$)

پرویز کے نزدیک "اقام الصلوٰۃ" سے مراد ہے:۔

(۳) "معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیتِ نوعِ انسانی

(ربّ العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب و نظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرہ کی روح ہے۔" (نظامِ ربوبیت ص ۸۷)

کم از کم دو وقت کی نماز "سورہ نور میں صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لیکر گھر کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ (۲۴/۵۸) "صلوٰۃ الفجر" سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو۔ اور صلوٰۃ العشاء کے بعد" اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں اجتماعاتِ صلوٰۃ کے لئے (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے ان کا ذکر نام لیکر کیا ہے۔" (لغات القرآن از پرویز۔ ج ۳ ص ۱۰۴۳ و ۱۰۴۴)

نماز میں ردوبدل "جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔ یعنی اگر جانشین رسول اللہ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ ردوبدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔" (قرآنی فیصلے ص ۱۴ و ۱۵)

زکوٰۃ (۱) "زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے۔ اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریاتِ ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت

وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہذا جب کسی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔" (قرآنی فیصلے ص ۳۵)

(۲) "ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اسلئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہو گئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۳۷)

(۳) "اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت یہ کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہو گا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔"[1]

(سلیم کے نام۔ پانچواں خط ج ۱ ص ۷۷ و ۷۸)

(۴) "زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی۔" (قرآنی فیصلے ص ۱۲)

(۵) "زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے

---

[1] یعنی جب "اشتراکی نظام" مکمل طور پر ملک میں رائج ہو جائے گا تو زکوٰۃ کی ضرورت سرے سے ختم ہو جائے گی کیونکہ زکوٰۃ کا حکم تو پرویز کے نزدیک عبوری دور سے متعلق ہے۔

جس کی سرانجام دہی مومنین کے ذمہ ہے" (نظام ربوبیت ص ۱۶۴)

(۶) "ایتاءِ زکوٰۃ۔ نوعِ انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی ہیں نشوونما۔ بالیدگی)" (نظامِ ربوبیت ص ۸۷)

صدقات اور صدقۂ فطر

(۱) "صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومتِ اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقۂ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۰)

(۲) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقۂ فطر ملّت کے اجتماعی مصالح کے لئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنھیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی۔ . . . . لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی، قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر بے در، بھوکی، ننگی، اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کیلئے آلہ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے" (قرآنی فیصلے ص ۵۱ و ۵۲)

حج

(۱) "نمازان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا۔ رسوم باقی۔ خود نما۔۔۔۔ حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تاکہ اسے مُردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکرات موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے۔" (معارف القرآن ج ۴ ص ۳۹۲)

(۲) "اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض "یاترا" بن کر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آبِ زمزم سے دھو کر اس طرح واپس آجائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔"
(قرآنی فیصلے ص ۶۳)

(۳) "حج عالمِ اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو اس امت کے مرکزِ محسوس (کعبہ) میں اس غرض کے لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے۔" (لغات القرآن ج ۲ ص ۴۷۴)

قربانی

(۱) "حج عالمِ اسلامی کی بین الملّی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورونوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے (رسالۂ قربانی از پرویز ص ۳۔)

(۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے

عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگانِ ملت ایک لائحۂ عمل طے کرلیں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہلِ افغانستان کے ہاں۔ اگلی صبح اہلِ شام کی طرف۔ وقس علی ذلك۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کرلئے جائیں گے۔ امیر بھی، غریب بھی۔ اس مقصد کیلئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۳) مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں۔ . . . . . اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے۔ . . . . . ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے۔ . . . . . اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں!

لیکن اگر یہی سوچا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟ (قرآنی فیصلے ص ۵۵،۵۶)

(۴) "مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب پر واجب ٹھیرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۶۴)

(۵) "قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذلک خسران المبین (قرآنی فیصلے ص ۶۵)

تلاوتِ قرآن کریم | "یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے "ثواب" ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہدِ سحر کی یادگار ہے۔" (قرآنی فیصلے ص ۱۰۴)

ایصالِ ثواب | "اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ "ایصال ثواب" کا عقیدہ کس طرح "مکافاتِ عمل" کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا۔ جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بڑا تغیر بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔ (قرآنی فیصلے ص ۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے | "وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی۔" (قرآنی فیصلے ص ۶۶)

برہمو سماجی مسلمان | "یہ ہر رنگ کی "خدا پرستی" میں "نیک عملی" کی راہیں بتانے والے "برہمو سماجی مسلمان" کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے "خدا پرستی" کسے کہتے ہیں اور "نیک عملی" کیا ہوتی ہے؟" (سلیم کے نام اٹھارواں خط۔ ج ۲ ص ۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے | "اسی حقیقت کو قرآن نے سورۂ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کونسی ہے اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادات و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو اس کی یہ راہ قابلِ قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخر الامر تباہ و برباد ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بھلا سوچو کہ خدا اس قوم پر زندگی کی راہیں کس طرح کشادہ کر دیگا جس نے

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرلی ہو وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ حالانکہ ان کی طرف خدا کا واضح ضابطۂ حیات آچکا تھا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرچکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہوکر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کردکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم نے کفر کی راہ اختیار کرلی۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ سو ایسی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہوگئی جو نظامِ خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہوگئی جو فطرت کی قوتوں کو مسخر کرنے سے ملتی تھیں حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوسری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور دور رکھتی ہیں لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ۔ اس بنا پر کہ انھوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ہے ان کی اس تباہی میں کسی طرح کمی واقع نہیں ہوسکتی نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانونِ امہال وتدریج کی رو سے ملا کرتی ہے . . . . .

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتادیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے

واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انھیں خدا کی طرف سے ملے تھے
پھر جب انھوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے
محروم ہوگئے۔" (سلیم کے نام سینتیسواں خط ج ۳ ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں

محمد صبیح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن لاہور سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے "حلال و حرام کی تحقیق" ماہنامہ "طلوع اسلام" بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو دادِ تحقیق دی گئی ہے وہ درج ذیل ہے:

"سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں۔
یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔ (طلوع اسلام مئی ۵۲ء ص ۶۹)

چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے پُر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انھوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کرلیا ہے۔

حضرات علماء کرام ازروئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ

مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بینوا وتوجروا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب واللہ الموفق للصواب

الحمد للہ رب العالمین، والعاقبۃ للمتقین، ولا عدوان الا علی الظالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح وتفسیر کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپؐ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر وتشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہو گئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر مہریں ثبت کیں، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کوئی نئی تعبیر کرے یا ضروریاتِ دین اللہ، رسولؐ، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امتِ مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآنِ کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعتِ رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل كفر الزنادقة والملاحدة	۲۲۵ محقق محمد بن ابراہیم الوزیر ایثار الحق میں
-الى ان قال- تلعبوا بجميع	فرماتے ہیں: جیسے زنادقہ اور ملاحدہ کا کفر
آيات كتاب الله عز وجل	ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات
في تاويلها جميعاً بالبواطن	کو کھلونا بنایا اور ان کی تاویل ظاہری
التي لم يدل على شيء منها	معنی سے پھیر کر ایسے خود ساختہ معانی سے
دلالة ولا امارة ولا ظهر في عصر	کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ
السلف الصالح اشارة وكذلك	اور نہ سلف امت سے اس بارے میں
من بلغ مبلغهم من غيرهم	کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے

في تعفية آثار الشريعة ورد العلوم الضرورية التي نقلتها الامة خلفها من سلفها - (ص ۳۴۴، ۳۴۵ ملاحظہ ہو اکفار الملحدین ص ۱۵)

جو آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آرہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں :-

يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فانهم في البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهية تظهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج ويقولون المسمى بها غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة، وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة - وذكر فيها - انهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية الذين يلقبون

یہاں سے دروز اور تیامنہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ ونماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمٰن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد

بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم فى دار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم۔ (ج ۲ ص ۲۱۱۔ طبع استنبول)

رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لیکر یا کسی اور طریقہ سے دار الاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجہانی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء و استخفاف کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیتِ امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہ اہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور ملحدوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدۂ الٰہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین۔	ہر پچھلی نسل میں سے ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔

اب اس دور کے ملحدوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کیے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:۔

"تنقیحات"

(۱) قرآنِ کریم میں جہاں بھی "اللہ و رسول" کا نام آیا ہے اس سے مراد "مرکزِ ملت" ہے۔

(۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد "مرکزی حکومت کی اطاعت" ہے۔

(۳) قرآنِ کریم میں "اولی الامر" سے مراد افسرانِ ماتحت ہیں۔

(۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔

(۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بہ حیثیت "مرکز ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی، آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔

(۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

(۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔

(۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی "شریعت" وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔

(۱۰) مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے ردوبدل کر دے۔

(۱۱) "مرکز ملت" اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کر سکتا ہے۔

(۱۲) حدیث عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔

(۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اُڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔

(۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

(۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ

اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔

(۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنھیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔

(۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔

(۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ "ایمان بالملائکہ" کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہیے۔

(۲۰) جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔

(۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔

(۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔

(۲۳) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسّی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور "مسجد اقصیٰ" سے مراد مسجد نبوی ہے۔

(۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔

(۲۶) ثواب کی نیت اور وزنِ اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔

(۲۷) انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریۂ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے۔

(۲۸) نماز "پوجا پاٹ" روزہ "برت" اور حج "یاترا" ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔

(۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ "قیام صلوٰۃ" یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (رب العالمینی) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔

(۳۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعاتِ صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے۔

(۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔

(۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔

(۳۳) صدقۂ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چپاں کرکے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔

(۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملی کانفرنس ہے۔

(۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے "راشن" مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔

(۳۶) تلاوت قرآن کریم "عہد سحر" یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان، محض سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام وحلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد و نظریات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے کہ غلام احمد پرویز نے کس طرح اسلام کو مسخ کرکے ایک نئے الحاد و زندقہ کو جنم دیا ہے۔

(۱)

"قرآن کریم میں جہاں بھی "اللہ و رسول" کا نام آیا ہے اس سے مراد "مرکزِ ملت" ہے"۔

یہ کھلی ہوئی تحریف والحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے واضح رہے کہ لفظ "اللہ" کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظِ "رسول" کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد و زندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور "اللہ و رسول" کی دلالت "مرکز ملت" پر ان تینوں دلالتوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ و رسول کے معنی مرکز ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ و رسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ و رسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذاتِ گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ و رسول کے

معنی مرکزِ ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوسِ قدسیہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ و رسول کا ذکر آیا ہے اگر اس سے مرکزِ ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکزِ ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ رسول پر ایمان نہ لانا کفر ہے، کیا مرکزِ ملت پر بھی ایمان نہ لانے کا نتیجہ کفر ہوگا؟ اللہ و رسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آجائے تو کفر ہے، کیا مرکزِ ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکزِ ملت کی ہوں گی؟

الغرض اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحۃً الحاد و زندقہ ہے اور الفاظِ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا	بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں
يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي	الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ
النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا	ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ	میں ڈالا جائیگا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئیگا
إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	قیامت کے دن امن سے کئے جاؤ جو
(حمٓ ع ۴ پ ۲۴)	چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں واہی تباہی شبہات پیدا

کرکے ٹیڑھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا "اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ" یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

(۲)

"جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد مرکزی حکومت کی اطاعت ہے"

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلی تنقیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ و رسول کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟

یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ	آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کی
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ	اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض
لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○	کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں
(آل عمران ع ۴ پ ۳)	کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو کافر کہا جا رہا ہے تو کیا نظام حکومت کی اطاعت سے انحراف کرنے والوں کو بھی کافر کہا جائے گا۔

(۳)

"قرآن کریم میں" اولی الامر" سے مراد" افسرانِ ماتحت ہیں"

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ "اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ" کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے "اللہ کی اطاعت" سے مراد وہ اوامر الٰہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور "اطاعتِ رسول" سے مراد وہ احکامِ نبویہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتبِ حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور "اولی الامر" سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاءِ کلمۃ اللہ اور اجراءِ احکامِ

شریعت میں دل وجان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسولؐ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو "ترجمانِ قرآن" اور "حبرالامت" کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے "اولی الامر" کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:۔

یعنی اهل الفقه والدین واهل طاعة	یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں
الله الذین یعلمون الناس	اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور
معانی دینهم ویأمرونهم بالمعروف	لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی
وینهونهم عن المنکر فاوجب الله	کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں
طاعتهم علی العباد۔	اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے
(ج ۲ ص ۱۷۶)	بندوں پر فرض کی ہے۔

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو الدر المنثور۔ ج ۲ ص ۱۷۶)

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی زندگی قرآن و سنت کی مزاولت میں گذری ہو اور جو سرتاپا شریعتِ مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جا سکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بدعقیدہ افسران ماتحت اور حکامِ وقت جنھوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گذاری میں اپنی

زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں "اولوالامر" کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں اور بعض روایات میں صرف صحابۂ کرام کو "اولی الامر" کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ "اولی الامر" سے افسرانِ ماتحت اور اللہ ورسول سے "مرکزِ ملت" یا "نظامِ حکومت" مراد لینا صریح کفر والحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴)

"رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔"

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعتِ رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امتِ محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات نے اطاعتِ رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے رسول کی اطاعت فرض و لازم تھی، دیکھیے قرآنِ کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:-

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ (النساء ع ۹ پ ۵)

ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ (النساء ع ۱۱ پ۵) — جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبتِ الٰہی کے دعویداروں سے صاف کہدیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر و عیاں ہوگی جب کہ تم اتباع و اطاعت میں سرگرم ہوگے۔ معلوم ہوا اتباعِ رسول کے بغیر محبتِ الٰہی اور اتباعِ قرآن کا دعویٰ سراسر لغو اور باطل ہے، ارشاد ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (آل عمران ع ۴ پ۳) — آپ فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعتِ رسول کی اہمیت کے پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (آل عمران ع ۴ پ۳) — آپ کہدیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سنا دیجئے) کہ اللہ کو کافروں سے محبت نہیں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (آل عمران ع ۱۴ پ۴) — اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ
(الانفال ع ۳ پ ۹)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو سن کر۔

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔
(الانفال ع ۶ پ ۱۰)

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔
(النور ع ۷ پ ۱۸)

اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔
(النور ع ۷ پ ۱۸)

آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس (رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (النور ع ۷ پ ۱۸)

قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تاکہ تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ۔ (محمد ع ۴ پ ۲۶) — اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول کا بار بار تاکیدی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کالعدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان و قلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ہے ارشاد ہے:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء ع ۹ پ ۵)

سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیتِ کریمہ جس حقیقتِ کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعتِ رسول کے بارے میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امتِ محمدیہ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے:۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا — اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں

قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ	کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا
يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ	فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔	اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف
(الاحزاب ع ۵ پ ۲۲)	گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ یہی ہے کہ وہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقمطراز ہیں:۔

ای ان یختاروا من امرھم ماشاؤا	یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق
بل یجب علیھم ان یجعلوا رأیھم	جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ
تبعاً لرأیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام	اپنی آراء کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واختیارھم تلواً لاختیارہ۔	کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند
(روح المعانی ص ۲۲ ج ۲۲)	کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکیدی حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذابِ الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری ہے:۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ	سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے
اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ	حکم کا اس سے کہ آپڑے ان پر کچھ خرابی یا پہنچے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ (النور ع ۹ پ ۱۸)	ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:-

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النساء ع ۱۷ پ ۵)	اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت کرے اور سب مسلمانوں کو چھوڑ کر اپنے لئے جدا راہ اختیار کرے تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے، العیاذ باللہ

ان آیات کے بعد جب ہم ان احادیث کی طرف آتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو امت پر فرض ولازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیۂ ناظرین ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی۔ (رواہ البخاری)	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں، عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل، فی آخره۔
فمن اطاع محمداً فقد اطاع الله ومن عصی محمداً فقد عصی الله ومحمد فرق بین الناس۔
(رواه البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آیا ہے کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطِ امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالک بن انس مرسلاً قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله و سنة رسوله۔ (موطا)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہوگے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم، والذی نفس محمد بیده لو بدا لکم موسے فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیاً و ادرک نبوتی لاتبعنی۔
(دارمی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰؑ تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی بقیدِ حیات ہوتے اور میری نبوت کو پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر و ضلال کا نقطۂ اولیں اطاعتِ رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعتِ رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سر مو تجاوز کو زیغ و ضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الشیبانی کے الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد فی روایۃ الفضل ابن زیاد۔ نظرت فی المصحف فوجدت طاعۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثۃ وثلاثین موضعًا ثم جعل یتلو فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبہم فتنۃ الآیۃ وجعل یکررھا ویقول وما الفتنۃ الشرک لعلہ اذا ردّ بعض قولہ ان یقع فی قلبہ شیٔ من الزیغ فیزیغ قلبہ فیھلکہ وجعل یتلو ھذہ الآیۃ (فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم)

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص ۵۵)

امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو ۳۳ تینتیس مقامات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذین الخ (چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہوگا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کجی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کجی میں مبتلا ہو جائیگا تو اس کو ہلاک کر دیگا۔ اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تا وقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

اطاعتِ رسول کا انکار درحقیقت رسولؐ سے برأت و بیزاری ہے جو سراسر کفر ہے۔ علامہ شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ

قال ابو حنیفۃؒ واصحابہ من برئ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم او کذب بہ فھو مرتد۔ (رد المحتار ص ۴۰۱)

امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے انکار کفر ہے۔ آیت کریمہ "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ" کی تفسیر کے سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں :-

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ ویرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم یرض برسالتہ فھو تارک لما یجب علیہ کافر۔ ۔ ۔ ۔ قال القاضی کانہ ای اللہ احتج بذلک علی ان الذی لم یرض بحکمہ وان اظہر الاسلام کافر وقیل فی توجیہہ ان لم یرض بحکمہ لم یرض بحکم اللہ تعالی ومن لم یرض بحکم اللہ تعالی فھو کافر۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے وہ اس کی اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضامندی کا اظہار کریں لہٰذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے۔ قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضامند نہ ہو اگرچہ وہ اسلام کا اظہار کرے کافر ہے، آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں سے بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں وہ کافر ہے۔

لطف یہ ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا عقیدہ نہ رکھنے کی وجہ سے" غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتوے کی رو سے کافر ہے۔ پرویز کا یہ فتویٰ ۵۳ء میں دار المصنفین کے موقر ماہنامہ "معارف" میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

"اتباعِ رسول کی اس سے بین دلیل اور کونسی ہو سکتی ہے لہذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خالصۃً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بحیثیت امیر قوم تھی لیکن حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کیلئے فرض بلکہ شرطِ ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابدالآباد کے جہنم کا موجب ہوتی ہے۔"

(ایشیا لاہور ۱۷ اپریل ۶۳ء جلد ۱۱ شمارہ ۱۳ ص ۱۰ کالم ۳)

(۵)

یہ کہنا کہ "رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔"

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رُو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا۔ قرآنی آیات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، معلم، مربی، شارح کتاب الٰہی امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حَکَم،

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہیں یہی وجہ ہے جس کی بناپر آپ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ کی ہی اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل پر نظر ڈالئے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا	اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے
مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَ	اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انھیں تیری
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ	آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت
يُزَكِّيهِمْ۔ (البقرہ ع ۱۵ پ ۱)	کی "تعلیم" دے اور ان کا "تزکیہ" کرے۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں (۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔ (۲) انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دینا۔ (۳) ان کا تزکیہ وتربیت کرنا۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ	اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے
لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ۔	تمہاری طرف اسلئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح
(النحل ع ۶ پ ۱۴)	کردو وہ چیز جو اُن کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام ہی یہ ہے کہ "کتاب اللہ" کے مضامین کو خوب کھول کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے جو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ	بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا	ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان

أَرَاكَ اللّٰهُ (النساء ع ۱۶ پ ۵) جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپؐ کے فیصلوں سے سر مو تجاوز نہ کریں اور آپؐ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (الاعراف ع ۱۹ پ ۹)

وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کیلئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذیل کے تشریعی اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا، (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

❖

(۶)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو بحیثیت "مرکزِ ملت" آپ کی اطاعت فرض تھی آپ کی وفات کے بعد آپ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے"۔

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول و نبی ہیں اور جب آپ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ "اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے" قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جا سکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آیا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

(۷)

"ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے"۔

یہ صریح الحاد و زندقہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ "کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے" رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رسول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپؐ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں نہ آپ ہمارے لئے مطاع تھے نہ آمر نہ حاکم نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالت العیاذ باللہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھیرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحبِ قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعتِ رسول کا بتاکید حکم دیا ہے اور امتِ مسلمہ نے اطاعتِ رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر و الحاد سمجھا ہے۔

آخر حضرت ابوبکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام

کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاءِ راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشادِ گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اُٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

——(۸)——

"قرآن کے احکامِ وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ وخیرات زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں"۔

یہ بھی کفرِ صریح ہے، کتاب وسنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کا عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا انکار وجحود ہے، قرآن کریم نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ (الانعام ع ۱۴ پ ۸)

تیرے رب کا کلمہ صدق وعدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین صدقہ وخیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ

جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (المائدہ ۴۶ پ ۶) فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔
میں تمام احکامِ مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جا سکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے :-

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (البقرہ ۱۰ پ ۱) کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پرویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراکی نقطہ نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے "قرآنی نظامِ ربوبیت" رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرض، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآنِ کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظِ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائیگا اور نظامِ ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا تو یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرماتا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظامِ ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ وخیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کیلئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دورِ سعادت میں پرویز کا

تصنیف کردہ نظامِ ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ درصورتِ اثباتِ تاریخ کے کسی حوالے سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہوگئے تھے؟؟

اور درصورتِ نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہوسکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہدِ سعادت آگیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہوسکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

(۹)

"شریعت محمدیہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکزِ ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ مرتب و مدون کرے۔"

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعتِ محمدیہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کرسکتا ہے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کی ذات ستودہ صفات پہ نبوت و رسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھیری۔ پھر کسی مرکزِ ملت اور اس کی مجلسِ شوریٰ کو شریعتِ جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کس طرح مل گیا۔

پھر اطاعتِ رسول یا اتباعِ رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم میں اشارۃً

یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپؐ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم و دائم رہنا۔ آیتِ کریمہ ملاحظہ ہو۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۵ پ۴)

اور محمدؐ تو ایک رسول ہیں، گذر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائیگا اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دیگا شکر گذاروں کو۔

اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ (الاحزاب ع ۳ پ۲۱)

بیشک تمہارے لئے رسول اللہ کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کیلئے کہ جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو۔

تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی صرف آپؐ کے عہد کے لئے نمونہ تھی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیتِ کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثنا کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر ایک مومن کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ کامل ہیں۔

صحابۂ کرامؓ اسی آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه و ابن ابی حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبد الله ابن عمر رضی الله عنهما رأیتك فی السفر لا تصلی قبل الصلاة ولا بعدها؟ فقال یا ابن اخی صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم كذا وكذا فلم اره یصلی قبل الصلاة ولا بعدها ویقول الله تعالی لقد كان لكم فی رسول الله اسوة حسنة۔ واخرج عبد الرزاق فی المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان ینهی عن الحبرة فقال رجل الیس قد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبسها قال عمر بلی قال الرجل الم یقل الله تعالی لقد كان لكم فی

ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا "میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نہ فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادرزادے! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ محدث کبیر عبدالرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا "کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں،

رسول الله اسوة حسنة واخرج الشيخان وغيرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراته فهو يمين يكفرها وقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة الى غير ذلك من الاخبار۔

(روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۶۸)

اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پر اپنی بیوی کو حرام کرلے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

مزید برآں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اسکی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (حشر ع ۱ پ ۲۸)

اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر منکرین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیتِ کریمہ فئی اور غنائم کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:۔

هذا محمول على العموم في جميع اوامره ونواهيه لانه لا يامر الا بصلاح ولا ينهى الا عن فساد وان كانت الاية نزلت في

یہ حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر و نواہی کیلئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی ہی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں

الفئی والغنائم اذ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔ — اور گو یہ آیت فئی اور غنائم کے بارے میں اتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ کہ خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیتِ ذیل میں شریعتِ محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (الجاثیہ ع ۲ پ ۲۵) — پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلیئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے

پھر ساری امت دورِ رسالت سے لیکر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر اُمّت دنیا و آخرت میں سعادت و کامرانی حاصل کرسکتی ہے۔ اور سورۂ الجمعہ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۴۴ کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے ہے۔ ارشاد ہے: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ (اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے) پھر یہ کہنا کہ شریعتِ محمدیہ صرف اس عہد کیلئے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

(۱۰ و ۱۱)

"مرکزِ ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ معاملات، اخلاق میں ردوبدل کرسکتا ہے یا مرکزِ ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں ردوبدل کرسکتا ہے۔"

صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو

نظریوں پر مبنی ہے:-

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بحیثیت مرکزِ ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقامِ غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور خاتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانونِ الٰہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہو گی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہو گی چنانچہ ارشادِ باری ہے:-

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ	آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا
اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ	اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ع ۱ پ ۶)	واسطے اسلام کو میں نے دین کیلئے پسند کیا۔
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا	اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ	چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ (آل عمران ع ۹ پ ۳)	

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کیلئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند

کر دیا گیا تو خالق کے قطعی قانون کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابلِ قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور یہ دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اسلامی حکومت اس کے مشورہ سے کرے۔ اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کو جو ابدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور ملحد اکٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرأت اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی تاریخِ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دینِ اسلام صرف عہدِ نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنا دے بس وہی دینِ اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلایئے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندیق اور ملحد نے بھی دی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا موثر تدبیر ہو سکتی ہے؟

——(۱۲)——

"حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب ہے"

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، نصوصِ

قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے، علاوہ ازیں حدیث و سنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیتِ حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث و سنت کا حجت ہونا ظاہر و عیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل و توارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلائل کا استقصار مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہیں:-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا	اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں
مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ	خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ	فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور
وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ	ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور
الْحَكِيمُ ۔	ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت
(البقرہ ع ۱۵ پ ۱)	زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویلِ قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ	جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں کے
يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ	ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر
يُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ	سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب
وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا	اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں

تَعْلَمُوْنَ (البقرۃ ع ۱۸ پ ۲) | سکھلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورۂ آل عمران میں مسلمانوں پر احسانِ خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جارہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ	فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ	جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ	ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت
الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ	کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ (آل عمران ع ۱۷ پ ۴)	صریح گمراہی میں تھے۔

اور سورۂ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے :-

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ	وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ	کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے
الْحِكْمَةَ، وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ	اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتا ہے۔ اور
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعہ ع ۱ پ ۲۸)	اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیاتِ جلیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ بعثت کو متعین کیا گیا ہے جو حسبِ ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوتِ آیات۔

(۲) کتاب و حکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ و تطہیرِ نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب و حکمت کی تعلیم تلاوتِ آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس کا علیحدہ ذکر بے معنی تھا، اسی طرح "تزکیہ" بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت و تزکیہ کی علمی و عملی تفصیل "حدیث و سنت" کہلاتی ہے۔ صحابہ و تابعین جن کی بصیرتِ قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد "سنتِ رسول اللہ" ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے[۱]۔ امام محمد بن ادریس الشافعی المطلبی نے اپنی کتاب "الرسالۃ" میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:-

فذکر اللہ الکتاب وھو القرآن	اللہ تعالیٰ نے "الکتاب" کا ذکر کیا جس سے
وذکر الحکمۃ فسمعت من ارضی	مراد قرآن کریم ہے اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے
بہ من اھل العلم بالقرآن	جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان
یقول الحکمۃ سنۃ رسول اللہ	علما سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ
وذلک انھا مقرونۃ مع	کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے
کتاب اللہ وان اللہ افترض	اور یہ اس لئے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی
طاعۃ رسولہ وحتم علی	ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
الناس اتباع امرہ فلا یجوز	رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع

۱؎ ملاحظہ ہو الدر المنثور۔ ج ۱ ص

ان یقال لقول فرض الا لکتاب	رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہذا کسی امر کو
الله ثم سنة رسوله لما وصفنا	کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض
من ان الله جعل الایمان	نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ
برسوله مقرونا بالایمان به۔	اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ
(ص ۷۸)	اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ	اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ	اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کردو
اِلَيْهِمْ۔	لوگوں کے لئے اس کو جو اُن کی طرف
(النحل ع ۶ پ ۱۴)	نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا۔ جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ "احادیث فعلیہ" یا "تقریریہ" مثلاً قرآن کریم میں "اقیموا الصلوٰۃ" وارد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرما دیا

صلّوا کما رأیتمونی أصلی۔ — تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یا جب قرآن پاک میں اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں مقادیر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ کے احکام بتا دیئے۔

یا چوری کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا کہ

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ (المائدہ ع ۶ پ ۶) — اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُن کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ نے بتلا دیا کہ ہاتھ کلائی سے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:-

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ۔ (البقرہ ع ۱۷ پ ۲) — اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توثیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رُخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں

نہیں ملتی جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

(۲) مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ (الحشر ع ۱ پ ۲۸) — تم نے کھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہنے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے کیا)۔

غزوۂ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اجاڑ دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں اُس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دیدیا گیا تھا جس کی تعمیل آپؐ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

(۳) لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِن — اور اللہ نے سچ کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھٹکے۔

دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ؁ (الفتح ع ۴ پ ۲۶)

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سر منڈا کر اور بال کترو اکر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اُسی سال آپؐ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپس ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ کیا آپؐ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپؐ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسال ایسا ہوگا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی اسی طرح تصدیق کی جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

(۳) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ	اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی کسی
اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا	بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب
نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ	اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلا دی
عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ	اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر
عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ	نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی
قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ	سی بات تو جتلا دی اور تھوڑی سی بات کو
هٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ	ٹال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ

الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔	بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس
(التحریم ع ۱ پ ۲۸)	کی کس نے خبر دیدی آپؐ نے فرمایا کہ مجھ کو
	بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی
	اللہ تعالیٰ) نے خبر کردی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہدی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس باب میں تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کے حجتِ شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

لولا السنۃ ما فہم احد منا القرآن (میزان شعرانی ص ۲۵)	اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ "الرسالۃ" میں فرماتے ہیں:۔

وسنۃ رسول اللہ مبینۃ عن اللہ معنی ما اراد دلیلا علی خاصہ وعامہ ثم قرن الحکمۃ بہ فاتبعہا آیاہ ولم	اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظِ عموم وخصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حکمت کو

يجعل هذا الاحد من غير خلقه غير رسوله (ص ۷۹)

قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔

اور امام غزالیؒ مستصفیٰ میں رقمطراز ہیں:۔

وقول رسول الله صلے الله عليه وسلم حجة لدلالة المعجزة على صدقه ولامر الله تعالى ايانا باتباعه ولانه لا ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى لكن بعض الوحي يتلى فيسمى كتابا وبعضه لا يتلى وهو السنة وقول رسول الله صلے الله عليه وسلم حجة على من سمعه شفاها فاما نحن فلا تبلغنا قوله الا بلسان المخبرين اما على سبيل التواتر واما بطريق الآحاد۔ (ص ۸۳)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لا ینطق عن الھوی الآیہ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس شخص کے لئے ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچے ہیں تواتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔

اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:۔

اعلم انہ قد اتفق من یعتد بہ من اھل العلم علی ان السنۃ المطہرۃ مستقلۃ بتشریع الاحکام وانھا کالقرآن فی تحلیل الحلال وتحریم الحرام وقد ثبت عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا وانی اوتیت القرآن ومثلہ معہ...... والحاصل ان ثبوت حجیۃ السنۃ المطہرۃ واستقلالھا بتشریع الاحکام ضروریۃ دینیۃ ولا یخالف فی ذلک الا من لا حظ لہ فی دین الاسلام۔ (ص ۲۹)

جاننا چاہئے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل"..... الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکامِ اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریاتِ دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دینِ اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔

اور علامہ محقق ابن الہمام "التحریر" میں فرماتے ہیں:۔

حُجیّۃ السنۃ ضروریۃ دینیۃ (ج ۳ ص ۲۲) سنت کا حجت ہونا ضروریاتِ دین میں داخل ہے۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر و عیاں ہے۔

غور فرمائیے کہ دین کے ایک متفق علیہ ماخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطۂ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر مستزاد یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء، متکلمین صوفیاء کو شریک بنانا الحاد و زندقہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا عجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے زعم باطل میں

اب تک امت ضلالت وگمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھران کا کوئی مقتدا اور رہنما۔

—(۱۳)—

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا مذاق اڑانا یا آپ کی کسی ایک سنتِ ثابتہ کا استخفاف کرنا سراسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:۔

اللهم الا ان رده استخفافا اذ كان اى لكونه ساتماقا له النبي صلى الله عليه وسلم ولم ينزل فى القرآن صريحا فيكفر لاستخفافه بجناب النبي صلى الله عليه وسلم۔ (ص ۳۶۰)	ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور قرآن میں صراحۃً نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں فرماتے ہیں:۔

او عیبہ نبیا بشئ او عدم الرضا بسنة من سنن المرسلين (ج ۵ ص ۱۳۰)	اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھے تو وہ کافر ہے۔

حد ہو گئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کمیونزم کا ادنیٰ پرستار رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مذاق اڑائے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک و شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے۔ اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبانِ طعن دراز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

عن البراء قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیصافحان الا غفر لھما قبل ان یفترقا۔ (ص ۷۰۸)	حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمایئے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکامِ اسلام پر عمل پیرا ہوں، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکامِ اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں "ما من مسلمین" کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ

ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا استخفاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ حسن معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام وتحیۃ کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان کی ہے:-

دوسری حدیث صحیح مسلم کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:-

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه کل خطیئة نظر الیها بعینه مع الماء او مع اٰخر قطر الماء فاذا غسل یدیه خرج من یدیه کل خطیئة کان بطشتها یداه مع الماء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندۂ مومن[1] وضو کرتا ہے۔۔۔ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ[2] یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ٹپک پڑتی ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں

---

[1] راوی کو شک ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے بندۂ مسلم کے الفاظ ادا ہوئے یا بندۂ مومن کے۔ [2] راوی کو شک ہے کہ آپ نے پانی کے ساتھ فرمایا یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ۔

اومع آخر قطر الماء فاذا غسل رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع آخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب۔
(ج ۱ ص ۱۲۵)

جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی تھیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں، تا آنکہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندۂ مومن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:-

والمراد بالخطایا الصغائر دون الکبائر کما تقدم بیانہ وکما فی الحدیث الآخر ما لم یغش الکبائر۔

حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ ما لم یغش الکبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائسنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کر لو اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے، اس میں ایک بندۂ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضوء ہے۔ قرآن کریم نے وضوء کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ سورۃ المائدہ میں وضوء و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ — اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تاکہ احسان مانو۔

(المائدہ ع ۲ پ ۶)

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (الانفال ع ۲ پ ۹) — اور اتارا تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کردے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندۂ مومن سے کیونکر دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوس شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضوء سے باطنی طہارت

کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔

اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں :-

من توضأ نحو وضوئی هذا	جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں
ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما	اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی ہی جی میں
نفسه غفر له ما تقدم من	کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات وخطرات
ذنبه ۔	سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف
(ج ۱ - ص ۱۲۰)	کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ	اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں
وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ	سروں پر (یعنی اول وآخر میں) اور رات کے
الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ	کچھ حصوں میں، بیشک نیک کام مٹا دیتے
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۔	ہیں بُرے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے
(ہود ع ۱۰ پ ۱۲)	نصیحت ماننے والوں کیلئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مبارک میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے۔ اس لئے یہ ساری حدیثیں اس کو اسلام کے خلاف نظر آرہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے :-

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم اذا قال المؤذن الله اکبر فقال احدکم الله اکبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا رسول الله ثم قال حی علی الصلوٰة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اس نے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلوٰۃ کہا اور اس نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر اس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص

ان کلماتِ ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان وقلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟

اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من صلے لله اربعين يوماً في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۳۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جماعت سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اولیٰ سے شریک جماعت رہا تو اس کیلئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق سے براءت کا۔

یہ حدیث بھی اسی آیتِ مبارکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ کی تفصیل ہے کہ "صلاۃ" جب اپنی اصلی شکل میں شرائط وحدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز، جماعت، تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد وزندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے ہر حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔

غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائرِ اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبۂ ایمان و اخلاص سے لبریز ہوگا، عبدیت اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

(۱۴)

یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جو اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟

اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:۔

(۱) اطاعتِ رسول سے انکار و جحود، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعتِ رسول تسلیم بھی کی جائے تو وقتی و عارضی۔

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیا ائمۂ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنھوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے جی سے لغت کے نت نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر و نشر، وزنِ اعمال وغیرہ تمام مصطلاحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظامِ ربوبیت کو منتہائے اسلام قرار دینا یہ جو روس کے اشتراکی نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکہ میں۔ لینن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد و تہافت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظامِ ربوبیت کو بتلاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنا پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

(۱۵)

"تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔"

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو "خیر امت" فرمایا ہے اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ۔ (آل عمران ع ۱۲ پ۴)

تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھیے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو "سب امتوں سے بہتر" بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل اُلٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا

سارا زور ہی اس دینِ حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خبر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلامِ الٰہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے، قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ
كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ
مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (البقرہ ع ۹ پ۱)

اے مسلمانو کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ
مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ
غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ
مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ
مَصِيرًا۔
(النساء ع ۱۷ پ۵)

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امرِ حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستے سے ہٹ گئے اور

دین حق کو مٹانے میں انھوں نے اپنا سارا زور صرف کردیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہوسکتی اور یہ شخص پوری امت کو بیک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہا اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے۔ نسیم الریاض میں ہے۔

وکذلک یقطع بتکفیر کل من قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ای کونھم فی ضلال عن الدین والصراط المستقیم (ص ۳۴۹ ج ۴)	اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

(۱۶)

"اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنھیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے"

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذاتِ احد متصف بجمیع المحامد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ	اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر، اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اسی کی بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائیگا صور

وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۔	جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی
(انعام ع ۹ پ ۷)	ہے حکمت والا جاننے والا۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا؟
وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَ	آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج
الْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى	اور چاند کو تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھر
يُؤْفَكُوْنَ ۔ (العنکبوت ع ۶ پ ۲۱)	اُلٹے چلے جا رہے ہیں۔
قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تو کہدے کیا تم ایسی چیز کی بندگی کرتے ہو
مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۚ	اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان
وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔	اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا
(المائدہ ع ۱۰ پ ۶)	اور جاننے والا۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا	اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے،
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔	کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان
(البقرہ ع ۱۹ پ ۲)	نہایت رحم والا۔
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ	تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ	نہ کسی کو جنا، نہ کسی سے جنا، نہیں ہے
لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص ع ۱ پ ۳۰)	اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیانِ سماویہ کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے

اسی طرح اس کی ذات پر بھی۔ پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر والحاد ہے۔[1]

(۱۷)

"آخرت سے مراد مستقبل ہے"

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا ہی باطنیت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظِ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح

---

[1] واضح رہے کہ حال میں مسٹر پرویز نے جو دوسرا خط جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے نام لکھا ہے اس میں خدا کے وجود کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی چند عبارتیں بھی اس کے ثبوت میں پیش کی ہیں، لیکن اس عبارت کے متعلق کہ:-

"خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔"

نہ تو اس نے کسی غلطی کا اعتراف کیا ہے اور نہ اس سے بیزاری کا اظہار حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی ایک مرتبہ کفر کا مرتکب ہو گیا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے اور اپنی بیزاری کا اظہار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا لہٰذا اس بنا پر اتنا ہرگز کافی نہیں کہ اپنے سابق عہد کی چند عبارات اس کے خلاف نقل کر دی جائیں بلکہ صاف اعتراف کرنا ضروری ہے کہ میری یہ تعبیر بالکل غلط اور کفر ہے اور میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جو جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بازیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب ختم ہو کر رہ جائیں، اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ

والنصوص من الکتاب والسنۃ	کتاب وسنت کی نصوص کو ان کے ظاہری
تحمل علی ظواھرھا مالم یصرف	معانی ہی پر محمول کیا جائیگا جب تک کوئی
عنھا دلیل قطعی ۔۔۔۔۔۔	دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے ۔۔۔۔۔
والعدول عنھا ای عن الظواھر	اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی
الی معان یدعیھا اھل الباطن	طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنیہ یعنی
وھم الملاحدۃ لادعائھم ان	ملاحدہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ
النصوص لیست علی ظواھرھا	نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے
بل لھا معان باطنیہ لا یعرفھا	باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مزعوم
الا المعلم وقصدھم بذالک	معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے
نفی الشریعۃ بالکلیۃ، الحاد ای میل	ان کا مقصود شریعتِ حقہ کی بالکلیہ نفی کرنا ہے
وعدول عن الاسلام واتصال	الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ
والتصاق بکفر لکونہ تکذیبا للنبی	کشی کرنا اور کفر سے جڑ جانا اور اس سے جالمنا
صلے اللہ علیہ وسلم فیما علم مجیئہ	کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم
بہ بالضرورۃ (شرح عقائد ص ۱۱۵)	کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے

کہ آپ اس تعلیم کو لیکر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خفاجی فرماتے ہیں:-

فان ھولاء زعموا ان ظواھر الشرع واکثر ما جاءت بہ الرسل من الاخبار وما یکون فی المستقبل من امور الاٰخرۃ ومن الحشر والقیامۃ والجنۃ والنار لیس منھا شیٔ علیٰ مقتضیٰ ظاھر من لفظہا ... فتضمن مقالاتہم ابطال الشرائع وتعطیل الاوامر والنواھی (نسیم الریاض ج ۴ ص ۳۲۶)

کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لیکر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت حشر، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے ... غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور اوامر و نواہی کا معطل کرنا ہے۔

—— (۱۸) ——

"جنّت و جہنّم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں"

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزولِ قرآن سے لیکر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والحاصل انھم وان اثبتوا الرسل لکن لا علی الوجہ الذی یثبتہ اھل الاسلام کما ذکر فی شرح المسایرہ (رد المحتار ج۳ ص۲۹۶)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے

اور اسی اصول پر جو شخص جنّت و جہنّم کے وجود یا اُن کے محل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:-

وکذلک نکفر من انکر الجنۃ والنار نفسہما او محلہما۔ (ج ۴ ص ۵۵۵)

اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کردے یا ان کے مقامات کا انکار کردے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ

اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھولدیئے جائیں گے اور ان کو دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی

الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۝ (الزمر ع ۸ پ ۲۴)

ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ بولیں گے کیوں نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ (الزمر ع ۸ پ ۲۴)

پھر ان سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ متکبرین کا بُرا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۔ (المومن ع ۵ پ ۲۴)

اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں، دوزخ کے داروغوں کو، عرض کرو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کردے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ۔ (ابراہیم ع ۴ پ ۱۳)

اور داخل کیے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنھوں نے نیک کام کیے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورۃ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے بالتصریح لفظ "مستقر و مقام" وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:-

اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (الفرقان ع ۶ پ ۱۹)

بیشک وہ بُری جگہ ہے ٹھیرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے :۔

حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا — خوب جگہ ہی ٹھہرنے اور خوب جگہ ہی رہنے کی۔

(۱۹)

"فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں"۔

"ملائکہ" کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے۔ اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے۔ شرح عقائد میں ہے :۔

والملائکة عباد الله تعالیٰ عاملون بامره لا یوصفون بالذکورة والانوثة — فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مونث۔

"ملائکہ پر ایمان" کے وہ معنیٰ قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتلاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے جو نسیم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ

والملائکة اجساد نورانیة سالمة من الکدورات الجسمانیة قابلة للتشکل والایمان بهم ان تومن بانهم عباد الله معصومون لا یفعلون غیر ما یومرون لا یعلم — ملائکہ نورانی اجسام ہیں جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الٰہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی

عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ (ع ۳ ۳۲۵) تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعمِ باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ۔ (الانبیاء ع ۲ پ ۱۷)	اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمٰن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔
وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ (الزخرف ع ۲ پ ۲۵)	اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔
اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج ع ۱۰ پ ۱۷)	اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ۔ (الفاطر ع ۱ پ ۲۲)	تمام حمد اسی اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

(۲۰)

"جبریل انکشافِ حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔"

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے مشخص کی ہے، اسلامی عقائد کی رو کر جبریل علیہ السلام ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ۔	آپ (ان سے) یہ کہئے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انھوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوندی حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سنا رہا ہے ایمان والوں کو۔
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ۔ (البقرہ ع ۱۲ پ ۱)	جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی ہے

لہذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے اور ان کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

(۲۱)

"قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد" پرویزی مذہب کی مایۂ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد کا ایک مختصر سا نمونہ استفتا میں درج ہے، جو اس کے زعمِ باطل میں سورۂ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک

۱۔ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی جو تبیین و تشریح اپنے قول و عمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

۲۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء، ائمۂ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

۳۔ جدید سائنسی انکشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہذا ان اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سامانیوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شرعیہ کے معانی تبدیل کر کے شریعتِ محمدیہ کے

مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماء امت نے ہمیشہ الفاظِ قرآن وحدیث کو اس کے ظاہری مفاہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

صرف الفاظ الشرع عن ظواهر
المفهومة الی امور باطنة لا يسبق
منها الی الافهام فائدة كما ب
الباطنية فی التأويلات لهذا ايضاً
حرام وضرره عظيم فان الالفاظ
اذا صرفت عن مقتضی ظواهرها
بغير اعتصام فيه بنقل
عن صاحب الشرع ومن غير
ضرورة تدعو اليه من دليل العقل
اقتضی ذلك بطلان الثقة
بالالفاظ وسقط به منفعة كلام
الله تعالیٰ وكلام رسوله صلی الله
عليه وسلم فان ما يسبق منه الی الفهم
لا يوثق به والباطن لا ضبط له بل
تتعارض فيه الخواطر ويمكن

شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم
معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لیجانا
کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں آتا ہی نہیں جس طرح کہ
تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ
بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ
کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات
سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں
صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی
ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی
رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے
اعتماد اٹھ جائے گا اور اللہ کے کلام اور اس کے
رسول ؐ کے کلام کا نفع ختم ہو جائیگا کیونکہ جو
معنی ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو
اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ
نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے

تنزيله على وجوه شتى وهذا ايضاً من البدع الشائعة العظيمة الضرر وانما قصد اصحابها الاغراب لان النفوس مائلة الى الغريب ومستلذة له فجعلوا الطريق توصل الباطنية الى هدم جميع الشريعة بتاويل ظواهرها وتنزيلها على رأيهم۔
(ج ۱ ص ۴۳)

اور اس کو مختلف وجوہ پر محمول کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی اپج کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انھوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔

وكذلك وقع الاجماع من علماء الدين على تكفير كل من دافع نص الكتاب اى منع ونازع فيما جاء صريحاً فى القرآن كبعض الباطنية الذين يدعون لها معانى اخر غير ظاهرها۔ (ج ۴ ص ۵۴۵)

اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو نص قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا ادعا کرتے ہیں۔

(۲۲)

"آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس

آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوعِ انسانی ہے۔"

حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرحِ عقائد میں صاف تصریح ہے:-

اول الانبیاء آدم وآخرہم محمد علیہ السلام، اما نبوۃ آدم علیہ السلام فبالکتاب لدال علی انہ قد امر ونہی ..... وکذا السنۃ والاجماع فانکار نبوتہ علی ما نقل عن البعض یکون کفراً۔	نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امر ونہی کی گئی تھی ..... اور اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:-

وبقولہ لا اعلم ان آدم علیہ السلام نبی اولا۔ (ج ۵ ص ۱۳۰)	اس شخص کی تکفیر کی جائیگی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔

اسلامی عقائد کی رُو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسلِ انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور اُن ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویزی فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:-

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ	بلاشبہ مثال عیسٰیؑ کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے
اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ	جیسے آدمؑ کی کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر
کُنْ فَیَکُوْنُ (آل عمران ع ۶ پ۳)	اس سے کہا ہو جا تو وہ ہوگیا۔
اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ	بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدمؑ کو اور
اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی	نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمران کو
الْعٰلَمِیْنَ۔ (آل عمران ع ۴ پ۳)	دونوں جہانوں پر۔

دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فردِ واحد ہے۔

(۲۳)

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسّی نہیں دیا گیا"

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پیغمبرانہ زندگی۔

(۳) وہ خوارقِ عادات جو آپؐ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپؐ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ

یہ سب معجزاتِ حسیہ ہیں جن کا ثبوت تواتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:۔

والذی اظہر اللہ تعالیٰ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات ثلاثۃ امور اعظمہا القرآن، ثم الامر الثانی حالہ فی نفسہ التی استمر علیہا من عظیم الاخلاق وشریف الاوصاف .... ثم الامر الثالث ما ظہر علی یدیہ من الخوارق۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ کے وہ بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر فائز رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارقِ عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

فالقدر المشترک بینہا ھو ظہور الخارق علی یدیہ متواتر بلا شک۔

ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادت امر کا صدور ہے جو بلا شبہ متواتر ہے۔

اور جب معجزاتِ حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

—— (۲۴) ——

"معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان ہے۔ اور مسجدِ اقصیٰ سے مراد مسجدِ نبوی ہے"

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ

والمعراج لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الیقظۃ بشخصہ الی السماء ثم الی ما شاء اللہ من العلی۔ (شرح عقائد ص ۱۰۱)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج بیداری میں ہوئی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجایا گیا اور پھر وہاں سے جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:-

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لیجانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر ملحد و زندیق ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آحاد سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:-

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب وعلی وابن مسعود وابی ذر ومالک بن صعصعۃ وابی ہریرۃ وابی سعید وابن عباس وشداد بن اوس وابی بن کعب وعبد الرحمن بن قرط وابی حبۃ وابی لیلی الانصاریین وعبد اللہ بن عمرو وجابر وحذیفۃ وبریدۃ وابی ایوب وابی امامۃ وسمرۃ بن جندب وابی الحمراء و

واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب، علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعہ، ابوہریرہ، ابوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبد الرحمن بن قرط، ابوحبہ، ابولیلی۔ انصاری حضرات۔ عبد اللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابوایوب، ابوامامہ، سمرہ بن جندب، ابوالحمراء، صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختران صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے

صہیب الرومی وام ھانی وعائشۃ واسماء ابنتی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین منہم من ساقہ بطولہ ومنہم من اختصرہ علی ما رقم فی المسانید. ..... فحدیث الاسراء اجمع علیہ المسلمون واعرض عنہ الزنادقۃ والملحدون۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۴)

بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام و کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے ..... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ و ملحدین نے اس سے روگردانی کی ہے۔

——(۲۵)——

"تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے"۔

تقدیر کا عقیدہ اہل السنت والجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال ومبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ (رواہ احمد وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوس ہیں [1]

---

[1] مجوسی ہر فعل کا خالق خدا کو نہیں مانتے بلکہ ان کے نزدیک نیکی کا پیدا کرنے والا "یزداں" یعنی خدا ہے اور بدی کا وجود میں لانے والا "اہرمن" یعنی شیطان۔ حدیث میں تقدیر کے منکرین کو مجوسی اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ جس طرح مجوسی خدا کو ہر فعل کا خالق نہیں مانتے ہیں اسی طرح منکرین تقدیر بھی اپنے افعال کا خالق خدا کو نہیں سمجھتے ہیں۔

☆

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کی تصریحات اور صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کی بنا پر داخل ہوا ہے، مجوس ہنود، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقائد پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمدیہ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لئے شریعت محمدیہ کے عقائد و اعمال کا مذاق و استخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین او رمفکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ و امریکہ کے مستشرقین پر یہ خبط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاں عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سر پھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پر مبنی ہے، ملاحظہ فرمایئے آیات ذیل:۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ (ع ۳ پ ۲۷) بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہرا کر بنائی ہے۔

آیتِ کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا — اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص اندازہ مقرر کر دیا۔

(الفرقان ع ۱ پ ۱۸)

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ و مشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوز نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ۔
(الحدید ع ۳ پ ۲۷)

کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیتِ کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کمی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خود کشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدۂ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہو گی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہو گا اور دوسری صورت

میں شکر وانابت ہے۔

ان آیات کے بعد احادیثِ نبویہ کی طرف آیئے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی کہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوموسیٰؓ اشعری عمرانؓ بن حصین، عبداللہؓ بن عمر، عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ، ابوہریرہؓ، سہل بن سعد، و عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نووی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

وفی ھذہ الاحادیث کلھا دلالات ظاھرۃ لمذھب اھل السنۃ فی اثبات القدر وان جمیع الواقعات لقضاء اللہ تعالیٰ وقدرہ خیرھا وشرھا نفعھا وضرھا (ج ۲ ص ۳۳۲)

اور ان احادیث میں اثباتِ تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنت کی تائید کیلئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا بُرے سودمند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکار کی بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقید حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انھوں نے منکرین تقدیر کی واشگاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:۔

وبدعة القدر ادركت آخر الصحابة فانكرها من كان حياً كعبد الله ابن عمرو وابن عباس وامثالهما رضي الله عنهم (تهذيب السنن ج ۷ ص ۶۱ طبع مصر)	تقدیر کے انکار کی بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

(۲۶)

"ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے جو مسلمانوں کو پلائی گئی"۔

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد ربانی ہے:-

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ، فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولٰٓئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا	اور اس روز وزن بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلّہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلّہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب

بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ (الاعراف ع ۱ پ۸) اس لئے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَاِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِھَا وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ۔ (الانبیاء ع ۴ پ۱۷)

اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے سو کسی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد میں مرقوم ہے۔

والوزن حقٌ وزنِ اعمال حق ہے

(شرح عقائد ص ۷۴)

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:۔

وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْھَا (آل عمران ع ۱۵ پ۴)

اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:۔

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰہِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا (النساء ع ۱۹ پ۵)

جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہی ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورۂ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:۔

اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ	میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہو
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْۢ	اکارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو
بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا	تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں
مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ	نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے
وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ	اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا
عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ	اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف
جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ	داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔	یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی
	کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورۂ قصص میں فرمایا ہے:۔

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ	اور جو اہل علم تھے انھوں نے کہا افسوس
ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ	تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کیلئے
وَ عَمِلَ صَالِحًا (ع ۸ پ ۲۰)	جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیاتِ بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کی صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو افیون سے تعبیر کرنا صریح کفر ہے۔ اسی بنا پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے

چنانچہ علامہ ابن النجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:۔

وبعدم رؤیتہ الثواب علی الطاعۃ (ج ۵ ص ۱۳۳)	اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

———(۲۷)———

"انسان کی پیدائش آدم وحوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوئی ہے"۔

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم وحوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کر رہا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ	اے لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ	تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا
خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا	اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں
رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً (نساء، ع ۱ پ ۴)	اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ میں "نفس واحدۃ" (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آگئی۔ قطعاً کفر وضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔

———(۲۸)———

"نماز پوجا پاٹ، روزہ برت، اور حج یاترا ہے اور اب یہ تمام

تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔"

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکانِ اسلام کا استخفاف و استہزاء صریح کفر ہے، قرآنِ حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ (التوبہ ع، پ۱۰)	کیا تم اللہ، اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکانِ اسلام کا ثبوت قطعیات سے ہے اس لئے ان کا استہزاء و استخفاف درحقیقت آیاتِ الٰہی کا استہزاء ہے اور آیاتِ الٰہی کا استہزاء و استخفاف بلاشک و شبہ کفر ہے۔

(۲۹)

"نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کیلئے نہیں کہا بلکہ قیامِ صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوعِ انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہو۔"

"قیامِ صلاۃ" کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے، قرآن کریم نے جہاں بھی "اقامتِ صلاۃ" کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہرہ و باطنہ کے ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامتِ صلاۃ

کی عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ
صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ۔ جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو
اور پھر پوری امت عہدِ رسالت سے لیکر آج تک مسلسل و متواتر اس فریضہ پر
کاربند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء
نے تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے
چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں :-

بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن	وان صفات الصلاة المذكورة
میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ	المشهورة المنصوص عليها
صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ	فی القرآن وهی التی فعلها
کی مراد کو واضح کیا ہے اور اس کے احکام	النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشرح
اور اوقات کی تبیین و تشریح کی ہے . . .	مراد اللہ بذلك وابان حدودها
اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہئے اور جو	واوقاتها . . . ولا ترتاب بذلك
شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا ضروریات	بعد المرتاب فی ذلك المعلوم
دین میں ہونا معلوم ہو اور پھر علم ہو جانے اور	من الدین بالضرورة والمنكر لذلك
مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس	بعد البحث عنه وصحبة المسلمين
سے منکر ہو وہ بالاتفاق کافر ہے۔	كافر بالاتفاق ۔ (ج۴ ص ۵۵۳)

(۳۰)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کیلئے

کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشا) متعین تھے۔"

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیہ دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے اوقات پنجگانہ بتواتر منقول ہیں اور تواتر کا انکار کفر ہے۔

علامہ سرخسی اپنے "اصول" میں متواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:۔

نحو نقل اعداد الرکعات و اعداد الصلوۃ و مقادیر الزکاۃ والدیات وما اشبہ ذلک (ج۱ ص ۲۸۳)	جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقداریں منقول ہوئی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

والحق ان المسائل الاجماعیۃ تارۃ یصحبہا التواتر عن صاحب الشرع کوجوب الخمس وقد لا یصحبہا فالاول یکفر جاحدہ لمخالفتہ التواتر لا لمخالفتہ الاجماع۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۹۳)	اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نمازہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔

اور اسی لئے علما نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے نسیم الریاض میں ہے:۔

وکذلک اجمع علی کفر من قال من الخوارج ان الصلاۃ الواجبۃ طرفی النھار فقط والمراد بطرفی النھار اولہ و اٰخرہ (ج ۴ ص ۵۵۰)

اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

(۳۱)

"زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافتِ راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اُس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی۔"

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآنِ کریم نے اس عبادت کی بجاآوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصابِ زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائطِ وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لیکر آج تک قاطبۃً اس پر عمل پیرا چلی آتی پھر اس میں شک وانکار کی گنجائش کہاں ہے۔

(۳۲)

"آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا"۔

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکیدی حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارۃً یا کنایۃً یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

(۳۳)

"صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں"۔

یہ صراحتاً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقۂ فطر واجب ہے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اسی پر چلا آرہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

(۳۴)

"حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین الملّی کانفرنس ہے"

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبادت ہونے پر شاہد عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سختی کیوں؟ ارشاد ہے:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔ (آل عمران ع۱۰ پ۴)	اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کانفرنس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے نسیم الریاض میں ہے:۔

وکذلك يحكم بكفره ان انكر مكة او البيت او المسجد الحرام او انكر صفة الحج التى ذكرها الفقهاء من اجابته	اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واجبات حج یا

وارکانه ونحوها او قال الحج واجب
فی القرآن واستقبال القبلة کذلك
ولكن كونه اى المذكور من الحج والاستقبال
على هذه الهيئة المتعارفة شرعًا عند
سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة
هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى...
ولعل الناقلين ان النبى صلى الله عليه
وسلم فسرها وبينها للناس بهذه
التفاسير غلطوا فى نقلها ووهموا
فهذا القائل ومثله ممن يشك
فى معانى النصوص المتواترة
لا مرية فى تكفيره اى الحكم
بكفره لانكاره ما علم من الدين
بالضرورة وابطاله الشرع و
تكذيبه لله ورسوله -

(ج ۴ ص ۵۵۲)

ارکانِ حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا
کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح
قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت
کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج
ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ
اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا۔ . . .
اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی
یہ تفصیلات بیان کی ہیں انھوں نے اس کے
بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم
ہوگیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص
جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے
کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک
نہیں کیونکہ وہ ضروریاتِ دین کا منکر
ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ
اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

(۳۵)

"قربانی کیلئے مقامِ حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی

"اس کی حیثیت شرکا، کانفرنس کیلئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی"

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:-

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - (الانعام ع ۲۰ پ ۸)

آپ کہہ دیجئے کہ بلا شبہ میری نماز میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُکی کا لفظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیتِ کریمہ توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پر جو بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحتہً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔

نُسک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوثر میں ہے:-

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور قربانی کر

اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا۔ عہدِ رسالت سے لیکر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:-

ولاخلاف فی کونہا من شرائع الدین - (ج ۱۰ ص ۲)	اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائرِ اسلام میں سے ہے -

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم بحرالرائق میں لکھتے ہیں :-

ویکفر بانکارہ اصل الوتر والاضحیۃ (ج ۵ ص ۱۳۱)	اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتر یا قربانی کا انکار کرے -

—— (۳۶) ——

"تلاوت قرآنِ کریم عہدِ سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے"

تلاوت قرآن کریم کو عہدِ سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ نبوت کو بیان کیا ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے[۱]. اسی طرح قرآنِ کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے :-

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (البقرہ ع ۱۴ پ ۱)	وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں -

---

[۱] چنانچہ اس مضمون کی آیات تنقیح نمبر ۱۲ میں گزر چکی ہیں -

لَيْسُوا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيَاتِ اللّٰهِ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ۔ (آل عمران ع ۱۲ پ ۴)

وہ سب برابر نہیں، اہلِ کتاب میں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے ہیں

اس لئے تلاوتِ قرآن کا رشتہ جادو منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

——(۳۷)——

"ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے"

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصالِ ثواب پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امتِ محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:-

فھذہ الاٰثار و ما قبلھا وما فی السنۃ ایضاً من نحوھا عن کثیر قد ترکناہ لحال الطول یبلغ القدر المشترک بین الکل وھو ان من جعل شیئاً من الصالحات نفعہ اللہ بہ مبلغ التواتر وکذا ما فی کتاب اللہ تعالیٰ من الامر بالدعاء للوالدین

غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصالِ ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تواتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دعا کا حکم وارد ہے چنانچہ

فی قولہ تعالیٰ (وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا) و من الاخبار باستغفار الملائکۃ للمومنین قال تعالیٰ (والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویومنون بہ ویستغفرون للذین اٰمنوا) (الیٰ اخرہ الآیۃ) قطعی فی حصول الانتفاع بعمل الغیر (ج ۲ ص ۳۰۹)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی طرح رحم فرما جس طرح کہ انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کے لئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

(۳۸)

"دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے"

یہ بھی سراسر دروغ بے فروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے۔ خدا کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہدِ رسالت میں تھا ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر ع ۱ آیۃ ۹)

بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے

محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

(۳۹)

"قرآن کی رُو سے سارے مسلمان کافر ہوگئے اور موجودہ مسلمان برسماجی مسلمان ہیں"

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا	اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ	چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (آل عمران ع ۸ پ ۳)	میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

(۴۰)

"صرف چار چیزیں حرام ہیں"

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب وسنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیڑیا، ریچھ، بندر سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تنقیحات، کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے:-

عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علے اریکتہ یقول علیکم بھذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ وان ما حرّم رسول اللہ کما حرّم اللہ۔ (الحدیث)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسی ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑلو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل و تحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہٗ کی تصنیف "اکفار الملحدین" سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر و ایمان کی تنقیح میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف

علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمۂ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علمائے عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جستہ جستہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:۔

واما ما یتعلق من هذا الجنس باصول العقائد المهمة فيجب تكفير من يغير بغير برهان قاطع كالذى ينكر حشر الاجساد وينكر العقوبات الحسية فى الآخرة بظنون واوهام واستبعادات من غير برهان قاطع فيجب تكفيره قطعاً۔
(اکفار الملحدین ص۲ منقول از فیصل التفرقہ)

امام غزالیؒ فیصل التفرقہ میں فرماتے ہیں کہ دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھیر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم و گمان کی بناء پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعيات الصحابة رضى الله عنهم ما عند الطحاوى فى معانى الآثار وبعض طرقه الاخر فى فتح البارى من

اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور

حد الخمر عن علی رضی اللہ عنہ
قال شرب نفر من اهل
الشام الخمر وعليهم يومئذ
يزيد بن ابی سفيان وقالوا
هی حلال وتأولوا لَيْسَ
عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا
طَعِمُوْا الآية، فكتب فيهم
الى عمر فكتب عمر ان
ابعثهم الیّ قبل ان يفسدوا
من قبلك فلمّا قدموا
على عمر استشار فيهم
الناس فقالوا يا امير المومنين
نرى انهم قد كذبوا على
الله وشرعوا فی دينهم
مالم يأذن به الله
فاضرب اعناقهم وعلی
ساكت فقال ما تقول
يا ابا الحسن فيهم؟ ارى

اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں
جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے
شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید
ابن ابی سفیان تھے ان شراب پینے والوں
نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور
آیہ کریمہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا
سے جائز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی
اطلاع دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو
لکھا کہ ان لوگوں کو فوراً میرے پاس بھیجدو
اس سے قبل کہ یہ لوگ وہاں فساد برپا کریں
جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو
آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض
کیا امیر المومنین ہماری رائے تو یہ ہے کہ
ان کو قتل کردیں کیونکہ ان لوگوں نے
اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور دین میں ایک
ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں
دی حضرت علیؓ خاموش بیٹھے تھے تو حضرت

ان تستتیبهم فان تابوا ضربتهم ثمانین ثمانین لشربهم الخمر وان لم یتوبوا ضربت اعناقهم قد کذبوا علی الله وشرعوا فی دینهم مالم یأذن به الله فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانین ثمانین۔
(اکفار الملحدین منقول از طحاوی ص ۸۹ ج ۳۔ فتح الباری ص ۶ ج ۱۲ وکنز العمال)

عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کرلیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسّی اسّی کوڑے لگائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کردیں کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انھوں نے توبہ کرلی پھر ان کو اسّی اسّی کوڑے لگائے گئے

وقال ابن القیم المجاز والتاویل لا یدخل فی المنصوص وانما یدخل فی الظاهر المحتمل لهما وهی نکتة ینبغی التفطن لها وهی ان کون اللفظ نصا یعرف بشیئین احدهما عدم احتماله لغیر معناه وضعا کالعشرة والثانی ما اطرد استعماله

علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی "منصوص" میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف "ظاہر محتمل" میں ہوسکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا "نص" ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔
(۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ

على طريقة واحدة في جميع موارده فانه نص في معناه لا يقبل تأويلاً ولا مجازاً وان قد تطرق ذلك الى بعض افراده وصار هذا بمنزلة الخبر المتواتر لا يتطرق احتمال الكذب اليه وان تطرق الى كل واحدٍ من افراده وهذه عصمة نافعة تدلك على خطأ كثير من التأويلات في السمعيات التي اطرد استعمالها في ظاهرها وتأويلها والحالة هذه غلطٌ فان التأويل انما يكون لظاهر قد ورد شاذاً مخالفاً لغيره من السمعيات فيحتاج الى تأويلها ليوافقها فاما اذا اطردت كلها على وتيرةٍ واحدةٍ صارت بمنزلة النص واقوى وتأويلها ممتنعٌ

کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔

(۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہو ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں "نص" ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح کہ "خبر متواتر" میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہو جائیگا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور دوسری نقول سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں

فتأمل هذا۔
(اکفار الملحدین ص ۷۲ منقول از
بدائع الفوائد)

مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو نص
کی طرح ہو جاتا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی
اس کی تاویل بالکل منع ہے۔

اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف
الدین المعلوم بالضرورۃ والحکم
بردتہ (اکفار الملحدین ص ۶۵ منقول از
ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

جو شخص کہ ضروریاتِ دین کی مخالفت کرے
اس کے کفر و ارتداد پر اجماع امت ہے۔

٭ ٭ ٭

اعلم ان اصل الکفر ھو التکذیب
المتعمد لشیء من کتب اللہ المعلومۃ
اولاحد من رسلہ علیہم الصلوۃ والسلام
اولشیء مما جاؤا بہ اذا کان ذلک
الامر المکذب بہ معلوما بالضرورۃ
من الدین ولا خلاف ان ھذا القدر
کفر ومن صدر عنہ فھو کافر۔
(اکفار الملحدین ص ۶۵ منقول از ایثار الحق
علامہ محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتبِ الٰہیہ
کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی
کسی چیز کی عمداً تکذیب کی جائے جبکہ وہ
ضروریاتِ دین میں سے ہو اور اس امر پر
سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب
سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

٭ ٭ ٭

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجماعی فیصلوں کے پیشِ نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردد نہیں ہو سکتا۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے

ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمامتر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات بینات کو اپنی باطل تاویلات و تحریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریاتِ باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ لینن اور مارکس کا نظریۂ حیات جو سراسر روحِ اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے، اس نظریے کی دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "قرآنی نظامِ ربوبیت" یہ کتاب اس کی تحریفِ معنوی کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماءِ اسلام نے نہ صرف مصر و شام بلکہ ایران کے علماء نے بھی اس وقت اس کی تردید کی تھی اور اس نشست کا پورا وقت (تین گھنٹے) علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا۔ خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی در حقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا۔ اسی طرح ڈارون کا نظریۂ ارتقاء جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب غریب مضحکہ خیز تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشافات و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکرِ قرآن و منکر اسلام ہے۔ وہ پورے دین اور اسلام کو "عجمی سازش" کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے اندر جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنھوں نے اپنی خدماتِ جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو، اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو، اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تابناک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہدِ حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کو وابستہ کرنا چاہتا ہے اور اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل اور ہر تخریب و افسادِ دین کو عین اسلام کہتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور نا تمام ہے ملتِ اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دیکر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اسی کو نئی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تا کہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

❁

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریاتِ دین نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور اطاعتِ رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے، روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے، اطاعتِ رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصادیق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امتِ محمدیہ میں تواتر و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائی اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن و حدیث اور اجماعِ امت سے براہِ راست واقف نہیں جب بھی دینِ اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقائد کو خوب جانتا، سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دینِ اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جا سکتا۔

لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعتِ محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقدِ نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا۔ اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے

اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور جب یہ مرتد ٹھیرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہ

مفتی و مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیو ٹاؤن کراچی

محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ

شیخ الحدیث، و مدیر مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیو ٹاؤن کراچی

محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ لہ

مؤلف لغات القرآن، و رفیق شعبہ تصنیف

مدرسہ عربیہ اسلامیہ

نیو ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتویٰ دار العلوم دیوبند

الجواب:۔ غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دائروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب وسنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریفِ باطل اور ضروریاتِ دین کے انکار سے کام لیا ہے حتیٰ کہ ذاتِ باری سبحانہٗ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کیا ہے کہ خدا عبارت ہے ان صفاتِ عالیہ سے جنھیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذاتِ واحد متصف بجمیع الکمالات والمحامد سے جو واجب الوجود اور خالقِ کائنات ہے اور اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الآیہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۵ لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر الآیہ وما قدروا اللہ حق قدرہ الآیہ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار الآیہ بدیع السمٰوٰت والارض الآیۃ

جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام و قیمت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہے۔ اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام نے مشخص کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون۔ (قرآن عظیم) والملائکۃ عباد اللہ تعالیٰ عاملون بامرہ لا یوصفون بذکورۃ ولا انوثۃ الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابو البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن لغات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمایندہ تھا بالفاظِ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علیٰ ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفاتِ باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا

ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں: والنصوص من الکتاب والسنۃ تحمل علیٰ ظواھرھا مالم یصرف عنہا دلیل قطعی والعدول عنہا ای عن الظواھر الی معان یدعیھا اھل الباطن وھم الملاحدۃ وقصدھم بذلک نفی الشریعۃ بالکلیۃ الحاد ای میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونہ تکذیبا للنبی علیہ السلام الخ

اور ضروریاتِ دو مسلماتِ دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گذر گئی اور تحریف مراد کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہلِ اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک واختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے۔ فقط

محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳ $\frac{۶}{۸۱}$ء

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست ہے: محمد حسین غفرلہٗ

الجواب صحیح: ان اقتباسات کے مطالعہ کے بعد کونسا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے

واللہ تعالیٰ اعلم — سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق: محمد جلیل غفرلہٗ

الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریاتِ دین کا منکر ہے بلکہ درحقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور باتفاقِ اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریاتِ دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الامس ہے۔ کتب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتب اہل الفن۔ واللہ اعلم

فخر الدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث

مہر
دارالعلوم
دیوبند

عالمِ اسلام کے
جن مشاہیر علمائے کے اس فتوے پر دستخط ہیں
اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

۱ ۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان

۲ ۔ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دار العلوم دیوبند (بھارت)

۳ ۔ حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث، دار العلوم دیوبند

۴ ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری

۵ ۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈیمی اوقاف

۶ ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان

۷ ۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دار العلوم ٹنڈو الہ یار

۸ ۔ حضرت مولانا محمد عبد الحامد صاحب القادری البدایونی

۹ ۔ حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ

۱۰ ۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)

۱۱ ۔ فضیلۃ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان الحنفی قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ

۱۲ - فضیلۃ الشیخ السید علوی عباس المالکی مکہ مکرمہ

۱۳ - فضیلۃ الشیخ السید حسن مشاط المالکی مکہ مکرمہ

۱۴ - فضیلۃ الشیخ السید محمد امین الکتبی مکہ مکرمہ

۱۵ - فضیلۃ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبدالرحمن الصنیع الحنبلی مکہ مکرمہ

۱۶ - فضیلۃ الشیخ محمد نور سیف الحنفی

۱۷ - فضیلۃ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحنبلی، رئیس المحکمۃ الکبریٰ جدہ

۱۸ - فضیلۃ الشیخ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ

۱۹ - فضیلۃ الشیخ السید محمود الطرازی "

۲۰ - فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الختنی "

۲۱ - فضیلۃ الشیخ حامد الفرغانی "

۲۲ - حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

۲۳ - حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو الہ یار سندھ

۲۴ - حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۵ - حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس ملتان

۲۶ - حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)

۲۷ - حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۲۸ - حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ لاہور

۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بہاولپور

۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان

۳۱۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب روپڑی

۳۲۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی

۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد

۳۴۔ حضرت مولانا محمد نقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی

۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری

۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔

۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خانصاحب

۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ

۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ

۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ

۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل۔

۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان

۴۳۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فریدپوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ

۴۴۔ حضرت مولانا اطہر علی صاحب

۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب جبری

۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب چاٹ گام

۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔

۴۸ - حضرت مولانا صدیق احمد صاحب بریشلی
۴۹ - حضرت مولانا ابراہیم صاحب ٹیکنا ھٹ
۵۰ - حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر
۵۱ - حضرت مولانا حفاظت الرحمٰن صاحب، راج گھاٹا۔
۵۲ - حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔
۵۳ - حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔
۵۴ - حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فینی
۵۵ - حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب ڈھاکہ
۵۶ - حضرت مولانا محمد اللہ صاحب ڈھاکہ
۵۷ - حضرت مولانا عمیم الاحسان صاحب، مدرسہ عالیہ، ڈھاکہ
۵۸ - حضرت عبدالخالق صاحب ہیبت نگر
۵۹ - حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتروکونہ
۶۰ - حضرت مولانا عبدالصمد صاحب، باڑیہ
۶۱ - حضرت مولانا محمد عبداللطیف صاحب، بریسال
۶۲ - حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، جسر
۶۳ - حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، جسر
۶۴ - حضرت مولانا عبدالعلی، فریدپور
۶۵ - حضرت مولانا حسین احمد صاحب فریدپور
۶۶ - حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کھلنا۔

۶۷ - حضرت مولانا عبدالقادر صاحب، کھلنا
۶۸ - حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب، کھلنا
۶۹ - حضرت مولانا عبدالحق صاحب، چاندپور
۷۰ - حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قتلاشین
۷۱ - حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ

توقیعات علمائے کراچی

علماء مدرسہ دارالعلوم۔ شرافی، لانڈھی

۱ - الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ و مفتی اعظم)
۲ - رشید احمد عفی عنہ (محدث)
۳ - نور احمد (ناظم مدرسہ)
۴ - رعایت اللہ مدرس
۵ - محمد سلیم اللہ مدرس
۶ - سبحان محمود مدرس
۷ - محمد شمس الحق مدرس
۸ - محمد رفیع مدرس
۹ - محمد تقی عثمانی مدرس

علماءِ مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیوٹاؤن

۱۰ - محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ

۱۱ - ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس

۱۲ - محمد لطف اللہ عفی عنہ مدرس

۱۳ - فضل محمد عفی عنہ مدرس

۱۴ - محمد ادریس عفی عنہ مدرس

۱۵ - محمد عبد الرشید نعمانی غفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن)
ورفیق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

۱۶ - عبد الحق عفی عنہ مدرس

۱۷ - محمد بدیع الزماں مدرس

۱۸ - محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ

۱۹ - عبد الجلیل عفی عنہ مدرس

۲۰ - عبد الرزاق عفی عنہ مدرس

۲۱ - محمد عفی عنہ مدرس

۲۲ - عبد القیوم عفی عنہ مدرس

۲۳ - محمد احمد مختار، مدرس و معاون شعبہ دار التصنیف

۲۴ - اکبر علی اسلام آبادی، دار الافتاء، مدرسہ عربیہ اسلامیہ

۲۵ - عبد الباقی عفی عنہ فریدپوری سابق معاون دار الافتاء

علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

۲۶ - فضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ

۲۷ - ہدایت اللہ افغانی مدرس اول و ناظم تعلیمات

۲۸ - محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس

۲۹ - محمد زکریا مدرس و ناظم دارالاقامہ

علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰ - ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

علماء اہل حدیث

مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱ - میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بحرف متفق ہوں۔ بلاشک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودہری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت کافر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ و مفتی

۳۲ - میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن۔

من فرق بین کتاب اللہ وحدیث رسولہ فھو کافر مضل مبین هدی اما الذی، واللہ اعلم۔ راقم الحروف عبدالجبار، مدرس و خطیب موتی مسجد

۳۳۔ جواب مذکور بلاریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ احقر عزیز الرحمن عفی عنہ مدرس۔

مدرسہ دار السلام

۳۴۔ الجواب بعون الوہاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں، دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یھون امرھا فھو ضال مبتدع ومتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم الخ
حررہ العاجز ابو محمد عبدالستار غفر لہ الغفار، مہتمم وخطیب مسجد محمدی۔

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر اُن کا کفر دُہرا ہو جاتا ہے حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔
عبدالخالق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد صحرا، ماری پور

علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحامد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔ عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس

فتنہ کو خاک میں ملا دیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلا دیا، اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں، مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی خبر دیدی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ اِن سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔ کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامی، عمر النعیمی

۲۳۹۔ احقر نے (علمائے امت کا متفقہ فتوی پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے جو تحریر فرمایا اس سے احقر کو پورا اتفاق ہے، مزید برآں پرویز صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیاتِ بینات میں تلبیس سے بھی کام لیا ہے، توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا۔ مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر ملکہ کافر گر ہیں لقولہ تعالیٰ ما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا، جو چیز ہمارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس پر قائم ودائم ہو جاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ، اس آیت شریفہ میں مولا تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانونِ الٰہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے، دوسری جگہ فرمایا ومن یطع

الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی ہے تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے، اس سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے لقولہ تعالیٰ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم بعض قرآن کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہر حال پرویز محرف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے، مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ دار الافتاء والقضاء

فرید روڈ۔ کراچی

مہر دار الافتاء کراچی

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس، مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو در اصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذباتِ مذہبی میں جسقدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازۂ اتحادِ اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و بینش سے پوشیدہ نہیں، اس کا انسداد فرض اولیں ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون و محفوظ رکھے۔ محمد عبد السلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی

علمائے شیعہ امامیہ

۴۲ - پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقائد رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء (بانی و مستقل صدر کل پاکستان حسینی ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی)

۴۳ - باسمہ سبحانہ وتعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو گمراہ پروپیگنڈہ ہونے کے ساتھ بڑے شدومد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللّٰھم ارزقنا توفیق الطاعۃ وبُعد المعصیۃ۔

ناچیز محمد نقی (مجتہد)

۴۴ - باسمہ سبحانہ۔ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔

احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل ذخیرہ لکھنؤ لکچرر شعبہ دینیات جناح کالج ناظم آباد کراچی و بانی رضویہ کالونی کراچی

محررہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۲ء

۴۵ - غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی

نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶ - باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المجیب، احقر الوری سید شبیر علی بخاری
مدرس جامعہ امامیہ کراچی

بقیہ علماء کراچی

۴۷ - عبدالجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸ - فقیر اسد القادری، کان اللہ لہ، نیو ٹاؤن کراچی

۴۹ - محمد شعیب برمی مسجد کراچی

۵۰ - عبدالقیوم قادری، قادری مسجد - کراچی

۵۱ - عبدالمقتدر عفی عنہ، صدیقی مسجد - بمبئی بازار کراچی

۵۲ - محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳ - محمد سلیم الدین شمسی (فاضل مدرسہ لطفیہ علیگڈھ)

توقیعات علماء سندھ

سجاول ضلع ٹھٹہ

۵۴ - نور محمد غفرلہ ولوالدیہ مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹہ

۵۵ - محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۶ - نور محمد، مہتمم و صدر مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۷ - عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

۵۸ - انی مع الصالحین؛ حاجی عبداللہ ممبر ٹاؤن کمیٹی سجاول

۵۹ - محمود، مدرس و خطیب جامع مسجد سجاول

۶۰ - عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء، سجاول

۶۱ - محمد عمر سجاول

۶۲ - محمد قاسم سجاول

۶۳ - محمد عثمان؛ عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول

۶۴ - حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول

دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۵ - احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ)

۶۶ - الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقۃ الخوارج اولاً مثلہم ولکنہ جاوز الحد وارتکب الالحاد والزندقۃ جہاراً کالفرقۃ الباطنیۃ الملحدۃ فلاشک فی کفرہ وزندقتہ والحادہ فاللہ یھدیہ ویصلح بالہ۔ ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ

شیخ الحدیث بدارالعلوم الاسلامیہ بتنڈو الہ یار سندھ

۶۷ - ما احسن ما اجاب واجاد المجیب صحیح بلا مریۃ وھذا الرجل کافر ملحد بلا مریۃ۔ محمد وجیہ

خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۶۸ - جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث، اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے

لہذا اس شخص کے کافر زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از روئے
دین اسلام نہیں۔ محمد جمشید علی عفی عنہ مدرس دار العلوم ٹنڈو الہ یار سندھ

۶۹ - الجیب مصیب ۔ عبد الرحمن فرید پوری خادم دار العلوم ٹنڈو الہیار

۷۰ - الجواب صواب: وکفر من یعتقد تلک المعتقدات صریح واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل
محمد لطافت الرحمن کان اللہ لہ، مدرس دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

۷۱ - الجواب صحیح، مطلوب الرحمن عفا عنہ الرحمن

۷۲ - الجواب صحیح ۔ استفتا میں مندرجہ عبارات اور عقائد باطل اور شریعت
اسلامی کی صریح تحریف و توہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے
متبعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور
نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے
کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام
کے ساتھ اس قسم کا اشتعال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے
اور اس قسم کے لٹریچر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اسٹاک ضبط
کر کے ضائع کر دیا جائے ۔ وہو الموفق ۔ محمد محبوب الٰہی عفی عنہ
مدرس دار العلوم اسلامیہ، ٹنڈو الہ یار

۷۳ - احقر محمد عبد المالک الکاندھلوی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دار العلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ یار

علماء شکار پور

۷۴ - مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے
مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتب میں جمیع ارکان اسلام وجملہ شعائر دین

کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بنا پر وہ دین جس کے داعی حضرت رسول کریم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس و لینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو وہ جل و فریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں

حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسمٰعیل العودوی الشکارپوری عفی عنہ

۷۵ - محمد فضل اللہ شکارپوری

۷۶ - الٰہی بخش اعوان - شکارپور

۷۷ - فضل احمد سرہندی - شکارپور

۷۸ - لطف اللہ، شکارپور

۷۹ - نثار احمد، شکارپور

مدرسہ عربیہ جامعہ ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجراع شکارپور

ہم سب دستخط کنندگانِ ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰ - عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱ - سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲ - گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

ضلع سکھر

۸۳ - محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

مدرسہ عربیہ دار القرآن میہڑ ضلع دادو سندھ

۸۴ - مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ "پرویز کا خط اور اس کا جواب" میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موول بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موول بھی۔
احقر الانام عبد المبین غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن میہڑ ضلع دادو سندھ

مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ
اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھرپارکر

۸۵ - مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں، اور علماء ہند و پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا بر موقعہ اور بر محل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رُو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر و تقریر کو خدا کے پیمبر کے تابع بنائے اور اس کو مشعل راہ سمجھیں۔

۸۶ - الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ ڈگری

۸۷ - الجواب صحیح عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸ - محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم ہذا

۸۹ - محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا

۹۰ - حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا

توقیعات علماء بہاولپور

۹۱ - محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بہاولپور)

۹۲ - محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور)

۹۳ - غلام مصطفٰی عفی عنہ مبلغ ختم نبوت بہاولپور

۹۴ - عبداللہ درخواستی (امیر جمیعتہ علماء اسلام)

۹۵ - عبیداللہ - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

۹۶ - فاروق احمد - (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

علماء احمد پور شرقیہ

مذکورہ بالا شواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمنواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مزعومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقائد میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر والضلال۔

فقط تاریخ ۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۹ جون ۶۲ء

۹۷ - مفتی واحد بخش عفی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ
۹۸ - نذیر احمد خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ
۹۹ - عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ
۱۰۰ - الٰہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ
۱۰۱ - محمد صادق عفا اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ
۱۰۲ - محمد ابراہیم خطیب جامع اہل حدیث احمد پور شرقیہ
۱۰۳ - محمد موسیٰ خطیب مسجد چبوترہ احمد پور شرقیہ
۱۰۴ - سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب احمد پور شرقیہ
۱۰۵ - سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کٹرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ
۱۰۶ - غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ
۱۰۷ - محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۰۸ - عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۰۹ - محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۰ - عبدالعزیز عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۱ - عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ
۱۱۲ - فتح الرحمٰن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ
۱۱۳ - عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ
۱۱۴ - خدا بخش عفی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ
۱۱۵ - سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ

(نوٹ) فہرست ہذا میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث تینوں مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں)

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیادی متفقہ اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویریں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہذا ہم ان کے غیر مختتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعتِ رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ و شیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقائد اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون کافر کہتے ہیں۔

۱۱۶ - حررہ خادم الشرع عبد القدیر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیہ قاسم العلوم فقیروالی -

۱۱۷ - الجواب صحیح، عبد الواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا -

۱۱۸ - بیشک ہمارے نزدیک پرویز اُس فتوی کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ امثالہم نے دیا ہے۔ فضل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۱۹ - صدق ما کتب عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی -

۱۲۰ - المجیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۱ - الجواب صحیح محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۲ - الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

۱۲۳ - الجواب صحیح، احقر محمد اسلم شاکر

۱۲۴ - الجواب صحیح، احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم -

مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن
ڈونگا بونگا۔ بہاولپور ڈویژن

۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے، میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتوے دینے میں حق بجانب ہیں۔
حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ لہٗ بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ)
صدر عیدگاہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر

توقیعات علماء پنجاب

ملتان

۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان

۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان

۱۲۸۔ خیر محمد مہتمم خیر المدارس ملتان

۱۲۹۔ محمد علی جالندھری ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان ملتان

۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاروقیہ ملتان

۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر

۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوۃ الحق رجسٹرڈ ملتان

۱۳۳۔ عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان

۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم

۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موطل ملتان تحصیل

دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور متبع غیر سبیل المومنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے، یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

۱۳۶ - محمد عبدالخالق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم و سابق استاذ دارالعلوم دیوبند)

۱۳۷ - علی محمد عفی عنہ، مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع ملتان

۱۳۸ - عبدالمجید، مدرس دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا

۱۳۹ - الجواب صحیح، محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا

۱۴۰ - الجواب صحیح ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا

۱۴۱ - الجواب صحیح، محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیروالا

خانیوال

۱۴۲ - دوست محمد غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ ریلوے شیڈ خانیوال۔

منٹگمری

۱۴۳ - فاضل رشیدی جالندھری منٹگمری

۱۴۴ - عبداللہ رائے پوری مدرس مدرسہ رشیدیہ منٹگمری

جھنگ

۱۴۵ - الجواب صحیح - سید صادق حسین غفرلہ مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر - جھنگ

۱۴۶ - محمد عبدالحلیم غفرلہ۔ جامعہ رحیمیہ جھنگ۔ صدر و خطیب جامع مسجد و ممبر جمہوریہ جھنگ۔

چینوٹ

۱۴۷ - منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ چینوٹ

اوکاڑہ

۱۴۸ - دوست محمد مدرس مدرسہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

میانوالی

۱۴۹ - محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی

لاہور

۱۵۰ - ماکتبہ فی الجواب مولانا البنوری ھوالحق والحق اُحق ان یتبع، وما قالہ غلام احمد پرویز کلہ باطل وکفر۔ احمد علی عفی عنہ از لاہور

۱۵۱ - من شک فیہ فقد کفر۔ فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔

علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور

۱۵۲ - الجواب حق وصواب ونعم الجواب، ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہی بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود و نصاری سے تحریف الکلم عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام

محمد ادریس۔ کان اللہ لہ۔ شیخ التفسیر والحدیث جامعہ اشرفیہ

۱۵۳ - والسلام علی من اتبع الھدیٰ ونار اللہ الموقدۃ علی من اتبع الھویٰ

محمد رسول خاں محدث ومفسر جامعہ اشرفیہ

۱۵۴ - المجیب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہ۔ مدرس

۱۵۵ - الجواب صحیح۔ نور محمد غفرلہ۔ مدرس

علماء مدرسہ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

۱۵۶ - حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدنیہ

۱۵۷ - سید میرک شاہ اندرابی، شیخ الحدیث

۱۵۸ - محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ، مدرس

۱۵۹ - للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدر الاسلام عفی عنہ مدرس

۱۶۰ - فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ فللہ درہ، کریم اللہ غفرلہ مدرس

۱۶۱ - المجیب مصیب۔ احقر محمد اجمل عفی عنہ، خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجر سنگھ

۱۶۲ - الجواب صحیح۔ محمد عبدالکریم قاسمی خطیب جامع گلبرگ ونائب ناظم مدرسہ عربیہ حنفیہ بھاولپور ہاؤس۔ لاہور

۱۶۳ - فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد ازبس ضروری ہے، انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔

المجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب نہری مسجد۔ لاہور

علماء حضرات اہل حدیث لاہور

۱۶۴ - مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی، مفتی۔

۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور

۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقائد کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور استہزاء کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں، اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے للہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط

سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث مغربی پاکستان

حضرات علماء شیعہ، لاہور

۱۶۷۔ باسمہ عزشانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلامی کے منافی ہیں ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔

جعفر حسین (مفتی)

۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سنے جس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقائد رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

سید صفدر حسین نجفی مدرس جامع المنتظر۔ لاہور۔

۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے

کہ جس شخص کے عقائد بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں، اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔ فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ، لاہور۔

---

۱۷۰ - محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۷۱ - سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور نسبت روڈ 〃

۱۷۲ - سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی بوہ 〃

۱۷۳ - شفاعت احمد عفا اللہ عنہ، خطیب جامع قاسمی فیض باغ 〃

۱۷۴ - منظور احمد خطیب مزنگ

۱۷۵ - جواب باصواب ہے۔ محمد الیاس غفرلہ، خطیب جامع مسجد تنبولیان لوہاری منڈی۔

۱۷۶ - امین الحق عفی عنہ، خطیب جامع مسجد شیخوپورہ

۱۷۷ - محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور

۱۷۸ - حسن شاہ خطیب جامع مسجد باٹا پور کمپنی لاہور

۱۷۹ - جواب باصواب ہے۔ محمد حسین خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی

۱۸۰ - احقر عبید اللہ انور، مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ۔ لاہور

۱۸۱ - ابوالحسین محمد عبد الحلیم قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۲ - ابوسعید محمد عبد العلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ۔ لاہور

۱۸۳- ابو محمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۴- محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۵- عبدالرؤف کامل پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ لاہور

۱۸۶- عبداللہ الک لاہوری مدرس

۱۸۷- حافظ حسین احمد معین المدرسین

علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہر من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے...... اس طرف کے تمام علما آپ کے ساتھ ہیں سردست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

۱۸۸- مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرتضائی

۱۸۹- مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور

۱۹۰- مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی

۱۹۱- مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور

۱۹۲- مولانا محمد طفیل صاحب

۱۹۳- مولانا علم دین صاحب

۱۹۴- مولانا عبدالرسول صاحب

۱۹۵- مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب

۱۹۶- مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب

۱۹۷- (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

علماء گوجرانوالہ

۱۹۸ - محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۱۹۹ - فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتیانوالہ

۲۰۰ - محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

۲۰۱ - پرویز کے الحاد میں شک کی گنجائش ہی نہیں۔ احقر محمد سراج
فاضل عربی خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ

۲۰۲ - پرویز کا فر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔
امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ

۲۰۳ - احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاضیانوالہ گوجرانوالہ

۲۰۴ - معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکلیہ اتفاق ہے۔
احقر العباد عبد القیوم مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۰۵ - پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبد الواحد خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

۲۰۶ - مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ
جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کی ہیں اور مزید کرنے کا
ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی نہیں ہے غرضیکہ اس کا کافر
مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
احقر ابو الزاہد محمد سرفراز مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵ صفر ۱۳۸۲ھ ۱۸ جولائی ۱۹۶۲ء

۲۰۷ - صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہذا
جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکلیہ اتفاق ہے۔

خلیل الرحمن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ حنفیہ گوجرانوالہ

۲۰۸ - نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۰۹ - محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ

۲۱۰ - الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ مدرس وخادم دارالافتاء، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات

۲۱۱ - ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات

۲۱۲ - عبدالحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات

۲۱۳ - الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزد اڈہ لاریاں گجرات۔

لائل پور

۲۱۴ - عبدالحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ "ای" لائلپور

۲۱۵ - عبدالعلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی "

۲۱۶ - دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی "

۲۱۷ - محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس و مفتی دارالعلوم ربانیہ لائلپور

۲۱۸ - سیاح الدین کاکاخیل عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لائلپور

۲۱۹ - بندہ محمد شفیع صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ملموں کانجن جامع مسجد ضلع لائل پور

مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد لائلپور

۲۲۰ - گذارش ہے کہ پرویزی کفریات کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین

بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں
ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز، مہتمم مدرسہ ہذا

۲۲۱ - محمد انور کلیم صدر مدرس

۲۲۲ - عبدالغنی عفی عنہ

۲۲۳ - حافظ تاج محمد

۲۲۴ - نیاز مند بندہ عبدالستار نیازی

۲۲۵ - حافظ عبدالرحمن بقلم خود

۲۲۶ - میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں -
شبیر احمد، دارالعلوم فتحدین عبداللہ پور لائل پور

---

۲۲۷ - منکر حدیث خواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پردیسی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث

۲۲۸ - جو فتویٰ علمائے کرام نے چودہری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔
احقر العباد اللہ دتہ عفی عنہ چک ۲۲۲ ضلع لائلپور

۲۲۹ - عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائلپور

۲۳۰ - میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں احقر غلام حسین از چک ۲۲۲ ضلع لائلپور

سرگودھا

۲۳۱ - جلیل الرحمٰن، مدینۃ العلوم سرگودھا

۲۳۲ - الجواب صحیح، محمد عبدالکریم عفی عنہ مظاہری خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر
ضلع سرگودھا مدرسہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

۲۳۳ - مسٹر غلام احمد پرویز پر فتوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع
ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ اس کی صحت
کے ساتھ متفق ہیں اور ضروریاتِ دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔
العبد الضعیف قطب الدین مدرس دارالہدیٰ

۲۳۴ - احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس

۲۳۵ - الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس

۲۳۶ - مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریاتِ دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ
نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گذرے ہیں۔
محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودھا۔

مدرسہ شبّیریہ میانی ضلع سرگودھا

۲۳۷ - مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گذرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد
قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث
کا نام لیتا ہے ورنہ درپردہ اس نے ضروریاتِ دین کا انکار کرکے صحابہ کرام
کے زمانہ سے لیکر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کرکے ایک
نیا دین بنا رکھا ہے . . . . یہ متفقہ طور پر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
اور مرتد ہے۔ احقر الناس محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا۔

۲۳۸- الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیریہ میانی

۲۳۹- الجواب بالصواب، غلام حیدر

مدرسہ اشرف المدارس، لائلپور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے

۲۴۰- الجواب صحیح وحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

کتبہ ننگ اسلاف عبدالعلیم جالندھری

۲۴۱- محمد یحییٰ فاضل دیوبند، مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲- غلام محمد بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۳- مہابت خاں بقلم خود مدرس " " "

۲۴۴- عطاء الرحمٰن بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵- غلام حسین بقلم خود " " " "

ضلع مظفر گڈھ

۲۴۶- ہم نے علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چودہری غلام احمد پرویز دیکھا۔ اس فتوی سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔

عبدالحق بقلم خود از ڈیرہ والہ شمالی ضلع مظفر گڈھ

۲۴۷- محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عیدگاہ، مظفر گڈھ

۲۴۸- نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ " " "

۲۴۹- محمد صدیق مدرس مدرسہ عربی امداد العلوم محمود کوٹ شہر

۲۵۰- غلام لیٰسین، دارالاہتمام مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خانپور بگا شہر

۲۵۱- محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربی تعلیم القرآن خان گڈھ

۲۵۲- نعم ما قال "سعید احمد غفرلہ" فاضل دار العلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ جتوئی۔

۲۵۳- محمد اکرم خطیب و متولی جامع "دین پناہ" ضلع مظفر گڈھ

۲۵۴- احقر بشیر احمد بقلم خود

۲۵۵- صدر الدین خادم دینی درسگاہ خان گڈھ

۲۵۶- ابو الحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو

۲۵۷- احقر عبد الرحمٰن خطیب کوٹلہ رحم شاہ صاحب

۲۵۸- غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے۔ سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ

۲۵۹- عبد الرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور

۲۶۰- محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۱- محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عیدگاہ۔ مظفر گڑھ

جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علمائے اسلام نے کفر کا فتوی صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتوی کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲- قاضی عبد اللطیف غفرلہ خطیب و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

۲۶۳- محمد شریف عامر بقلم خود مدرس " " " " "

۲۶۴- قاضی نصیر احمد بقلم خود مدرس " " " " "

علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو
کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام

۲۶۶ - احقر منظور حسین غفرلہٗ مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم
۲۶۷ - الجواب صحیح ، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

سیال کوٹ

۲۶۸ - الجواب حق لا ریب فیہ - بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ
تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

کیمبلپور

۲۶۹ - فضل الرحمٰن کان اللہ لہ ساکن بہبودی
۲۷۰ - مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی
۲۷۱ - الجواب صحیح وصواب ، بندہ عبد الرحمٰن غفرلہ سابق صدر مدرس
مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور - یوپی۔
۲۷۲ - نور محمد مہتمم وصدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہو والی براستہ چھب ضلع کیمبلپور
۲۷۳ - صوفی عبد اللطیف " " " " " " " "

راولپنڈی

دار العلوم تعلیم القرآن ، راجہ بازار

۲۷۴ - جو اقتباسات صورتِ سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر
کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۵- غلام اللہ خاں مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن ۔ راجہ بازار

۲۷۶- محمد انور غفرلہ مدرس " "

۲۷۷- احقر اللہ بخش قریشی " " "

۲۷۸- الجواب صحیح وماذا بعد الحق الا الضلال۔

احقر محمد یسین خاں مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راجہ بازار

۲۷۹- عبدالشکور غفرلہ مدرس " "

۲۸۰- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں اس کا ہمنوا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن۔ دارالعلوم تعلیم القرآن۔ راولپنڈی

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشائی محلہ

۲۸۱- عبدالحنان مہتمم مدرسہ

۲۸۲- الجواب صحیح ۔احقر محمد امین کان اللہ لہ۔ خطیب و مدرس

۲۸۳- الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی مدرس مدرسہ

۲۸۴- سعید الرحمن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ۔ راولپنڈی صدر

۲۸۵- احقر عبدالہادی مدرس تعلیم القرآن۔

۲۸۶ - فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی - راولپنڈی

۲۸۷ - الجواب حق وماذا بعد الحق الا الضلال - عبدالستار خطیب جامع مسجد چوک سنیا بازار

۲۸۸ - محمد عبدالمالک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ - محلہ کرتار پورہ

۲۸۹ - عبدالحکیم خطیب و مہتمم " " "

۲۹۰ - سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر و الحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتیاب -

۲۹۱ - محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلہ امام باڑہ

۲۹۱ - ماقال المجیب فہو صحیح - عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی

علماء بریلوی

۲۹۲ - فاضل مجیب نے جو تنقیحات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جا سکتا۔ امیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ خطیب مسجد سبزی منڈی -

۲۹۳ - اسلام میں کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے - انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی مفقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظِ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم و وجود برابر

ہو کر رہ جائے گا، لہذا حدیث کا ماننا ضروری ہے انکار کفر ہے۔

محمد اسرار الحق، مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ۔ مری روڈ۔ راولپنڈی

علماء اہلِ حدیث راولپنڈی

۲۹۴ - ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصولِ دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکرِ رسالت ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویلیں نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام ہے اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

حافظ محمد اسمٰعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث راولپنڈی شہر

ہزارہ

۲۹۵ - امیر سرحدی۔ عقیل مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

۲۹۶ - الجواب صحیح والمخالف فضیح، خویدم الاساتذہ خلیل الرحمٰن عفا اللہ عنہ (مہتمم و مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

۲۹۷ - محمد ہمایوں مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس۔ سکندر پور۔ ہری پور

۲۹۸ - عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک "

۲۹۹ - الجواب صحیح و المجیب مصیب۔ محمد عبد اللہ خطیب جامع مسجد اہلحدیث محلہ تیلیاں۔ ہری پور۔

۳۰۰ - رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی۔ ہزارہ

ایبٹ آباد - ہزارہ

۳۰۱ - میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔
محمد اسحٰق مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

۳۰۲ - زاہد الحسینی لیکچر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج۔ ایبٹ آباد

۳۰۳ - شفیق الرحمٰن خطیب جامع مسجد کیال ایبٹ آباد

۳۰۴ - قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔

۳۰۵ - حافظ فضل الرحمٰن خطیب جامع مسجد دور لنگرہ حویلیاں۔

توقیعات علماء سرحد

دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک

۳۰۶ - عبد الحق مہتمم دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

۳۰۷ - عبد الحلیم عفی عنہ مدرس "

۳۰۸ - عبد الغنی عفی عنہ " "

۳۰۹ - محمد علی عفی عنہ " "

۳۱۰ - محمد شفیع اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

۳۱۱ - شیر علی شاہ عفی عنہ " " "

۳۱۲ - قاری انوار الدین غفرلہ " " "

۳۱۳ - سمیع اللہ غفرلہ " " "

جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۴ - محمد یوسف کان اللہ لہ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

۳۱۵ - المجیب مصیب، محمد فہیم مدرس " "

۳۱۶ - محمد فرید غفرلہ مدرس " "

۳۱۷ - جواب بالکل صحیح ہے۔ عبد القیوم عفی عنہ مدرس " "

۳۱۸ - عبد الاحد مدرس " "

۳۱۹ - فضل محمود مدرس " "

۳۲۰ - مجیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔
قاضی حبیب الرحمٰن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک

پشاور

۳۲۱ - محمد ایوب غفرلہ مہتمم دار العلوم سرحد پشاور شہر

۳۲۲ - عبد القیوم پوپلزی مفتی پشاور شہر

۳۲۳ - حمید اللہ جان کتوزی ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور

۳۲۴ - عزیز الرحمٰن کان اللہ لہ (فاضل دیوبند) امیر نظام العلما ضلع پشاور و مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵- شمس الحق مقام ریگی، تحصیل وضلع پشاور

۳۲۶- محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر

۳۲۷- عبدالسلام۔ ضلع پشاور

۳۲۸- عبدالرشید غفرلہ ریگی ضلع پشاور

زیارت کاکا صاحب

۳۲۹- پرویز میں اور گذشتہ زنادقہ میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ اپنے الحاد و زندقہ کو رائج کرنے میں الفاظ کا آڑ لیتے تھے مثلاً انھوں نے صوم کو کتمان کے معنی میں لیا، صلوۃ وزکوۃ کے معنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے۔ طہارت سے مراد طہارتِ قلب لی وغیر ذلک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلبیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریفِ قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، جبل (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعوی کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم وصلوۃ کا انکار حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا و رسول سے انکار الغرض جملہ

ضروریاتِ دین وشعائرِ اسلام کا وہ بھی انکار نہ کرسکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگانِ ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لکھوکا مخلوق کی دل آزاری کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچا دے وما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبد الحق (نافع) زیارت کاکا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبد الرب، زیارت کاکا صاحب

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کاکاخیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوار الحق زیارت کاکا صاحب

۳۳۳۔ الجواب سدید، عبد الشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کاکا صاحب

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ "

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) "

۳۳۶۔ حافظ ارشاد الدین "

۳۳۷۔ خلیل گل کاکاخیل (فاضل خیر المدارس) "

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب دربند "

نوشہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں

۳۴۰۔ الجواب صواب، قاضی عبد السلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ

کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین سابق مہتمم دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

۳۴۲ - جیب گل صدر مجلس شوریٰ دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

۳۴۳ - فدوی محمد امین گل شیخ الحدیث " "

۳۴۴ - محمود شاہ نائب صدر مدرس " "

۳۴۵ - بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ " "

۳۴۶ - عبد الباری ساکن گنوزی "

۳۴۷ - محمد یوسف بہادر خیل

مردان

۳۴۸ - سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء، سرحد طورد ضلع مردان

۳۴۹ - لطف الرحمٰن (فاضل دیوبند) " "

۳۵۰ - عبد الرحمٰن " "

۳۵۱ - عنایت اللہ " "

۳۵۲ - پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان وناظم نظام العلماء سرحد

۳۵۳ - محمد عبد الحنان عفی عنہ جہانگیرہ ضلع مردان

۳۵۴ - سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان

۳۵۵ - صاحب حق عبد الخالق قاضی گڑھی کپورہ ضلع مردان

۳۵۶ - صاحب حق سیف الرحمٰن شہباز گڑھ ضلع مردان

۳۵۷ - لطف الرحمٰن " "

۳۵۸ - الجواب صحیح، عبد الباری بقلم خود مدرس دار العلوم تعلیم القرآن شاہ منصور

۳۵۹ - عبد الہادی شاہ منصور ضلع مردان

۳۶۰ - اصاب من اجاب ملا کو کا بقلم خود   شاہ منصور ضلع مردان

۳۶۱ - اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دار العلوم شمس العلوم   "

۳۶۲ - عبد الرزاق مہتمم

۳۶۳ - حافظ محمد ایوب   ہوتی یار

۳۶۴ - عبد القدوس عفرلہ   بالاگڑھی

۳۶۵ - فدوی عبد اللہ جان   جلالیہ

۳۶۶ - محمد عبد القیوم

۳۶۷ - الجواب صحیح وکفر پرویز صریح بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ ناظم اعلیٰ

مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان۔

۳۶۸ - قاضی نور الرحمن طوردی عفی عنہ خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان

مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۳۶۹ - بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔

محمد عنایت الرحمن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیر گڑھ ضلع مردان

۳۷۰ - بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دار العلوم

۳۷۱ - محمد عمر خاں   مدرس

۳۷۲ - حبیب اللہ

۳۷۳ - محمد اکبر خاں

۳۷۴ - سلطان محمد

ڈیرہ غازی خاں

۳۷۵ - محمد عبدالحق غفرلہ امیر نظام العلماء، ڈیرہ غازی خاں و خطیب جامع مسجد

۳۷۶ - فیض اللہ خاں ٹانک

۳۷۷ - علاء الدین غفرلہ مہتمم دارالعلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی ڈیرہ غازی خاں

۳۷۸ - خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام و اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر و مرتد ہے ۔ عبید اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و صدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خاں ۔

۳۷۹ - الجواب صواب بلا ارتیاب ۔ قادر بخش مدرس دارالعلوم عبیدیہ ڈیرہ غازیخاں

۳۸۰ - المجیب مصیب شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازیخاں

ڈیرہ اسماعیل خاں

۳۸۱ - عبدالکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیل خاں

لکی مروت ۔ ضلع بنوں

۳۸۲ - فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں

۳۸۳ - طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گذریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو تائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے ۔

حررہ العبد الضعیف خان گل ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف
لکی مروت ضلع بنوں۔

۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں بقلم خود

۳۸۵۔ ایں جواب باصواب است، بندہ جمعہ خاں بقلم خود نائب صدر مدرسہ مذکورہ

۳۸۶۔ بے شک و یقیناً ایں جواب درحق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔
بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف۔

۳۸۷۔ سکندر خاں تحصیل لکی ضلع بنوں۔

چارسدہ

۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشت نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استفتاء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔
حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی مجددی پڑانگ تحصیل چارسدہ

۳۸۹۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فقد طالعت جل تالیفات المومی الیہ وجدتہ مجنوناً افظع الجنون قبل ان یکون مارقاً من الدین لانہ حرف نصوص الشرعیۃ القطعیۃ وجحد واول ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قیل۔
وابان عن کفر ینوع بعصبۃ وسوء بالاغلال والاصفار
وانا عبد العاصی عبد الرؤف الترناوی شیخ الحدیث دار العلوم چارسدہ

۳۹۰ - عبدالغفور عفی عنہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ چارسدہ

۳۹۱ - بندہ عنایت اللہ مدرس 〃

۳۹۲ - محمد حسین عفی عنہ مدرس 〃

۳۹۳ - عبدالرحمن عفی عنہ 〃 〃

۳۹۴ - میاں محمد شفیع غفرلہ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ

۳۹۵ - البرویز المعہود رجل ضلّ اللہ علی علم، فمن یھدیہ بعد اللہ
کتبہ الاحقر ابوالحسن مدرس دار العلوم اسلامیہ۔ چارسدہ

۳۹۶ - بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ 〃 〃 〃

۳۹۷ - جنّت گل عفی عنہ 〃 〃 〃

۳۹۸ - قمر زماں عفی عنہ 〃 〃 〃

۳۹۹ - احمد علی ساکن اتمان زئی 〃 〃 〃

۴۰۰ - فضل عظیم عفی عنہ 〃 〃 〃

۴۰۱ - محمد کریم غفرلہ 〃 〃 〃

۴۰۲ - فضل دین بقلم خود مدرس دار العلوم رحمانیہ پرانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۳ - جنت میر خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ

۴۰۴ - محمد اللہ عفی عنہ بقلم خود چارسدہ

۴۰۵ - محمد حسن جان۔ پرانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۶ - الاحوج الی فیض ربہ الجلیل محمد عبدالجلیل چارسدہ

۴۰۷ - فضل احکم ـ چھوٹا بازار جامع مسجد پرانگ تحصیل چارسدہ

۴۰۸ - حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پرانگ چارسدہ

۴۰۹ - المجیب مصیب وہو الحق الصریح مولوی فضل صمدانی چارسدہ

۴۱۰ - فضل واحد مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی چارسدہ

۴۱۱ - الجواب المذکور الذی فی حق غلام احمد پرویز بانہ زندیق وملحد صحیح لاریب فیہ وھو الذی اتخذ الٰھہ ھواہ واخلد الی الارض فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث - فاللہ جل ذکرہ ھدانی وھدٰہ اللہ وسائر المسلمین -

محمد منیر عفی عنہ	مدرس دارالعلوم عربیہ	رجڑ	چارسدہ
۴۱۲ - غلام سرور	"	ترنگزئی	"
۴۱۳ - شاہزادہ صاحب صدر مدرس	"	"	"
۴۱۴ - محمد حسن	مدرس	"	"
۴۱۵ - عبدالحمید		عمرزئی	"
۴۱۶ - فضل قدوس	صدر مدرس	تنگی	"

۴۱۷ - الجواب حق والحق ان یتبع - بندہ قاضی ابوالسعید الحاج رجڑ "

۴۱۸ - سعید الحق غفرلہ مدرس رجڑ "

۴۱۹ - بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ مقام پڑمباڑ تحصیل چارسدہ

۴۲۰ - عبدالغفار فاضل حقانیہ " "

۴۲۱ - سید رحمت گل عفی عنہ " "

۴۲۲ - عبدالرزاق   مقام پڑباؤ۔ تحصیل چارسدہ
۴۲۳ - عبدالوارث   ″   ″
۴۲۴ - عبدالرب   ″   ″
۴۲۵ - بندہ غلام نبی   ″   ″
۴۲۶ - صبیح الدین مہتمم دارالعلوم عربیہ   رجڑ   ″
۴۲۷ - گل فقیر مدرس   ″   ″   ″
۴۲۸ - غلام سرور مدرس   ″   ″   ″
۴۲۹ - عبدالحق (فاضل دیوبند)   ترنگ زئی   ″
۴۳۰ - اسرارالدین   ″   ″   ″
۴۳۱ - سمیع الحق   ″   ″
۴۳۲ - شیر علی عفی عنہ   عمرزئی   ″
۴۳۳ - روح الامین غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی   ″
۴۳۴ - صاحبزادہ محمد رفیق   عمرزئی   ″
۴۳۵ - عنایت اللہ خان   ″   ″
۴۳۶ - احمد جان   ″   ″
۴۳۷ - عبدالخالق   ″   ″
۴۳۸ - فضل   مدرس تعلیم القرآن   ″   ″
۴۳۹ - میراگل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم مجاہد آباد   ″
۴۴۰ - عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ عمرزئی   ″

۴۴۱ - عبدالصمد خطیب جامع مسجد چند		تحصیل چارسدہ
۴۴۲ - صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند)	عمرزئی	″
۴۴۳ - عبدالرحیم مدرس دارالعلوم	″	″
۴۴۴ - مرزا علی ″ ″	″	″
۴۴۵ - فضل منان	″	″
۴۴۶ - حبیب الرحمن (فاضل دیوبند)	″	″
۴۴۷ - عبدالقدوس فاضل اسلامیہ چارسدہ موضع لیٹرپاؤ		″
۴۴۸ - بندہ کابل استاد	سیبرپاؤ	″
۴۴۹ - بندہ نورالحسین ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی		″
۴۵۰ - مسکین عبدالرؤف مدرس ″	″	″
۴۵۱ - نورالحق خطیب جامع مسجد کاکاخیلاں	″	″
۴۵۲ - محفوظ اللہ تنگی نصرت زئی		″
۴۵۳ - عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب	تنگی	″
۴۵۴ - محمد حبیب اللہ عفی عنہ جامعہ اسلامیہ	″	″
۴۵۵ - بندہ زبیر گل مدرسہ دارالعلوم	″	″
۴۵۶ - محمد امین ناظم جامعہ اسلامیہ	″	″
۴۵۷ - رحمت اللہ جان مدرس ″	″	″
۴۵۸ - محمد اکبر خطیب مسجد خان صاحب	″	″
۴۵۹ - عبدالقدوس خطیب مسجد خان بہادر	″	″

۴۶۰ - غلام محمد خطیب زادگان — تنگی — چارسدہ

۴۶۱ - فضل مولی خطیب مسجد فاتح خیل — " — "

۴۶۲ - فضل جلیل خطیب خواجہ خیل — " — "

۴۶۳ - محمد زکریا ساکن نواکلی — "

۴۶۴ - عبدالجلیل خطیب مسجد خواجہ خیل — تنگی — "

۴۶۵ - خلیل الرحمن ناظم جمعیۃ العلماء — " — "

۴۶۶ - محمد سعید فاضل دارالعلوم — "

دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

۴۶۷ - محمد اسرائیل مہتمم — دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی۔ چارسدہ

۴۶۸ - روح اللہ عفی عنہ ناظم اعلیٰ — " " "

۴۶۹ - عبدالجلیل صدر مدرس — " " " "

۴۷۰ - خلیل الرحمن مدرس — " " " " "

۴۷۱ - عبدالمنان عفا اللہ عنہ — " " " " " "

۴۷۲ - عبدالسلام — " " " " " "

۴۷۳ - عبدالباری — " " " " " "

۴۷۴ - حبیب الرحمن — " " " " " "

۴۷۵ - عبدالحنان — " " " " " "

۴۷۶ - محمد فاضل — " " " " " "

۴۷۷ - سمیع الحق — " " " " " "

توقیعاتِ علماءِ بلوچستان

کوئٹہ

۴۷۸ - مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقائد باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک وشبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریاتِ دین اور احادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتوی سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔

عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ

۴۷۹ - محمد جان غفرلہ صدر مدرس 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۰ - محمد ابوبکر غفرلہ مدرس 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۱ - محمد عبدالحی 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۲ - محمد اشرف 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۳ - عبدالقادر 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۴ - احقر عبدالرحمٰن الکاشمیری مدرس 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۵ - مفتی محمد امین اچکزی مدرس 〃 〃 〃 〃 〃 〃

۴۸۶ - مفتی محمود حسن غفرلہ مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ نزد عیدگاہ ریلوے کالونی 〃

۴۸۷ - بندہ عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ

۴۸۸ - نور النبی خطیب جامع مسجد مارکیٹ کوئٹہ

۴۸۹ - غلام النبی صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن توغی روڈ۔ کوئٹہ

---

۴۹۰ - کتابچہ متفقہ فتوی جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں' ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا، غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔

عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالاں کوئٹہ

۴۹۱ - بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ خطیب سنہری مسجد "

۴۹۲ - حبیب الرحمن غفرلہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام "

۴۹۳ - محمد عبداللہ اجمیری کان اللہ لہ (استاذ الاساتذہ و شیخ المعقول والریاضی) صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالاڑہ کوئٹہ

۴۹۴ - بندہ نور محمد مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالاڑہ وپیش امام مسجد کباری مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ۔

۴۹۵ - عبدالعزیز مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ

۴۹۶ - دوست محمد صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد کوئٹہ

۴۹۷ - محمد عارف چشموی عفی عنہ مدرس " "

۴۹۸ - جلال الدین غوری " " "

۴۹۹ - اختر محمد عفی عنہ " " "

"مستونگ" (قلات ڈویژن)

۵۰۰ - غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آگئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشد

احقر العباد عبد الغفور عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ

۵۰۱ - خیر محمد عفی عنہ

۵۰۲ - عبد الخالق عفی عنہ

۵۰۳ - گل محمد غفرلہ، مدرسہ حفظ القرآن مستونگ

۵۰۴ - احقر العباد امام الدین، ساکن مستونگ

۵۰۵ - [illegible] محمد سرباز مری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)

۵۰۶ - احقر نور حبیب امام مسجد بازار قلات،

۵۰۷ - صالح محمد مدرسہ جالیہ، نوشکی

۵۰۸ - محمد صدیق از مدرسہ مفتاح العلوم

۵۰۹ - احقر محمد یعقوب غفرلہ، مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ گرگینہ تحصیل مستونگ

۵۱۰ - عبد الحلیم عفی عنہ

۵۱۱ - عبد الرؤف (از علمائے سوات)

توقیعات علماء مکران

۵۱۲ - رحمت اللہ کان اللہ لہ مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور ضلع مکران

۵۱۳ - محمد عثمان صدر مدرس " " " " "

۵۱۴ - عبدالجلیل کان اللہ لہ مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سورو پنجگور مکران ۔

۵۱۵ - غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔

احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)

۵۱۶ - غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں ۔ برکت اللہ

۵۱۷ - عبدالرحمٰن قاضی پنجگور

۵۱۸ - اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے ۔

احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ منبع العلوم پنجگور

۵۱۹ - غلام احمد پرویز کافر ہے ۔ احمد اللہ غفرلہ

۵۲۰ - عبدالحمید پنجگور ضلع مکران

۵۲۱ - خادم الاسلام عبدالواحد ۔

توقیعات علماء آزاد کشمیر

۵۲۲ - محمد امیر الزماں، ناظم جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر

۵۲۳ - مسٹر غلام احمد پرویز بلا شک مرتد ہے ۔

عبدالقادر عفی عنہ مفتی دارالعلوم بلتستان موضع غواڑی ڈاکخانہ کریس براستہ سکردو آزاد کشمیر

۵۲۴ - محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ مہتمم " " " " " " "

۵۲۵ - عبدالرحیم مدرس " " " " " "

۵۲۶ - محمد یونس " " " " " " "

۵۲۷ - مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں ۔

محمد یونس اثری مہتمم دارالعلوم محمدیہ جامع اہلحدیث مظفر آباد (آزاد کشمیر)

توقیعات علماء مشرقی پاکستان

چاٹ گام

۵۲۸ - غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے
وہ بلاشک کافر و زندیق ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب
خیالات یقیناً کفر ہیں، ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔
بندہ فیض اللہ عفا اللہ عنہ - ہاٹھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان

۵۲۹ - احقر الوری محمد ابو جعفر مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل - چاٹ گام

۵۳۰ - الجواب صحیح نعم ما قال المفتی الاعظم ہاٹھ ہزاری - حررہ عبد الوہاب غفرلہ
مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاٹھ ہزاری

۵۳۱ - عزیز اللہ عفی عنہ - مدرس مدرسہ حامی السنہ - ہاٹھ ہزاری

۵۳۲ - احمد شفیع غفرلہ السمیع خادم مدرسہ معین الاسلام

۵۳۳ - بندہ نادر الزماں - مدرس مدرسہ دار العلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی
عربیہ عالیہ

۵۳۴ - اصاب با اجاب - عبد القیوم غفرلہ - شیخ الحدیث مدرسہ دار العلوم ہاٹھ ہزاری

۵۳۵ - اصاب ما اجاب - محمد سلیمان غفرلہ - خادم

۵۳۶ - احمد عتیق عفا اللہ عنہ

۵۳۷ - تاوقتیکہ وہ تائب نہ ہو گا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا

احقر الوری احمد الحق عفا اللہ عنہ ۔ نائب مفتی ۔ مدرسہ ہاٹھ ہزاری

۵۳۸ ۔ احقر محمد علی مدرس " "

۵۳۹ ۔ لاشک فیما قالہ العلماء المحققون فی حق ذلک الملحد ۔ فقط والسلام

نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاٹھ ہزاری

۵۴۰ ۔ محمد غلام الرحمٰن مہتمم مدرسہ منیر الاسلام ۔ ابورھاٹ

۵۴۱ ۔ محمد اسماعیل " ناصر الاسلام فتحپور

۵۴۲ ۔ فیض احمد صدر مدرس " "

۵۴۳ ۔ عبدالرحیم غفرلہ مدرس و ناظم تعلیمات "

---

۵۴۴ ۔ محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ سرکاری ۔ چاٹ گام شہر

۵۴۵ ۔ محمد اسماعیل محدث " "

۵۴۶ ۔ محمد شفیق احمد پرنسپل مدرسہ عالیہ دار العلوم "

۵۴۷ ۔ احقر محمد اسماعیل مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم چاٹ گام ٹاؤن

۵۴۸ ۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام محدث "

۵۴۹ ۔ القول حق ما قال العلماء ۔ بندہ محمد یونس مدرس "

۵۵۰ ۔ لاریب فی کفرہ ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ لہٗ ۔ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم

۵۵۱ ۔ لاشک فی کفر غلام احمد پرویز ۔ احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس

۵۵۲ ۔ المجیب مصیب ۔ احقر عبدالرحمٰن عفی عنہ

۵۵۳ ۔ الجواب صحیح ۔ صدیق احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم برتیلی ۔ ضلع چاٹ گام

۵۵۴ - لاریب فی صحۃ ہذا الجواب محمد ابراہیم خادم مدرسہ اسلامیہ ٹیکناف ضلع چاٹگام

مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۵ - خادم العلم والعلماء علی احمد الخلیلی الاسلام آبادی غفرلہ استاذ المدرسہ

۵۵۶ - ایسے عقائد کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

محمد اسحاق غفرلہ - شیخ الحدیث والادب۔

۵۵۷ - احقر محمد یونس کان اللہ لہ - مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۸ - لاشک فی کفرہ - العبد محمد دانش خادم " "

۵۵۹ - بندہ امیر حسین شیخ الحدیث " "

۵۶۰ - غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب - متعنا اللہ بطول بقائہ نے فرمائی ہے، اللہ اس کو دوبارہ دولت ایمان نصیب فرمائے۔

بندہ محمد ابراہیم غفرلہ - خادم دارالافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

---

۵۶۱ - احقر سلطان احمد غفرلہ - مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور

۵۶۲ - احقر بذل سبحان خادم " " "

۵۶۳ - احقر سلطان احمد غفرلہ - مدرس مدرسہ حسینیہ - راجگھاٹا - ساتکانیہ

۵۶۴ - احقر احمد حسن مہتمم مدرسہ جیری چاٹ گام

۵۶۵ - احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہ مدرسہ انوار العلوم "

۵۶۶ - احقر محمد عبد المنان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دار العلوم "

۵۶۷ - احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینۃ العلوم باتھوہ

۵۶۸ - احقر العباد شفیق الرحمٰن مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ

۵۶۹ - لاشک فی کفرہ - محمود احمد ظفر - چاٹگام

۵۷۰ - محمد ہارون غفرلہ مہتمم مدرسہ عزیز العلوم بابونگر چاٹ گام

۵۷۱ - محمد حفاظت الرحمٰن غفرلہ مہتمم مدرسہ حسینیہ - راجگھاٹا - "

۵۷۲ - فضل احمد غفرلہ - خادم مدرسہ رشید آباد، بشارت نگر

۵۷۳ - احقر عبد القدوس مدرس مدرسہ معاون الاسلام - شرف بھاٹا -

۵۷۴ - احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ - مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا

۵۷۵ - بندہ محمد حسن غفرلہ - مہتمم مدرسہ عالیہ ساتکانیہ

۵۷۶ - رشید احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ اسلامیہ کنگرام

۵۷۷ - احمد الرحمٰن غفرلہ خادم مدرسہ عین الاسلام - فتح نگر

سلہٹ

۵۷۸ - عبد الکریم	اسلام آبادی	سلہٹ
۵۷۹ - ریاست علی مہتمم مدرسہ	راناپنگ	"
۵۸۰ - عبد الرحیم	"	"
۵۸۱ - عبد الغفار	"	"
۵۸۲ - عبد الرحیم جیرپار		"
۵۸۳ - مشاہد علی محدث (شیخ الحدیث گنائی گھاٹ)		"
۵۸۴ - نصیب احمد صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی		"

۵۸۵۔ احمد حسینی مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری۔ سلہٹ

۵۸۶۔ عبداللطیف " "

۵۸۷۔ عبدالخالق " "

۵۸۸۔ عبدالرحیم مدرسہ امداد العلوم "

۵۸۹۔ محمد یعقوب مدرسہ جامع العلوم گاسباڑی

۵۹۰۔ ادریس احمد " "

۵۹۱۔ شفیق الحق " "

۵۹۲۔ عبدالغنی مفتی " "

۵۹۳۔ عبدالحکیم فولیاڑی مدرسہ

۵۹۴۔ عبدالرحیم "

۵۹۵۔ جمشید علی

۵۹۶۔ امجد علی مہتمم مدرسہ راجہ گنج

۵۹۷۔ رحمت اللہ استاذ الحدیث مدرسہ راناپنگ

۵۹۸۔ منور علی "

۵۹۹۔ جمشید علی "

۶۰۰۔ سکندر علی "

۶۰۱۔ محمد طاہر مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ

۶۰۲۔ عبدالرشید

۶۰۳۔ محمود الرحمن زکی گنج

۶۰۴ - عبیدالحق	زکی گنج	سلہٹ
۶۰۵ - رضوان علی	مدرسہ باگھا	"
۶۰۶ - اکبر علی	"	"
۶۰۷ - ابراہیم	"	"
۶۰۸ - عبدالواحد	"	"
۶۰۹ - عبدالمصور	"	"
۶۱۰ - محمد الیاس	"	"
۶۱۱ - مسعود	"	"
۶۱۲ - عبدالعزیز	"	"
۶۱۳ - عبداللطیف	"	"
۶۱۴ - شمس الدین	پھولباڑی	"
۶۱۵ - لطف الرحمن	مدرسہ "	"
۶۱۶ - عبدالرحمن	" "	"
۶۱۷ - اشرف علی	دھومندل	"
۶۱۸ - مسیح الرحمن		"
۶۱۹ - مظفر حسین	بنیاچنگ	"
۶۲۰ - محمد اسماعیل		"
۶۲۱ - برہان الدین	بنیاچنگ	"
۶۲۲ - عبدالقدوس	"	"

۶۲۳- عبدالشہید	مدرسہ امام باڑی	سلہٹ
۶۲۴- نورالحق	مدرسہ میرپور	〃
۶۲۵- شریف الدین	مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج	〃
۶۲۶- خلیل الرحمٰن	〃	〃
۶۲۷- مصباح الزماں	〃	〃
۶۲۸- عبدالرحمان		〃
۶۲۹- مقدس علی		〃
۶۳۰- عبدالمومن		〃
۶۳۱- مطیع الاسلام		〃
۶۳۲- فیض الحسین لکھائی		〃
۶۳۳- عبدالرؤف		〃
۶۳۴- جمیل احمد		〃
۶۳۵- آفتاب الزماں		〃
۶۳۶- مطہر علی		〃
۶۳۷- عبدالحمید		〃
۶۳۸- ارشادالرحمٰن		〃
۶۳۹- احمد علی		〃
۶۴۰- حسین احمد	بارہ کوٹی	〃
۶۴۱- منظور احمد	مدرسہ باگھا	〃

۶۴۲۔ عبدالجلیل مدرسہ باگھا سلہٹ

۶۴۳۔ لطف الرحمٰن برنوی 〃

۶۴۴۔ حبیب الرحمٰن 〃

۶۴۵۔ علی اکبر بنیاچنگ 〃

۶۴۶۔ عبدالحمید مدرسہ عالیہ 〃 〃

۶۴۷۔ علاءالدین 〃 〃 〃

۶۴۸۔ فرخ حسین 〃 〃 〃

۶۴۹۔ رئیس الدین سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گورنمنٹ سلہٹ شہر

۶۵۰۔ ہرمزاللہ سابق شیخ الحدیث 〃

۶۵۱۔ عبدالمتین چودھری پھولباڑی سلہٹ

۶۵۲۔ عبدالمنان ہمتن پور 〃

۶۵۳۔ عبدالنور محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن 〃

۶۵۴۔ حبیب اللہ مدرس 〃 〃 〃

۶۵۵۔ عبدالرحمٰن 〃 〃 〃 〃 〃

۶۵۶۔ منیرالدین 〃 〃 〃 〃 〃

۶۵۷۔ عبدالسلام 〃 〃 〃 〃 〃

۶۵۸۔ عبدالباری سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ 〃 〃

۶۵۹۔ سعداللہ مدرس 〃 〃 〃

۶۶۰۔ شفیق الرحمٰن 〃 〃 〃 〃

۶۶۱- عبدالغنی نوری نالی ہوری مولوی بازار سلہٹ
۶۶۲- عبدالمنان صدر مدرس مدرسہ ،، ،، ،،
۶۶۳- عطاء الرحمٰن مدرس ،، ،، ،،
۶۶۴- عبدالخالق صدر مدرس بھادگاؤں مدرسہ ،، ،،
۶۶۵- رئیس الدین مدرس ،، ،، ،،
۶۶۶- عطاء الرحمٰن کھلیارگاؤں ،، ،،
۶۶۷- عبدالباری آج منی ،، ،،
۶۶۸- عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ شائستہ گنج ،،
۶۶۹- عرفان علی مدرس ،، ،، ،،
۶۷۰- عبدالعزیز ،، ،، ،، ،،
۶۷۱- عبدالخالق ،، ،، ،، ،،
۶۷۲- غلام یزدانی ،، ،، ،، ،،
۶۷۳- روشن علی ،، ،، ،، ،،
۶۷۴- تبارک علی مہتمم وصدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل ،،
۶۷۵- عبدالرحیم مدرس ،، ،، ،، ،،
۶۷۶- عبدالباری علاپور ،، ،،
۶۷۷- مصرف خاں بڑوئی اوری ،، ،،
۶۷۸- امیاز علی ،، ،، ،،
۶۷۹- بشیرالدین "کولاؤڑا" مولوی بازار

۶۸۰- احمد حسین	مولوی بازار	سلہٹ
۶۸۱- عبدالخالق	"	"
۶۸۲- ستّرالنبی	"	"
۶۸۳- عبدالصمد	"	"
۶۸۴- مسعود احمد	"	"
۶۸۵- عبدالقادر	خانکال	"
۶۸۶- صدیق احمد	"	"
۶۸۷- عبدالحیٔ	دینارپور	"
۶۸۸- عبدالشہید	"	"
۶۸۹- عبدالمنان	"	"
۶۹۰- عبدالقادر مفتی	"	"
۶۹۱- امین الدین	سنام گنج	"
۶۹۲- عبدالحق	"	"
۶۹۳- شبیر احمد	"	"
۶۹۴- عبدالسبحان	"	"
۶۹۵- عبدالباری	"	"
۶۹۶- ساجدالرحمن	"	"
۶۹۷- مقبول علی	"	"
۶۹۸- عزیزالرحمن	"	"

۶۹۹ - عبدالرحمٰن		سنام گنج	سلہٹ
۷۰۰ - شمس الاسلام		"	"
۷۰۱ - عبدالمالک		"	"
۷۰۲ - اشرف علی		مولوی بازار	"
۷۰۳ - ریحان الدین		"	"
۷۰۴ - لطف الرحمٰن		" ٹاؤن	"
۷۰۵ - مخلص الرحمٰن		رائے ڈھر	"
۷۰۶ - عبدالحیٔ		"	"
۷۰۷ - عبداللطیف		"	"
۷۰۸ - تفضل حسین		"	"
۷۰۹ - عبدالرزاق		گوھاڑوا "باھوبل"	"
۷۱۰ - تاج الاسلام		"	"
۷۱۱ - عبدالخالق		ساتپاڑیا	"
۷۱۲ - صغیرالدین	صدر مدرس	پوٹی جوڑی مدرسہ	"
۷۱۳ - بایزید	مدرس	"	"
۷۱۴ - شمس الدین	"	"	"
۷۱۵ - عبدالرشید		"	"
۷۱۶ - ریحان الدین	ایم ایم	لکھائی	"
۷۱۷ - لطف الرحمٰن		"	"

۷۱۸۔ عبدالرحمٰن	لکھائی	سلہٹ
۷۱۹۔ اسماعیل	"	"
۷۲۰۔ ابراہیم	"	"
۷۲۱۔ حبیب الرحمٰن	زکی گنج	"
۷۲۲۔ بدرالعالم	مغلہ بازار	"
۷۲۳۔ یوسف		"
۷۲۴۔ عبدالواحد	مغلہ بازار	"
۷۲۵۔ عبدالرزاق	گول گاؤں	"
۷۲۶۔ یوسف صاحب چودہری	رسیدپور	"
۷۲۷۔ عبدالمنان	ستیاجوڑی	"
۷۲۸۔ ثمرالدین	"	"
۷۲۹۔ واحدالاسلام چودہری	وزیرپور	"
۷۳۰۔ عبدالنور	"	"
۷۳۱۔ عثمان	بنیاچنگ	"
۷۳۲۔ شفیق	"	"
۷۳۳۔ غلام قدوس	"	"
۷۳۴۔ غلام کریم	"	"
۷۳۵۔ غلام رحمٰن	"	"
۷۳۶۔ محرم	"	"

۷۳۷ - امیرالزماں	گونئ	بنیاچنگ	سلہٹ
۷۳۸ - مفتی احرارالزماں	"	"	"
۷۳۹ - عبدالمنان	"	"	"
۷۴۰ - صدیق الباری	"	"	"
۷۴۱ - رفیق	ڈُھلیا	"	"
۷۴۲ - عبدالحلیم	"	"	"
۷۴۳ - عبدالمنان	گونئ	"	"
۷۴۴ - عبدالواحد چودہری	شاہ پور	"	"
۷۴۵ - شرف الدین		باہوبل	"
۷۴۶ - عبدالمجید	سشیبپاشہ	"	"
۷۴۷ - مقبول حسین	دلوا	"	"
۷۴۸ - اشرف علی	"	"	"
۷۴۹ - عرفان علی	"	"	"
۷۵۰ - عبدالرشید	باگڈور	"	"
۷۵۱ - عبدالجبار	راغب پاشہ	میرپور	"
۷۵۲ - عبدالرحمن		"	"
۷۵۳ - عبدالحق		"	"
۷۵۴ - فضل الرحمن		"	"
۷۵۵ - نورالحسین		"	"

٧٥٦ - عبداللطیف	پھول تلی	سلہٹ
٧٥٧ - اشرف علی	شائستہ گنج	ˮ
٧٥٨ - سراج الحق	پوران گاؤں	نبی گنج
٧٥٩ - عبدالرحمٰن	ˮ	ˮ
٧٦٠ - سراج الاسلام	سرمیت پور	ˮ
٧٦١ - عبدالنور	ˮ	ˮ
٧٦٢ - رمیض الدین	ˮ	ˮ
٧٦٣ - عبدالمنان	خواجہ خیر	ˮ
٧٦٤ - عبدالمتین	ضیا پور	ˮ
٧٦٥ - علی اصغر نوری		ˮ
٧٦٦ - سلیمان		حبیب گنج
٧٦٧ - رفیق الدین		ˮ
٧٦٨ - عبدالباری		ˮ
٧٦٩ - سلیمان	بھانوگاچ	
٧٧٠ - منصف علی کرامتیہ مدرسہ	ˮ	
٧٧١ - مصطفٰے علی	اہرج پور	نبی گنج
٧٧٢ - عزت علی قاطعہ مدرسہ		سنام گنج
٧٧٣ - نورالدین محدث	گوہر پور	سلہٹ
٧٧٤ - نظیر احمد	ˮ	ˮ

۷۷۵۔ عثمان	مولوی بازار		سلہٹ
۷۷۶۔ حبیب الرحمٰن آپرکگابلا	"		"
۷۷۷۔ محمد اسحاق	دولت پور۔ حبیب گنج		
۷۷۸۔ عبدالشہید خاں	صادق پور		"
۷۷۹۔ اکبر علی	مٹھورچک		"

کملا (ضلع ترپورہ)

۷۸۰۔ سراج الاسلام	شیخ التفسیر	مدرسہ	برہمن بڑیا
۷۸۱۔ محمد ریاضت اللہ	(مفتی و مدرس)	"	"
۷۸۲۔ مطیع الرحمٰن	ناظم	"	"
۷۸۳۔ نوراللہ ڈھاکوی	مدرس	"	"
۷۸۴۔ ارشادالاسلام	"	"	"
۷۸۵۔ عبدالنور	"	"	"
۷۸۶۔ عبداللطیف	"	"	"
۷۸۷۔ عبدالمجید	"	"	"
۷۸۸۔ رستم	"	"	"
۷۸۹۔ عبدالباری	"	"	"
۷۹۰۔ منیرالزماں	مالیھتا مدرسہ		"
۷۹۱۔ ثناء اللہ	ناصرنگر		"
۷۹۲۔ اشرف علی	"		"

۷۹۳ - عبدالرحیم تیلی نگر برہمن بڑیا

۷۹۴ - محمد اسماعیل محی الدین نگر "

۷۹۵ - میزان الرحمٰن متصل "

۷۹۶ - سعید الرحمٰن بھوبن "

۷۹۷ - دلاور حسین (محدث)

۷۹۸ - عبدالباری صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر

۷۹۹ - عبدالرحمٰن سرائیل

۸۰۰ - محمد علی "

۸۰۱ - محمد تاج الاسلام (صدر مدرس مدرسہ ہرش پور سلہٹ) "

۸۰۲ - امین الاسلام (نومسلم) چھتیاں (سلہٹ)

۸۰۳ - محمد علی بوالیا (کملا)

۸۰۴ - اختر الزماں مدرسہ اسلامیہ پہاڑپور

۸۰۵ - قربان علی محدث بروڑا مدرسہ کملا۔

نواکھالی

۸۰۶ - محمد عبدالغنی محدث اول مدرسہ عالیہ اسلامیہ

۸۰۷ - محمد ابوالخیر غفرلہ شیخ التفسیر "

۸۰۸ - محمد غلام سرور غفرلہ خادم "

۸۰۹ - محمد قاسم غفرلہ محدث "

۸۱۰ - محمد خورشید عالم محدث مدرسہ کرامتیہ عالیہ

٨١١ - احقر محمد عتیق اللہ خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

٨١٢ - محمد عبد الخالق غفرلہ " " "

٨١٣ - محمد نور اللہ غفرلہ " " "

٨١٤ - محمد ناظم عفی عنہ

٨١٥ - محمد عبد الرشید غفرلہ محدث مدرسہ عالیہ

٨١٦ - محمد ابو بکر صدیق مدرس "

٨١٧ - محمد مبارک اللہ غفرلہ مفتی "

٨١٨ - احقر محمد دلیل الرحمٰن مدرس "

٨١٩ - محمد عبد السبحان غفرلہ خادم مدرسہ اسلامیہ

٨٢٠ - محمد ابو المنصور غفرلہ " "

٨٢١ - محمد عبد الرحمٰن غفرلہ " "

٨٢٢ - محمد بذل الرحمٰن غفرلہ " "

٨٢٣ - محمد نور اللہ عفی عنہ خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ وخطیب لجامع بالبلد۔

٨٢٤ - نور احمد خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ

٨٢٥ - محمد فضل الرحمن " " "

٨٢٦ - عبد العزیز عفی عنہ متوطن تبتلی

٨٢٧ - عبد الحفیظ عفا اللہ عنہ ۔ اشرف المدارس تبتلی

٨٢٨ - محمد عبید الحق عفی عنہ ۔ پرنسپل مدرسہ عالیہ فینی وناظم جمعیۃ المدرسین مشرقی پاکستان

٨٢٩ - محمد عبد المنان عفی عنہ محدث اول مدرسہ عالیہ فینی

۸۳۰ - محمد ابراہیم کتب خانہ اسلامیہ فینی
۸۳۱ - محمد ابراہیم ناظم مدرسہ عالیہ فینی و سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان
۸۳۲ - محمد عبد اللطیف مدرسہ دار العلوم اسلامیہ ۔ سرسدی
۸۳۳ - محمد ابراہیم غفرلہ " "
۸۳۴ - محمد نور الاسلام " "
۸۳۵ - محمد شمس الحق غفرلہ مہتمم " "
۸۳۶ - احقر محمد عبد المتین خادم مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ نارائن پور
۸۳۷ - بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں ۔
محمد عبد الملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ ۔ پھول غازی

ڈھاکہ

۸۳۸ - عزیز الحق خادم حدیث جامعہ قرآنیہ
۸۳۹ - محمد عبد الرحیم (۱۳) کارکن باڑی لین
۸۴۰ - نور محمد اعظمی
۸۴۱ - شمس الحق پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ
۸۴۲ - محمد علی اکبر غفرلہ ۔ سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم
۸۴۳ - محمد عبد المعز مفتی مدرسہ لال باغ
۸۴۴ - محمد عبد الکبیر خادم "
۸۴۵ - احقر محمد اللہ عفرلہ محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد
۸۴۶ - صلاح الدین جامعہ قرآنیہ

۸۴۷- ہارون		جامعہ قرآنیہ	
۸۴۸- ہدایت اللہ محدث		"	
۸۴۹- حشمت اللہ		"	
۸۵۰- عبدالمجید		"	
۸۵۱- نورالحق		"	
۸۵۲- محمد معیارالدین		نل گاؤں۔ ڈھاکہ	

میمن سنگھ

۸۵۳- اطہر علی	صدر	جامعہ امدادیہ	کشور گنج
۸۵۴ احمد علی خاں مہتمم		"	"
۸۵۵- عبدالاحد قاسمی صدر مدرس		"	"
۸۵۶- محمد علی مفتی و محدث		"	"
۸۵۷- محمد علی ناظم و محدث		"	"
۸۵۸- احسان الحق		"	"
۸۵۹- عبدالخالق پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ			"
۸۶۰- امین الحق محدث		"	"
۸۶۱- اسرائیل مدرس		"	"
۸۶۲- الطاف حسین	"	"	"
۸۶۳- میزان الرحمٰن	"	"	"
۸۶۴- منظور الحق مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم			نتروکونہ

۸۶۵ - عبدالصمد محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ

۸۶۶ - ضیاء الحق محدث مدرسہ غفوریہ دارالسلام اسلام پور

۸۶۷ - عبدالقدوس مہتمم بانشوان کبیر پور مدرسہ عالیہ

۸۶۸ - انوارالرحمن مہتمم درگاہ پور مدرسہ

۸۶۹ - منیرالدین ناظم انوارالعلوم ناجورہ ہاتھ شیر گنج

۸۷۰ قطب الدین مدرس " "

۸۷۱ - عبدالرحمٰن مدرس عراف العلوم کیسکوتی "

۸۷۲ - احقرالناس، حسین احمد مدرسہ دارالسلام سہاگی

۸۷۳ - احقرالناس، محمد واعظ الدین لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ

۸۷۴ - محمد عبدالمطالب شام پور مدرسہ

۸۷۵ - محمد نبی حسین غفرلہ دارالسلام مدرسہ رنگینگہ پور

۸۷۶ - محمد غلام یاسین ناظم برادریہ صدیقیہ مدرسہ نانکائیل

۸۷۷ - ریاض الدین احمد مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلولی ضلع مومن شاہی

۸۷۸ - محمد ابوالہاشم غفرلہ مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزاپور "

۸۷۹ - محمد سلامت اللہ غفرلہ قاسم العلوم بانسانی۔ بہونیا نزبازار

۸۸۰ - محمد عبدالجبار پورب دہولا۔ اکند شریف

۸۸۱ - محمد عبدالسلام مدرس باہترا جامعہ امدادیہ پوسٹ شاکوائی

۸۸۲ - سید شبلی فرقانی مہتمم بنازتریارا اسلامیہ مدرسہ۔ ڈاکخانہ نادینہ

۸۸۳ - محمد ابراہیم مدرسہ اشرفیہ کیندوا۔

۸۸۴ - محمد منیر الدین مدرسہ اشرفیہ کیندوا

۸۸۵ - محمد شمس الدین ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ - دتوکاون

۸۸۶ - محمد سفیر الدین ناظم مدرسہ امداد العلوم باگنڈیہ

۸۸۷ - جعفر احمد ناظم مدرسہ دار العلوم مڈی آئیل پوسٹ نندائیل

۸۸۸ - محمد سعید الرحمٰن مہتمم مدرسہ مصباح العلوم جہی نند - بہاشکر خیلا

۸۸۹ - مظفر احمد مدرس 〃 〃 〃 〃

۸۹۰ - عبد الجلیل 〃 〃 〃 〃 〃

۸۹۱ - آفتاب الدین 〃 〃 〃 〃 〃

۸۹۲ - عبد الحلیم 〃 〃 〃 〃 〃

۸۹۳ - محمد عبد الباطن سہاگی مدرسہ

۸۹۴ - محمد سلیمان 〃

۸۹۵ - عبد الحکیم - ساکن جیکاتلا سہاگی

۸۹۶ - محمد سلیمان ساکن گایوتا 〃

۸۹۷ - رفیق اللہ بریسال

۸۹۸ - مفیض الدین موہش پور

۸۹۹ - محمد عبد الرشید مریض پور سہاگی

۹۰۰ - محمد حسین علی خطیب جامع مسجد صاحب نگر 〃

۹۰۱ - محمد علی نانڈائیل روڈ 〃 〃

۹۰۲ - احمد علی خطیب ماتور جامع مسجد - ڈاکخانہ کمادول

۹۰۳ - شمس الہدیٰ خطیب جرپارہ ۔ جامع مسجد ۔ ڈاک خانہ سہاگی

۹۰۴ - غیاث الدین ساکن " سہاگی

۹۰۵ - عبدالجبار ساکن بکاپونا "

۹۰۶ - اشرف علی ساکن فانور کارول

۹۰۷ - محمد ابوالحسین ساکن جرپارہ سہاگی

۹۰۸ - محمد سعد اللہ ساکن بتاچور جمال پور

۹۰۹ - عبدالجلیل ساکن بکاپونا سہاگی

۹۱۰ - عبدالرحمٰن فقیر ساکن ہاروا ترجورا

۹۱۱ - حسین علی خطیب شرشیرہ جامع مسجد

۹۱۲ - شاہد علی مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکورا شرینہ

۹۱۳ - عبدالحی خطیب جامع مسجد حبیش پور

۹۱۴ - رئیس الدین خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول

۹۱۵ - مجیب الرحمٰن مدرس اول ماتزکھاین مدرسہ ۔ ڈاکخانہ تیل گنج

۹۱۶ - عبدالرشید خاں " " "

۹۱۷ - عبدالرزاق " " "

۹۱۸ - نورالدین ناظم مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

۹۱۹ - میاں حسین محدث " "

۹۲۰ - اختر الدین مدرس " "

۹۲۱ - وقاص علی " " "

۹۲۲- اکبر حسین محدث مدرسہ دارالعلوم میمن سنگھ شہر

۹۲۳- یونس مدرس " "

۹۲۴- مجیب الرحمٰن مہتمم " "

۹۲۵- عبدالحمید ہیڈ مولوی شام گنج اسکول

۹۲۶- محمد عمران بھوئیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ دہرا

۹۲۷- سلطان احمد ناظم کوکائیل مدرسہ

۹۲۸- نور محمد ساکن تانکورا

۹۲۹- عبدالغفور

۹۳۰- محمد ظاہر الدین دارالعلوم مدرسہ شہلا

۹۳۱- محمد امان اشرف " "

۹۳۲- محمد لقمان اسلام پور مدرسہ

۹۳۳- محمد مختار الدین ہوکلہ اسلامیہ مدرسہ

۹۳۴- شمس الدین

۹۳۵- عبدالغفور

۹۳۶- رستم علی

۹۳۷- حسین احمد

۹۳۸- عبدالرب

۹۳۹- محمد علی چودھری پروفیسر نصیر آباد کالج

۹۴۰- ابوالکلام جلال الدین "

۹۴۱ - فیض الدین امام بڑی مسجد

۹۴۲ - محب الرحمٰن محدث مکتا کاچھ عالیہ مدرسہ

۹۴۳ - حبیب الرحمٰن مدرس " "

۹۴۴ - انیس الرحمٰن

۹۴۵ - محمد عبدالسلام مدرسہ دارالعلوم سہاکی

۹۴۶ - محی الدین " "

۹۴۷ - عبدالاول " "

۹۴۸ - زین العابدین " "

۹۴۹ - عبدالحکیم " "

۹۵۰ - عبدالغفور " "

۹۵۱ - عبدالغنی " "

۹۵۲ - محمد شمس الدین القاسمی مدرسہ دارالسلام "

برسیال ضلع

۹۵۳ - محمد یاسین عفی عنہ - عباداللہ مسجد شہر برسیال

۹۵۴ - محمد بشیر اللہ اطہری امام جامع مسجد "

۹۵۵ - محمد نورالزماں برسیالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند

۹۵۶ - محمد عبداللطیف خادم مدرسہ محمودیہ برسیال شہر

۹۵۷ - محمد یونس " " "

۹۵۸ - عبدالمتین " " "

۹۵۹- عبدالقادر خادم مدرسہ محمودیہ بریسال شہر

۹۶۰- عبدالمنان " " "

۹۶۱- ممتازالدین مہتمم مدرسہ ناظرپور "

۹۶۲- حاتم احمد " "

علماء جسر

۹۶۳- قاضی سخاوت حسین امام جامع مسجد جسر

۹۶۴- شمس العالم مدرسہ دارالعلوم "

۹۶۵- عبدالحلیم " "

۹۶۶- امجد حسین " "

۹۶۷- رکن الزماں " "

۹۶۸- عبدالرؤف

۹۶۹- عبدالرزاق

۹۷۰- ابوالحسن محدث " "

۹۷۱- شمس الرحمان " "

۹۷۲- جلال الدین "

۹۷۳- عیسیٰ روح اللہ "

۹۷۴- انواراللہ "

۹۷۵- مقبول احمد "

۹۷۶- محمد قاسم "

۹۷۷- منصور احمد جسر شہر

فرید پور

۹۷۸- عبدالعلی خطیب کوٹ مسجد فرید پور

۹۷۹- حسین احمد امام جامع مسجد گوپال گنج ضلع فرید پور

۹۸۰- محمد عبدالحفیظ کوہر رازکہ مدرسہ خادم العلوم یات کاتی

۹۸۱- محمد عبدالستار غفرلہ استاذ 〃 〃

۹۸۲- شفیع اللہ 〃 〃 〃

۹۸۳- عبدالمقتدر احمد 〃 〃 〃

۹۸۴- عبدالمنان 〃 〃

۹۸۵- محمد نورالحق 〃 〃

۹۸۶- محمد عبدالباری 〃 〃

۹۸۷- محمد مشرف حسین عفی عنہ مدرس 〃 〃

۹۸۸- محمد اشرف علی مدرس 〃 〃

مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۸۹- محمد انور مدرسہ محی الاسلام جسر

۹۹۰- عبدالستار 〃

۹۹۱- علی احمد 〃

۹۹۲- محمد یونس 〃

۹۹۳- جلال الدین 〃

۹۹۴- عبدالمنان مدرسہ محی الاسلام جسر
۹۹۵- عبدالملک ″
۹۹۶- عبدالمقیت ″
۹۹۷- خواجہ عبدالمجید ″
۹۹۸- عتیق الرحمٰن ″

کھلنا

۹۹۹- عزیز الرحمٰن مہتمم مدرسہ ادیپور
۱۰۰۰- خلیل احمد ″ ″
۱۰۰۱- فہیم الدین ″ ″
۱۰۰۲- عبدالقادر مدرسہ عالیہ کھلنا شہر
۱۰۰۳- محمد اسحاق مفتی ″ ″
۱۰۰۴- عبدالستار ″ ″
۱۰۰۵- عبدالرحمٰن ″ ″
۱۰۰۶- محمد شوکت علی ″ ″
۱۰۰۷- عبداللطیف مہتمم مدرسہ اسلامیہ
۱۰۰۸- عبدالعزیز امام جامع مسجد کھلنا
۱۰۰۹- عبدالاول ″ ″ ″
۱۰۱۰- مذکر الباری ″ ″ ″
۱۰۱۱- حسین احمد

بقیہ کملا ضلع

۱۰۱۳- محمد عبدالحق خطیب جامع مسجد پوران بازار چاندپور
۱۰۱۲- محمد وحید الدین ناظم مدرسہ قاسم العلوم "
۱۰۱۴- احقر محمد علی مفتی " " "
۱۰۱۵- ابوالفیض " " "
۱۰۱۶- قاری ابوالخیر " " "
۱۰۱۷- احقر الانام تاج الاسلام مدرسہ برہمن باڑیہ ضلع کملا
۱۰۱۸- احقر غلام رسول استاذ " " "

مومن شاہی

۱۰۱۹- مقبول احمد مدرسہ عالیہ قلاشین
۱۰۲۰- آفتاب خادم " "
۱۰۲۱- محمد یوسف " " "
۱۰۲۲- محمد سہراب علی " " "
۱۰۲۳- نورالاسلام " " "
۱۰۲۴- علیم الدین " " "
۱۰۲۵- عبدالقادر " " "
۱۰۲۶- حشمت اللہ " " "
۱۰۲۷- عبدالرشید " " "

علمار ممالکِ اسلامیہ سے جو استفتار کیا گیا تھا اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الاستفتاء

كان ظهر في الهند (المتحدة الغير المنقسمة) رجل يدعى الميرزا غلام احمد القادياني، وادعى النبوة، واموراً من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقاً وغرباً، عجماً وعرباً، وقد عرفت حاله، وشرقت انباءه وغربت۔ وظهر اليوم رجل في هذه البلاد سميه وبلديه يدعى غلام احمد ويلقب "پرويز" ذلك اللقب المجوسي الذي كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس والفرس في القرون الخالية۔ وقد أبدى اشياء غريبة مدهشة، حتى سبق سميه المتنبئ السابق في عقائده الضالة، وافكاره الخاسرة، وآراءه الفاجرة۔ وهو وان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه، ولكن لم يغادر شيئاً من عقائد الدين المحمدي، واحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد الحد فيها وحرفها تحريفاً شنيعا منكراً حتى انكر ضروريات الدين كلها كما سيأتي بيان ذلك قريباً۔ ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الآثمة الضالة في الناشئة الجديدة التي صلتها بالدين في غاية الوهن، ومعرفتها به في غاية السطحية۔ واصدر

مجلة سماها "طلوع اسلام" واتخذها منبرا لاذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، وألف تاليف عديدة، شحنها بكل ما امكن له من تسويل وتلبيس والحاد- ثم سمى كل ذلك اسلاما حقيقيا حقيقا بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات و طاعات ومعتقدات ظاهرة مجوسية ومكيدة ضد الاسلام. وبالجملة فلم يغادر اساسا للدين الاسلامى الا وقد زعزعه، واورث شكوكا وشبهات فى جميع المتواترات المقطوعة وضروريات الدين، حتى تفاقم الامر و بلغ السيل الزبى، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للاعراض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذووا اقلام والسنة للدفاع عن الدين والرد على الحاده وكفره وضلاله- بتآليف وصحف ومقالات ومجلات غير انها كانت جهودا انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعى الى ان يجمع نبذ من كفره والحاده لكى تكون الامة على جلية من امره على ما يستحق به الاكفار، وفعلا قد جمع ذلك وقدم للعلماء فى بلاد الهند والباكستان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم على الحكم بكفره وارتداده وخروجه عن دائرة الاسلام، ولم يتخلف احد من المشاهير وكبار العلماء والمشائخ عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماء الشيعة وطوائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره - وقد طبعت هذه الفتاوى والتوقيعات فى صورة رسالة خاصة سميت: "علماء امت كا متفقه فتوى پرويز كافر هے"- وشاعت هذه الرسالة باللغة

الاردوية ولاقت اقبالاً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها وتشريحها، فكان آخر الدواء الكي، وقطعت جهيزة قول كل خطيب. واجبنا ان نقدم الآن اشياء من ضلالاته لعلماء الاسلام في الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتونس وغيرها، ونقدم منها ما لا يحتمل تاويلاً بحيث لا مخلص لقائلها غير التوبة، والرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العلماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، وافئذ بلاد العرب. نبذاً من افكاره ومعتقداته - والله يقول الحق وهو يهدى السبيل -

غلام احمد پرويز ونبذ من معتقداته

الاحكام القرانية ليست ابدية

١- يقول: ان جميع ما ورد في القرآن الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية: كل ذلك موقت تدريجي انما يتدرج بنا الى دور مستقل يسمى هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتهى هذه الاحكام لانها كانت موقتة غير مستقلة ("نظام ربوبيت" ص ٢٥ و ١٦٧ و "سليم كے نام" ج ١ ص ٢٣ وص ١٨٠)

لكل عصر شريعة

٢- ان رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرآن احكاما فكانت شريعة. وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورائية

لحکومۃ مرکزیۃ، لھم ان یستنبطوا احکاماً من القرآن، فتکون تلک الاحکام شریعۃ ذلک العصر، لیسوا مکلفین بتلک الشریعۃ السابقۃ ثم لا تختص تلک بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق کلھا یجری فیہ ذلک، ومن اجل ذلک القرآن لم یعین تفصیلات العبادۃ۔

(مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱ وص ۴۲۴)

اطاعۃ اللہ ورسولہ ھی اطاعۃ الحکومۃ

۳ - قولہ تعالیٰ: "واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم" ان المراد من اطاعۃ اللہ ورسولہ ھو اطاعۃ مرکز الملۃ - ای الحکومۃ المرکزیۃ - والمراد باولی الامر" الجمعیات التی تنعقد تحتھا - فالحکومۃ المرکزیۃ تستقل بالتشریع، ولیس المراد باطاعۃ اللہ اطاعۃ کتابہ القرآن الکریم، ولا باطاعۃ الرسول اطاعۃ احادیثہ، فکل حکومۃ مرکزیۃ قامت بعد عھد الرسالۃ منصبھا منصب الرسول، فاطاعۃ اللہ والرسول انما ھی اطاعۃ تلک الحکومۃ - والرسول کان مطاعاً من جھۃ انہ کان امیرا واماما للحکومۃ المرکزیۃ والحکومۃ المرکزیۃ ھی المطاعۃ -

(معارف القرآن ج ٤ ص ٦١٦ و ٦٢٣ و ٦٢٤ و ٦٢٥ و ٦٢٦ و ٦٢٨ و ٦٣٠ و ٦٣١ و ٦٨٦ - اسلامی نظام ص ۱۱۰ و ۱۱۱ - مقام حدیث ج ۱ ص ۱۹ - سلیم کے نام ج ۱ ص ١٧٥)

لیس الرسول مطاعاً

۴ - قد صرح القرآن الکریم: بانہ لا یستحق الرسول ان یکون مطاعاً،

وليس لدان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من اطاعة الله واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط (معارف القرآن ج٤ ص ٦١٦، اسلامى نظام ص ٨٦)

الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

٥ - المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويذعن للانسان تلك القوى. ومعنى سجود الملائكة لآدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما اريد به الانسان، وآدم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانى (لغات القرآن ص ٢١٤)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية (لغات القرآن ج١ ص ٢١٥)

الجنة والنار

٦ - ليس المراد بالجنة والنار امكنة خاصة بل هى كيفيات للانسان. (لغات القرآن ج١ ص ٤٤٨)

الصلاة

٧ - الصلوٰة التى يصليها المسلمون اخذوها من المجوس وليست هى مرادة فى القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هى اقامة اسس لاصلاح الافراد على وفق ما يقتضيه النظام (مجلة "طلوع اسلام" لشهر يونيو سنة ١٩٥٠ ص ٤٧ - قرآنى نظام ربوبيت ص ٨٧)

٨ - كل من كان نائباً عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة

على ما يقتضيه ذلك العصر۔ (قرآنی فیصلے ص ١٤ و ١٥)

الصلاتان فی القرآن

٩ - لم یذکر فی القرآن غیر صلاة الفجر وصلاة العشاء، فلم یثبت الاجتماع فی عهد النبوة للصلاة الا فی هذین الوقتین (لغات القرآن ج ٣ ص ١٠٤٤)

الزکاة وصدقة الفطر

١٠ - الزکاة کل جبایة مالیة تکون من جهة الحکومة، فاذا لم تکن حکومة اسلامیة لم تجب الزکاة - وصدقة الفطر وغیرها من الصدقات انما هی جبایات وقتیة یلزمها الحکومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة - (قرآنی فیصلے ص ٣٥ و ٣٧ و ٥٢)

الحج

١١ - لیس الحج عنده عبادة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمی، ویستهزأ بجعله عبادة فی کتابه (معارف القرآن ج ٤ ص ٣٩٢)

الاضحیة

١٢ - حقیقتها ذبح الحیوانات للذین یشترکون فی ذلک المؤتمر العالمی - ای لیست عبادة خاصة فی غیر ذلک المؤتمر - (رسالۂ قربانی ص ٣)

المعجزات

١٣ - لم یصدر من الرسول معجزة غیر القرآن (سلیم کے نام ج ٣ ص ٣٦)

الدین الاسلامی

١٤ - الدین الاسلامی الرائج بین الامة المسلمة الیوم لیس دین القرآن،

وانما هو مركب ممزاج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف
النصاری وافلاطون - (قرآنی نظام ربوبیت ص ٤٥)

تدوین الحدیث

١٥ - تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة - ضد الاسلام،
فاورثت عقيدة فی المسلمین بان مع القرآن الکریم وحی آخر معه
(مقام حدیث ج ١ ص ٤٢١ وج ٢ ص ٣٩ و ٤٠)

الوحی غیر المتلو

١٦ - الذی یسمونه الوحی الغیر المتلو کلها اکاذیب ومفتریات وهذه
الاکاذیب اصبحت منهبا للمسلمین (مقام حدیث ج ٢ ص ١٢٢)

امهات الحدیث

١٧ - صحیح البخاری ومسلم والموطاومسند احمد وسنن ابی داؤد والترمذی
والنسائی والبیهقی من الکتب الموثوقة عندهم، وهذه الکتب مادامت
معتبرة عندهم فی اصول الدین لم یکن للامة الاسلامیة ان تخرج من کبوتها -
وهذه مکیدة عجمیة انتقم بها من الاسلام (مقام حدیث ج ٢ ص ١٢٤)

القدرة الالٰهیة

١٨ - القدرة الالٰهیة ربما تظهر ثمراتها بعد ملایین السنوات، وجرثومة
واحدة تطوی مراحلها الارتقائیة فی ملایین السنین حتی تصبح انسانا
ولکن اذا ساعدت ید الانسان القدرة الازلیة تظهر نتائجها فی
اسرع مدة وفی اجمل صورة - (من ویزدان ص ١١)

الایمان بالقدر

۱۹- الایمان بالقدر خیرہ وشرہ مکیدۃ مجوسیۃ جعلتها عقیدۃ للمسلمین - (قرآنی فیصلے ص ۱۹۰)

الشریعۃ القرآنیۃ

۲۰- ان الرسول والذین معہ قد کونوا شریعۃ تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا تلك الجزئیات التشریعیۃ التی لم یصرح بها القرآن، فکذلك کل حکومۃ واعضاؤها الشورائیۃ لهم ان یکونوا جزئیات تطابق عصرهم وتکون هی شریعۃ ذلك العصر - (مقام حدیث ج ۱ ص ۳۹۱)

هذہ قطرات من تلك الطامات التی شحنت بہ تالیفہ و مجلتہ وکتاباتہ قدمناها کالنموذج من افکارہ ومعتقداتہ وآراءہ، فیا علماء البلاد الاسلامیۃ ویا علماء الحرمین الشریفین والحجاز المقدس والجزیرۃ العربیۃ وغیرها ماذا حکم الشریعۃ المحمدیۃ المطهرۃ فی هذہ المعتقدات؟ وماذا حکم من اعتنق بها واعتقدها ودعا الیها بکل وسیلۃ؟

افتونا ماجورین ابقاکم اللہ ذخراً لحفظ الدین وسداً منیعۃ حصینۃ دون فتن یأجوجیۃ موفقین لاظهار الحق المبین -

المستفتی محمد یوسف البنوری

مدیر المدرسۃ العربیۃ الاسلامیۃ وشیخ الحدیث بها

کراتشی رقم ٥ باکستان

الجواب

علمائے حرمین شریفین نے جو جوابات دیئے ہیں ان کا صحیح متن حسب ذیل ہے

(۱) صورة ما کتبه الاستاذ الکبیر الشیخ یحیی امان الحنفی، نائب رئیس المحکمة العلیاء بمکة (قاضی القضاة)

بسم الله الرحمن الرحیم - وبه نستعین

الجواب عن القول الاول وهو ان کل ما ورد فی القرآن مؤقت تدریجی :- هو انه لا حاکم ولا مشرع الا الله سبحانه، فلا تشریع ولا توقیت بعده سبحانه وتعالیٰ وکون شرعه ابدیا او موقتاً انما یستفاد من الشارع الحکیم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدی سرمدی الی قیام الساعة وانه غیر موقت فما مستند هذا الکاذب فی دعواه والنسخ قد یعتری بعض الاحکام الشرعیة القابلة للنسخ فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم وبعد موت النبی صلی الله علیه وسلم صارت الاحکام کلها محکمة لا تقبل النسخ ولا التغییر ولا التبدیل لان الناسخ کان ینزل علی النبی صلی الله علیه وسلم لیبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفاهی الوارد فی زمنه صلی الله علیه وسلم کقوله تعالیٰ: "اقیموا الصلوة واٰتوا الزکاة" "ولله علی الناس حج البیت" "وکتب علیکم الصیام" "حرمت علیکم المیتة" "یوصیکم الله فی اولادکم" "للذکر مثل حظ الانثیین" "ولا تاکلوا الربا" "ولا تقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق" ونحو ذلک هو خطاب لمن کان موجوداً فی ذلک الزمن متصفا بصفات

التكليف، والمعدوم وقت الخطاب - هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقاً معنوياً بمعنى انهم اذا وجدوا واتصفوا بصفات التكليف تتوجه تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شريعة اخرى متجددة خوطب بها من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان مؤقتاً والادلة على ما قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذا موضع بسطها - ويكفى فى ذلك الاجماع والتواتر القولى والعملى -

جواب الثانى: ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية من الكتاب او السنة فالحكم المستنبط موجود فى كتاب الله او سنة رسوله صلى الله عليه وسلم الا انه يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملكة الاستنباط يحق له ان يستنبط ومن لا فلا فالمستنبط لم يات بحكم شرع جديد من عنده بل اظهر الحكم الكائن فى النصوص كالقياس فان القائس مظهر للحكم الشرعى لا مثبت، بل المثبت للاحكام الشرعية هو الله وحده -

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد فى اكل لحم الخنزير من قوله تعالى "إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ" وقال انما حرم اكله لعلة وهو وجود جراثيم فيه تمنع عن حل اكله لكنه اذا غلى الماء غلياناً شديداً او وصل فى الحرارة الى درجة كذا ثم القى فيه الخنزير ذهبت تلك الجراثيم المانعة عن حل اكله فيحل اكله وهو داخل فى قوله تعالى "الا ما ذكيتم" وما درى المسكين ان السباق والسياق يمنع هذا وان الزكاة الشرعية انما تعمل فى محل يقبلها

وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكى - فان الاول معناه الطهارة و الثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة - ومن الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالى "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جهلها الجهل المركب وانها لا تعرف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بينهما - ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يدعى ان فقه الفقهاء حال بين الناس وبين القرآن - ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافاً مضاعفة اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة والفضل ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والاضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذى يتشدق بالاستنباط ويعده شرعاً جديداً للمستنبط الموجود فى جماعته فهو فى جهل الجاهلين واجهل من الدواب وما جزاءه الا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال....

ثم قتله وراحة العالم من شره المستطير خصوصاً فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل.... والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبله والمغفلون والباطل هو الذى فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه ولكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهق جبال لا يعرفون شيئاً من الدين اصلاً وهذا الرجل لو سمع اهل السوق بجرأته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التى يصليها

المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجوه ضرباً حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركوز فى ادمغة الناس، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل الطعن بالسنان.

جواب الثالث:- قوله ومن اجل ذلك ظاهران اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله ومن معه استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعدهم كذلك القرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله ولامثاله من الجهلة الفجار ان يستنبطوا من القرآن شرائع خاصة بهم وبزمنهم فعلى هذا الشرائع تتعدد وتتعدد الامم والقرون وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون الصلاة وغيرها بما شاؤا وبما يوحى اليهم شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت فى القرآن كلها مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بياناً شافياً كافياً وافياً وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: الا انى أوتيت القرآن ومثله معه، وبيان النبى صلى الله عليه وسلم هو بيان الله لكلامه ووحيه لان الكل من عند الله تعالى. قال تعالى: "وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى يوحى" وقد تحمل بذلك المسلمون فى جميع الاقطار تواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى زمننا هذا وسيستمر ذلك كله الى قيام الساعة. والله سبحانه وتعالى لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغيير شئ مما شرعه لظهر وتواتر نقله. وشريعتنا صالحة لجميع الامة

المحمدية من اولها الى آخرها ولكل زمان ومكان.

ان الحكومة اذا كانت مؤمنة منقادة لأوامر الله ومجتنبة لنواهيه يجب اطاعتها لامر الله بذلك حيث قال: "واطيعوا الله والرسول واولى الامر منكم". واما اذا كانت تامر بالمعاصى والتناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق. وقد قال امير المؤمنين ابوبكر الصديق لاصحابه بعد ان ولى الخلافة: (لاخير فيكم اذا لم تقولوا ولا خير فى اذا لم استمع فقالوا له: لو رأينا فيك اعوجاجاً لقومناه بسيوفنا)

وجواب الرابع: قد صرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالى: "واطيعوا الله والرسول واولى الامر منكم" وقال تعالى" ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجرى من تحتها الانهر" وهناك آيات واحاديث كثيرة دالة على وجوب طاعة الرسول.

وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة والحوار الذى وقع منهم بينهم وبين ربهم دال على انهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبى صلى الله عليه وسلم جبريل وجناحاه وقد سد الأفق ورجلاه فى تخوم الارض والسجود معناه اللغوى معروف وسجود الملائكة لآدم سجود تحية لاعبادة والمراد بآدم شخص معين و قصتها حقيقية كما قصها القرآن.

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبرنا القرآن بانها امكنة خاصة. والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار

خالقها بذلك لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قيلا - ومن اصدق من الله حديثاً -

وجواب السابع : ان الصلوة التى يصليها المسلمون واردة عن الله فى كتابه العزيز فى غير موضع وكيفيتها قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفيتها وعلم بها الناس وعملوها ولا يزال العمل بها جارياً الى قيام الساعة بكيفياتها واوضاعها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شنعاء -

وجواب الثامن : النائب الذى عد نفسه نائباً يستحق الصفع والضرب والقتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول صلى الله عليه وسلم فحقه التسليم والقبول لا ان يحرف دينه او يغيره -

جواب التاسع : ان قوله تعالى : اقم الصلوة لدلوك الشمس الى غسق الليل" يشمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالى" وقرآن الفجر" هى صلاة الفجر فشملت الآية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بياناً شافياً

وجواب العاشر : لم يذكر هذا الجواب -

وجواب الحادى عشر : الحج عبادة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر -

وجواب الثانى عشر : غير مذكور -

وجواب الثالث عشر : ومعجزات النبى كثيرة غرر منها و

اعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يستحيل تواطئهم على الكذب والباقي جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين بالضرورة وكذا سبق وفاعله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلك والسلام ختام

كتبه الراجي عفو ربه
الحنان المنان محمد يحيى امان
١٧/١٢/١٣٨١هـ

(٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد العربي المالكي التبانى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس ما نزل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم، وعلى اله واصحابه الرافعين لواء الاسلام لكل ظاعن ومقيم - اما بعد:

فاقول ان العشرين مسألة التى ذكرها المستفتي العلامة الشيخ محمد يوسف البنوري من هوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته وافترائه على الله تبارك وتعالى وعلى رسوله صلى الله عليه وسلم كما تدل دلالة صريحة على انه من اذناب الملاحدة الاباحيين الخرمية والباطنية والبهائية والبابية اعداء الاسلام والمسلمين -

والله متم نوره ولو كره الكافرون.

حرره وكتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكي
محمد العربي بن التباني الجزائري - يوم الثلاثاء
الموافق ١٨ في ذي الحجة الحرام عام ١٣٨١

(٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد علوي المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى سبيل الرشاد، والقامع اهل الزيغ والكفر والالحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الداعي الى الصراط المستقيم وعلى آله واصحابه والتابعين لهم باحسان - اما بعد

فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة الاستاذ محمد يوسف البنوري عن حكم من اعم الرجل الهندي المدعو غلام احمد "فرويز" وفتنته التي قام بها في الهند على نسق الدجال الاول القاديانى الكذاب، الذي تسمى باسمه - وجرى على ضلاله ورسمه فذلك ادعى النبوة جراءة وبهتانا، وهذا احرف والحد وانكر ودعا الى الضلال والشرك وكفر وانكر عقائد الدين ولبس الحقائق على الجاهلين حتى اضل ناشئة جديدة عقولها سخيفة وصلتها بالدين ضعيفة، ومن عادة هؤلاء الدجالين الماجورين خدمة الاستعمار وبائعي ضمائرهم الذين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم براء - ان يأتوا بالشكوك

والشبهات حتى فى المتواترات والضروريات ليهدموا اسس الاسلام ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية، ويأبى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكافرون. وهؤلاء الا بالسة الدجاجلة سماسرة الكفر و دعاة الالحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة والاذاعة والخطب فى النوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كله لمحاربة الاسلام والنيل منه وتأدية رسالة ساداتهم وشياطينهم (وان الشياطين ليوحون الى اولياءهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون) حتى انتشر الشر وتفاقم الامر وبلغ السيل الذى فى تسلسلت المكائد ضد الاسلام فلذا صار الواجب على اهل العلم ودعاة الخير وائمة الهدى ان يحذروا المحذرين العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة. بل ان طامة واحدة من افكاره ومعتقداته تكفى لتقرير كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؛ فلا وجه للسكوت على مثل هذا. وجزى الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، واقامة السدود المنيعة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرابه وبين العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفاروق ليطهر الارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين هم اشد ضرراً واكثر خطراً علينا من الكفار الحربيين، فمعتقداتهم باطلة وآراءهم فاسدة واستنباطاتهم فلسفية وجرأتهم على الله وعلى

رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشمئز من جدها افئدة المومنين فنعوذ بالله ونلتجي اليه من هذا الداء المبين، والله يقول الحق وهو يهدي السبيل الا وان الرجال المذكور احقر من ان تنقض اقواله بقواعد اصولية او نصوص نقلية فان ذلك معلوم سيما وقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير الجزاء - ومن المعلوم ان الشريعة المحمدية ناسخة لجميع الشرائع واحكامها باقية مستمرة الى يوم القيامة لانها خاتمة الشرائع والنبي صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين - وقد تبينت العبادات في الكتاب والسنة . والسنة بيان للقرآن من الله على لسان رسوله قال تعالى (وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم) وهؤلاء المهملون للسنة يريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض - يريدون ان يتخذوا بين ذلك سبيلا - اولئك هم الكافرون حقا - والتارك للسنة في الحقيقة تارك للقرآن القائل (وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا) ولاشك ان الحج عبادة روحية بدنية مالية فهذه المسائل التي خالف فيها البرويز المسكين الاجماع وسلك فيها مسلك الكفر والابتداع كلها تدل على هوسه زندقته والحاده وتبين بهذا انه من الدجاجلة الذين يظهرون بين يدي الساعة اعاذنا الله من شرورهم ورد كيدهم في نحورهم وفيما ذكرناه من التحذير والتلويح من الشرح والتوضيح كفاية والله اعلم - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

كتبه الفقير الى الله المدرس بالمسجد الحرام علوي بن السيد عباس المالكي -

(٤) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد أمين الكتبي

الحمد لله رب العلمين، قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة) وافاد فجزاه الله خيراً۔

محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام

---

(٥) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم الدين، وعلى آله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين۔ اما بعد:۔

فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و ما تضمنته من العقيدة الاولى الى تمام العشرين عقيدةً كلها ضلال و كفر ومن اعتقدها او اعتقد شيئاً منها فهو كافر حلال الدم، ومن دعا اليها او الى شئ منها فهو ضال مضل عليه اثم ذلك واثم من تبعه لا ينقص من آثامهم شيئاً۔ هذا ما نعتقده وندين به ونسأل الله تعالى الهداية و الثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على تعاليمه ونعوذ بالله

من مضلات الفتن ما حيينا، ونسأل الله الموت على دين الاسلام في لطف وعافية وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين.

كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط

١٨/١٢/١٣٨١ تجاه بيت الله الحرام

---

(٦) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبي العربي الهاشمي الامين الذى ختم الله به النبيين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد) فاقول مستمداً من الله التوفيق والهداية لاقوم طريق ان بعض ما جاء في هذا الاستفتاء من بيان ضلالات "غلام احمد برويز" كاف اتم الكفاية في الحكم عليه بالكفر والزندقة والالحاد وانه مباح الدم والمال لا خلاص له من ذلك الا بالرجوع الى الاسلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة الى جميع طاماته التي شحنت بها تآليفه ومجلته وكتاباته كما اشير الى ذلك في الاستفتاء المذكور وهذا المارق الملحد وان كان باطله مكشوفاً وخزيه مفضوحاً لا يعدم ان يجد له من الملاحدة المتحللين الاباحيين من يستعذب مشربه وينساق وراءه فاذا زيّف بهرجه وازهق باطله

لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للدس والتشغيب - ولا بأس ان نشير الى تفنيد بعض هذه المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقى فنقول وبالله المستعان

(١) زعم عبد الله "ان جميع ما ورد فى القرآن الكريم من الصدقات والتوريث موقت الخ" ما هذى به - واقول هو محض الباطل - ان الشريعة الاسلامية بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات قلبية وعبادات بدنية و انكحة ومعاملات وحدود وجنايات وغير ذلك من احكامها كلها واحدة لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خلود كتابها المبين المعجز للعالمين: قال الله تعالى "اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى ورضيت لكم الاسلام ديناً" - وقال تعالى "ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين" - واخرج الحاكم من حديث ابى هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال "خطب النبى صلى الله عليه وآله وسلم فى حجة الوداع فقال: تركت فيكم شيئين لن تضلوا بعدهما كتاب الله وسنتى ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض" فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها وقتى فهو مرتد كافر حلال المال والدم -

(٢) ادعى عبد الله "ان اهل كل عصر بعد عصر النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم لهم ان يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشريعة السابقة وان ذلك لا يختص بباب واحد وانه من اجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات" واقول هل ادل على زندقة هذا الباطنى الملحد من هذه الدعوى فانها تجتث الدين

من اصله وزعمه ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات" الخ۔ اقول مكشوف" بل عينها اتم تعيين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ببيان ذلك اذ يقول عز وجل: "وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم"۔ فبينها صلوات الله وسلامه عليه وآله واصحابه باقواله وافعاله حتى صارت معلومة من الدين بالضرورة على توالى الاعصار بحيث يكفر جاحدها فسحقاً لهذا المارق سحقاً۔

(۳) افترى عدو الله على الله ورسوله حيث زعم" ان المراد من قوله تعالى: "اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" اطاعة مركز الملة اى الحكومة المركزية والمراد" باولى الامر" الجمعيات التى تنعقد تحتها و الحكومة المركزية تستقل بالتشريع وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرآن الكريم ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه واقول ان هذا الزنديق مباهت ينتحل الباطل ويروج له فان اطاعة الله هى اطاعة كتابه والانقياد لاحكامه واطاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم هى اتباع سنته والعمل بشريعته وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولى الامر على الخلاف بين المفسرين فى المراد بهم هل هم العلماء او الامراء فمقيدة بان تكون فى غير معصية لما فى الحديث الصحيح من قوله صلى الله عليه وآله وسلم: لا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق؛

(٤) زعم عدو الله انه" قد صرح القرآن الكريم بانه لا يستحق الرسول ان يكون مطاعاً وليس له ان يامرهم بطاعته الخ هذيانه" واقول

لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طافح بالآيات البينات فی وجوب طاعة الرسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بل اخبر سبحانہ فی شان رسولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بما ھو اعظم من ذلک حیث جعل طاعۃ رسولہ طاعتہ اذ یقول: "من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" فلیخسأ عدو اللہ ولیمت غیظاً وکمداً۔

(۵) زعم عدو اللہ ان المراد بالملائکۃ القوی المودعۃ فی الکائنات الخ سخافاتہ وترہاتہ واقول: ان عدو اللہ لہ سلف من الملاحدۃ والزنادقۃ سبقوہ الی ھذا الھراء فزعموا ان الملائکۃ والجن قوی مودعۃ فی الکائنات۔ وان کتاب اللہ تعالیٰ الذی لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ یرد علیھما ابلغ الرد ویفند مزاعمھم اعظم التفنید۔ فقولہ تعالیٰ اخباراً عن مخاطبتہ للملائکۃ حیث یقول "واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ" واجابتھم لہ بقولھم "قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا الآیۃ" دلیل واضح علی انھم اجسام ذوو عقول وبیان یخاطبون ویجیبون وذلک ینافی کونھم قوی اذ القوی امور معنویۃ لا وجود لھا فی الخارج ولا یتصور فیھا ذلک وقولہ تعالی ایضاً فی حقھم "واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس" برھان ظاھر علی انھم اجسام یعون الخطاب ویسجدون واین ذلک من القوی المعنویۃ۔ وقولہ تعالیٰ فی شأنھم "جاعل الملائکۃ رسلاً اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلاث ورباع" حجۃ قاصمۃ لظھور من یزعمون انھم قوی معنویۃ وورد فی صحیح مسلم فی تفسیر قولہ تعالیٰ:

«لقد رأى من آيات ربه الكبرى» قال رأى جبريل في صورته له ستمائة جناح والآيات والاحاديث الواردة في حق الجن ايضاً، وانهم اجسام كثيرة يطول سردها. اما ما جاء في المواد الباقية من رقم ١٤ الى رقم ٢٠ فزيغها اظهر من ان يخفى نعم الرقم ١٨ فيه ما يشير به عدو الله الى معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى القرد وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى ما وصل اليه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القرآن الكريم الدال على ان خلق البشر كله من آدم و زوجه على الكيفية التي بينها الله تعالى في كتابه الكريم والى هنا انتهى ما أردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه من دار الامهال وسلط عليه نقمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختاماً نسأل الله سبحانه وتعالى ان ينصر دينه ويجمع شمل المسلمين على طاعته ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم و صلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم تحريراً في يوم الجمعة الحادي والعشرين من ذي الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلثمائة و الالف من هجرة من خلقه الله على اكمل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم بالمسجد الحرام
ومدرسة الفلاح

١٣٨١/١٢/٢١

محمد نور بن سيف بن هلال عفا الله عنه
ووالديه واشياخه والمسلمين

(٧ و ٨) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ القاضي محمد بن علي الحركان رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ الشيخ عبد الرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنوري مدير المدرسة العربية الاسلامية بكراتشي وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذي ظهر حديثا في بلاد الهند المدعو غلام احمد پرويز وعن النبذ من معتقدات هذا الرجل التي اوضحها فضيلة السائل في استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعنا على الجواب الذي اجاب به فضيلة السيد علوي بن عباس المالكي المذكور بعاليه وقد وجدنا ان فضيلته قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ما جاء في النبذ الموضحة في هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هي كفر بالله ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام ولا يخالف في كفره من له ادنى المام بالاسلام وشرائعه وقد قال الله تعالى (من يهد الله فهو المهتد ومن يضلل فلن تجد له وليا مرشدا) والله يهدي من يشاء برحمته ويضل من يشاء بحكمته وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم -

محمد بن علي الحركان - رئيس المحكمة الشرعية الكبرى بجدة - ١٢ محرم الحرام سنة ١٣٨٣ھ

سليمان بن عبد الرحمن الصنيع في طلبة العلم بالمسجد الحرام -

(٩) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ
السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد: فقد قرأت هذا الاستفتاء المبارك من اوله الى آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التى يكفر من خالفها باجماع المسلمين، فلم اتوقف فى شأن اى فى كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه فى خسرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن -

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازى
المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

---

(١٠) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندجانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى فى كتابه الكريم: ود كثير من اهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفارا - حسدا من عند انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق (٢/١٠٩) ودوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم أولياء (٤/٨٩)

فلما لم يقدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشأوا امتيدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام

على ارجاء المعمورة ووصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون".
فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة فى قتال
المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب
مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة
وهذه الحروب هى الحروب الصليبية ثم نشاءت الدهرية ضد اهل
الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس
بلا حق وليسوا على حق فى شئ وقد قاسوا الدين الاسلامى على اهل الديانتين
فقاموا ضده كما قام غلادستون فى انكلترا فصاح فى برلمانها : ما دام
هذا القرآن موجوداً فى ايدى الناس فالاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام
حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشأ الانجليز
بفلوسها فى الهند القاديانية فاقامت الرجل الذى باع دينه بدنيا
الانجليز وهو غلام احمد القاديانى حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء
تضلل الناس الجهال يردونهم عن دينهم وهو يدعى النبوة فى الدين
الاسلامى يحسبون انهم يحسنون صنعاً اولئك الذين حبطت اعمالهم
فلا نقيم لهم يوم القيامة وزناً.

ثم قام فى هذه الآونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل
باسم غلام احمد (پرويز) فكتب كتاب معارف القرآن فى اربع مجلدات
يصدق ما قاله فى الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً
لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير

(٩) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ السيد محمود الطرازى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد: فقد قرأت هذا الاستفتاء المبارك من اوله الى آخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التي يكفر من خالفها باجماع المسلمين فلم اتوقف في شأنه اى في كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه في خسرانه اعاذنا الله من مثل هذه الفتن -

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازى

المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

---

(١٠) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ قاسم الاندجانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى فى كتابه الكريم: ود كثير من اهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفارا حسدا من عند انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق (٢/١٠٩) ودوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم أولياء (٤/٨٩)

فلما لم يقدروا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشأوا امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام

على ارجاء المعمورة وصفهم الله تعالىٰ بقوله "اولئك هم المفلحون".
فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة فى قتال
المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب
مئتى سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة
وهذه الحروب هى الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل
الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس
بلا حق وليسوا على حق فى شئ وقد قاسوا الدين الاسلامى على اهل الدينين
فقاموا ضده كما قام غلادستون فى انكلترا فصاح فى برلمانها: مادام
هذا القرآن موجوداً فى ايدى الناس فالاسلام بينهم فاعلنوا على الاسلام
حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشأ الانجليز
بفلوسها فى الهند القاديانية فاقامت الرجل الذى باع دينه بدنيا
الانجليز وهو غلام احمد القاديانى حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء
تضلل الناس الجهال يردونهم عن دينهم وهو يدعى النبوة فى الدين
الاسلامى يحسبون انهم يحسنون صنعاً اولئك الذين حبطت اعمالهم
فلا نقيم لهم يوم القيامة وزناً.

ثم قام فى هذه الآونة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل
باسم غلام احمد (پرويز) فكتب كتاب معارف القرآن فى اربع مجلدات
يصدق ما قاله فى الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً
لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير

حقيقية وغير الحقائق وهو ممن اضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله فانما هو وامثاله دهريون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يقوموا بين الجهال يضلونهم فلا يجوز لاحد فى ان يشك فى كفرهم وكفر من اتبع هواهم - وقالوا ماهى الا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر ومالهم بذلك من علم ان هم الا يظنون - وكان فتى من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده -

السيد قاسم الاندجانى

---

(١١) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ ابراهيم بن الملا اسعد الله الختنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى علمنا البيان ونزل لنا الفرقان - والصلاة والسلام على خير خلقه سيدنا محمد الذى بين لنا ما نزل الينا ولم يترك مجالا لذى افتراء وبهتان وعلى آله وصحبه وعلماء امته الذابين فى كل زمان ومكان - اما بعد :-

فقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال المضل المفسد فى الارض غلام احمد الثانى الذى ظهر الآن وطغى فى بنجاب فلقب نفسه بلقب ملوك المجوس برويز مفتخرا به فطالعتها بمقدمتها وبما اشتملت

عليه من المسائل العشرين التي اختارها كالانموذج فضيلة المستفتي
العالم الثقة الامين مصرحا بما نقل كل واحدة عنها من مجلات ورسائل
هذا الملحد الزنديق ومعينا صحائفها واجزائها فلم يبق عندي ريب
وتردد في شأنه وجزمت بانه مرتد وملحد وزنديق وكذا كل من اتبعه
ووافقه في زيغه والحاده بل يكفي كل واحدة من تلك المسائل العشرين
التي ذكرت واختيرت في الاستفتاء في الحكم بكفره وارتداده وزندقته وكذا
بارتداد كل من وافقه واتبعه وهذا بديهي وظاهر لا يحتاج الى اقامة الادلة
حتى ان المسلم العامي لا ينبغي ان يتردد في الحكم بكفره وارتداده و
زندقته فضلا عن عالم باصول الدين وفروعه فيجب على اولي الامر وعلى
حكام تلك البلاد ايدهم الله تعالى ونصرهم نصرا موزرا ان يستتيبوهم
فان لم يقبلوا التوبة الصادقة يجب عليهم ان يقتلوهم ويقطعوا دابرهم
فانهم مفسدون في الارض وهم خطر على الاسلام وعلى الحكومة
المحلية لا زالت منصورة موفقة والله هو حافظ دينه القويم وهو
الموفق لما يحبه ويرضاه - والله هو الملهم للصواب

كتبه المجيب الراجي الخائف ربه الكريم الرحيم
محمد ابراهيم بن ملا سعد الله الفضلي الختني ثم المدني
كان الله تعالى له ولاهل الاسلام اجمعين

١٣٨٢/١/٣

(١٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير
مولانا محمد بدر عالم المهاجر المدنى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق واله وصحبه اما بعد:-

فالذى مازلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقد اته استاذه محمد اسلم الذى مضى لسبيله كلها اتباع اليهود شبرا بشبر و ذراعا بذراع وتحريف الكلم عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولو استطاع ان يحرف كلام الله لم يتأخر عنه ولكنه خاب وخسر لان القدرة الازلية قد تكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة فى تحريف حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حتى اسس دينا جديدا اسماه بالاسلام الذى سول له قرينه وفتح لهذه المقاصد الكفرية بابا جديدا وهو انكار الاحاديث النبوية وان كان قد سبقه الى هذا الكفر كثير من اخوانه، ولكنه اختار منهجا آخر لكفره فتارة يجعله تاريخا اذا وافق رأيه وهواه وتارة يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمد لله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلة و تاويل الجاهلين فقام العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى مولانا السيد محمد يوسف البنورى حيث قام لمكافحة هذه الفتنة الدهماء

وجزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم في دفع تلك الفتن التي ظهرت ضد الاسلام ووفقهم لخدمة الدين والذب عن الدين الحنيفي.

اللهم انصر من نصر دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم. سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

العبد محمد بن رعالم عفا الله عنه

نزيل المدينة المنورة

محرم الحرام سنة ١٣٨٢م

---

(١٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد حامد الفرغاني (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين وظيفة علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم في الذب عنه غاية طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبي صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم المامورون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليهم رده واظهار شيطنته ووساوسه ونفثاته في غوغاء الناس من النشوء المغفلين كما فعل الصديق رضي الله تعالى عنه في مسيلمة وغيره والصحابة ومن بعدهم رضي الله تعالى عنهم من اهل الحق وقاسوا من المحق والشدائد في

اطفاء نار الفتن كالامام احمد وغيره من الائمة رحمهم الله تعالى ففى هذا الزمان الذى ظهر فيه الدجالون والمغيرون يتاكد قيام من قدر على الذب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شكر الله سبحانه وتعالى سعيهم وجعلهم من الذين ورد فى حقهم ومن احسن قولا ممن دعا الى الله الاية۔ فممن خرج من الدجاجلة فى الهند غلام احمد الثانى المذكور فى الاستفتاء وقول هذا المارق ان جميع ما ورد فى القرآن الكريم من الاحكام تنتهى الخ باطل وزندقة وتكذيب بدوام الشريعة الى انقراض الدنيا۔

وقوله ولكل عصر شريعة هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه وتعالى ما كان لهم الخيرة۔

وقوله اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة افتراء وتحريف وتبديل للدين۔

وقوله: ليس الرسول مطاعا تكذيب لقوله لقوله سبحانه وتعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الاية۔ ونحوها من الايات۔

قوله المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات هذا تكذيب لامثال قوله سبحانه وتعالى: كل من آمن بالله وملائكته الاية۔ وتأويله آدم عليه السلام وحواء رضى الله تعالى عنها وسجود الملائكة مروق عن الدين لتركه ظاهر القرآن

وقوله: ليس المراد بالجنة امكنة خاصة الخ كفر بواح لانكاره الضروريات۔

وقوله: الصلوة التي يصليها المسلمون الخ هذا تكذيب المقطوعات۔

وقوله لم يذكر في القرآن غير صلوٰة الفجر وصلوٰة العشاء هذا اتهام منه وكفر بقوله سبحانه وتعالى، وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى۔

قوله: الزكوٰة كل جباية عالية الخ انكار بما ثبت في مواضع عديدة من القرآن المجيد۔

قوله في الحج انما هو مؤتمر اسلامي عالمي الخ انكار بما ثبت من اعمال ومناسكه ما ليس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم والاحاديث۔

قوله: حقيقة الاضحية ذبح الحيوانات للذين يشتركون في ذلك المؤتمر الاسلامي هذا تصادم عن الحق الذي ثبت عن النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم۔

قوله: لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن وهذا يدل على انه من الذين ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة۔

قوله الدين الاسلامي الرائج بين الامة المسلمة ليس دين القرآن هذا انكار للمتواتر وهذيان منه۔

قوله: تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة ضد الاسلام الخ هذا تحقير للاحاديث وتضليل لحملتها فهو كفر محض۔

قوله الذين يسمونه الوحي الغير المتلو كلها اكاذيب الخ وهذا يدل على انه من الذين ورد في القرآن المجيد: ارايت من اتخذ الٰهه هواه واضله الله على علم وختم على قلبه وجعل على بصره غشاوة ، فمن

يهديه من بعد الله -الآية

قوله: صحيح البخاري الخ تكذيب الأحاديث قال صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم ألا فليبلغ الشاهد الغائب، ونضر الله امرأً سمع مقالتي فوعاها وأداها كما سمع فرب حامل فقه ليس بفقيه إلى من هو افقه منه أو كما قال-

قوله: ان الرسول والذين معه فن كونوا شريعة الخ عن اشتراك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم- معلوم من الدين بالضرورة فهذا امرق الدين-

فهذه المارقة والطاغية فن تكبر وتجبر واستهزأ بالدين حاول شيئاً لا يناله ابداً ولو كان جميع الناس معه- ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجاً بيناً فيستتاب فان تاب والا يقتل-

قال القاضي عياض في اواخر الشفا وكذلك نقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن انكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلاة طرفي النهار وعلى تكفير الباطنية في قولهم ان الفرائض اسماء رجال الخ ومن انكر صفة الحج- وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذلك من انكر الجنة او النار فهو كافر باجماع الخ ملتقطاً-

كتبه العاجز الفقير المولوي حامد المهاجر الفرغاني المتوطن في المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وتحية

توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء بحماه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اطلعنا على صورة الاستفتاء التى نشرتموها فى البلاد الاسلامية جمعاء عن غلام احمد القاديانى وما له من الطامات التى تأتى على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتأويلات والتفسيرات فى الدين الاسلامى فى مصادره ما لا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة، فقد طعن باركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالى، وجعلها من اعمال المجوس واشكالهم، فكل نبذة من معتقداته وافكاره كفيلة لاخراجه من الاسلام كليا، دون وجود اى احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكر اخوانكم اهل العلم فى الهند والباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام ويذبون عنه ويذودون عن حياضه، وهذا ايؤكده قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم، لا تزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

رئيس جمعية العلماء بحماه — مفتى حماه — ١٠ ربيع الانور سنة ١٣٨٢ه

محمد توفيق الصباغ — محمد سعيد — ١٠/٨/١٩٦٢

محمد على المراد — نائب رئيس جمعية العلماء

محمد الحامد

مژدۂ جانفزا

ماہنامہ "بینات" کا اجراء

زیر ادارت

مشہور فاضل مصنف مولانا محمد عبدالرشید نعمانی مولف لغات القرآن

ورفیق اعلیٰ شعبۂ تصنیف

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کا شعبۂ تصنیف حسب ذیل مقاصد کیلئے ماہنامہ جاری کر رہا ہے

- اسلام کے اساسی مسائل کی حفاظت عصر حاضر کے علمی فتنوں کی نشاندہی اور موثر جوابات۔
- جدید فقہی مسائل کا قدیم فقہ اسلامی کی روشنی میں حل۔
- عصری تقاضوں کے مطابق فقہ اور اصولِ فقہ پر مقالات و مضامین کی اشاعت۔
- جدید تعلیم یافتہ اصحاب کی دینی و علمی تربیت کیلئے مواد کی فراہمی۔
- عام مسلمانوں کی رہنمائی کیلئے اصلاحی مضامین کی اشاعت۔

اگر آپ کو ان مقاصد سے اتفاق ہے تو خریداری کے رجسٹر میں نام لکھوائیں رسالہ عنقریب اشاعت پذیر ہونے والا ہے۔ پتہ

دفتر ماہنامہ "بینات" شعبۂ تصنیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

مشہور آفسٹ پریس، کراچی

ذخیرہ کتب:۔ محمد احمد ترازی